القرآن

توان سے فرمادو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور
تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر
اللہ کی لعنت ڈالیں۔ (سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۶۱)



قادیانی دجّال کے خلاف نبرد آزما صفِ اوّل کے مجاہد
اعلیٰ حضرت محدّث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تین معرکۃ الآرا رسائل کی تسہیل۔

قادیانیوں
کو مباہلے کا کھُلا کھُلا
چیلنج

مؤلف
علامہ مولانا محمد ناصر الدّین ناصر عطّاری

قادیانیوں
کو مباہلے کا کھلا کھلا
چیلنج

مؤلف
علامہ محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری

بابا پبلیشر کراچی

نام کتاب : قادیانیوں کو مباہلے کا کھلا چیلنج

مؤلف : علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطّاری

باہتمام : سیّد محمد آصف فیروز عطّاری

اشاعت : ستمبر 2010ء

تعداد : 1100

ناشر : باباپبلیشر کراچی۔03009211447

ملنے کا پتہ

برکات المدینہ، جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی۔

فہرست

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی خدمت دینی کو اپنے پیارے "بابا" کے نام کرتا ہوں جن کی شفقتوں کے باعث آج نجانے کتنے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت نصیب ہوئی کتنے گمراہوں کو راہِ ہدایت ملی جن کی تعلیم و تربیت نے نجانے مجھ جیسے کتنوں کو خواب غفلت سے جگا کر کچھ پڑھنے لکھنے کے قابل بنایا آپ اس تالیف میں جو بھی خوبی ملاحظہ فرمائیں اس کو میرے "بابا" کی طرف منسوب کردیں اور جہاں کہیں غلطی، کوتاہی پائیں اس کو میری کم علمی اور کم عقلی پر محمول کریں۔

محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری غفرلہ

پیش لفظ

پاکستان میں قانون توہین رسالت کی منسوخی کے لئے دنیا بھر کے عیسائی، یہودی اور پاکستان میں موجود ان کے ایجنٹ بہت شور شرابہ کر رہے ہیں [1]

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قانون توہین رسالت ہے کیا؟

مملکت اسلامیہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 295c کے تحت سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص کی ممانعت کی گئی ہے اور کسی بھی توہین رسالت کے مرتکب مجرم کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت دی جائے گی یہ قانون کسی بھی مذہب کے خلاف امتیازی سلوک رکھنے کے لئے نہیں بنایا گیا اس کی زد میں وہی آئے گا جو تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی ایک نبی و رسول کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہو خواہ وہ مسلمان کہلاتا ہو یا عیسائی یہودی ہو یا بت پرست ہر باشعور منصف مزاج آدمی اس قانون کی اہمیت ضرورت اور افادیت کو سمجھ سکتا ہے اسی قانون کی موجودگی میں کسی بھی فرد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو توہین رسالت کے الزام میں از خود قتل کر دے بلکہ اس قانون کے تحت لازم یہ ہے کہ ایسے ملزم کے خلاف city court میں کیس دائر کیا جائے اور court یہ فیصلہ کرے کہ یہ واقعی مجرم ہے یا نہیں اگر جرم ثابت ہو جائے اور فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے تو اس کو High Court اور پھر Supreme court جانے کا حق حاصل ہے۔

محترم قارئین! اسلام دین فطرت ہے فطرت انسانی اس بات کو پسند نہیں کرتی جس کو ہم پسند کریں جس کی ہم عزت کریں جس سے ہم محبت کریں اس کی کوئی توہین و تنقیص کرے الحمد للہ کیونکہ مسلمان تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں اس لئے وہ کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے دشمنان توہین رسالت فطرت انسانی کے خلاف باتیں بنانا بند کر دیں۔

کیا دشمنان قانون توہین رسالت آزادی اظہار کے اتنے ہی قائل ہیں کہ جس کے جو جی میں آئے کہتا پھرے؟ جس کا جو دل چاہے کرتا پھرے؟

[1] تا 17 ستمبر 2009 روزنامہ ایکسپریس کراچی ملاحظہ فرمائیں۔ "حکومت پنجاب کے ایک صوبائی (صوبہ دار) کا بیان "توہین رسالت کا قانون ختم ہونا چاہیے" دوسرے دن کا بیان "تمام طبقوں سے بھی ڈرنا چاہیے کہ ہو جائے قانون توہین رسالت ختم ہو کر رہے گا"۔

اگران کا جواب ہاں میں ہے تو ہر شخص آزاد ہے جس کا جو جی چاہے کرتا پھرے اور جو شخص جو بات صحیح سمجھتا ہے وہ کہنے کا حق رکھتا ہے تو پھر ہمارے ان سے چند سوال ہیں جن کے جواب وہ [دشمنان قانون توہین رسالت] نہ دے پائیں گے۔

1۔کیا پاکستان کا قومی پرچم آپ کے لئے اہم نہیں؟ کیا اس کی توہین کی جاسکتی ہے؟

2۔کیا چیف جسٹس کی توہین کی جاسکتی ہے؟ان کو برا بھلا کہا جاسکتا ہے؟

3۔کیا ملک کے وزیر اعظم اور صدر کو برا بھلا کہا جاسکتا ہے؟

4۔کیا اس ملک میں ہتک عزت کا قانون موجود نہیں۔

5۔کیا پاکستانی حکمران، امریکی صدر بلکہ کسی معمولی امریکی سفیر کی توہین [مثلاً جوتا مارنا] برداشت کرلیں گے۔

اگر برداشت نہیں کر سکتے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا انبیاء علیہم السلام کی شان امریکہ کے صدر سے بھی کم ہے (معاذ اللہ) جو آپ یہ برداشت کرنہیں سکتے مگر توہین رسالت برداشت کرنے کے لئے تیار نظر آتے ہیں اگر پھر بھی ڈھٹائی کے ساتھ یہ مطالبہ جاری رہا کہ ''قانون توہین رسالت'' ختم کردیا جائے تو ہم بھی یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ مندرجہ بالا باتوں کے بارے میں سوچا جائے اور مندرجہ بالا تمام امتیازی قوانین ختم کئے جائیں پھر بعد میں ہم سے بات کی جائے مگر آپ یہ قوانین ہرگز نہ ختم کرسکیں گے تو پھر آپ یہ بھی سن لیں کہ آپ قانون توہین رسالت بھی ختم نہ کرسکیں گے ہم ہر قسم کے مصائب برداشت کر سکتے ہیں مگر انبیاء علیہم السلام کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کرسکتے۔

ہم تمام عیسائیوں اور یہودیوں سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ پاکستان میں ''قانون توہین رسالت'' کیوں ختم کروانا چاہتے ہیں جبکہ برطانیہ میں 1860ء سے ایک قانون کے تحت حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حوالے سے توہین رسالت کا قانون موجود ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ [دشمنان قانون رسالت] اپنے ناجائز بچے، اپنی اولاد کے لئے فکرمند ہیں وہ قادیانیوں کے لئے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں عیسائی اگراتنے بے غیرت بنتے ہیں تو ان کی مرضی کہ مرزا قادیانی کے اس

قول جس میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (معاذ اللہ) کنجری کی اولاد قرار دیا۔ سن کر بھی صرف اور صرف اسلام دشمنی میں مرزائیوں کی ہر طرح سے مدد کرتے رہے تاکہ یہ سادہ لوح مسلمانوں کو بیوقوف بنا کران کے ایمان کو تباہ و برباد کر دیں۔

لیکن واللہ للہ بللہ مسلمان غیرت مند ہیں وہ ان عیسائیوں کی طرح جنہوں نے اسلام دشمنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت و ناموس کی پرواہ نہ کی مگر مسلمان تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں۔ ہم کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے یہ ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے پاکستان بھر کے کروڑوں مسلمان قانون توہین رسالت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے لیکن اس قانون کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔

چنانچہ فقیر کی زیر نظر کتاب بنام "قادیانیوں کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج" اسی کاوش کا ایک حصہ ہے تاکہ سادہ لوح مسلمان اس کتاب کو اور اس میں شامل کئے گئے قادیانیوں کے مکر و فریب سے بھرپور چیلنج کو پڑھ کران کی مکاری سے آگاہی حاصل کریں اور پوری شد و مد کے ساتھ نا صرف ان کے چیلنج کا منہ توڑ جواب دیں بلکہ قانون توہین رسالت کی حمایت میں علمائے اہلسنت کا بھرپور ساتھ دیں۔

مرزا کے چند کفریات و گستاخانہ کلمات ایک نظر میں

1۔دعویٰ خدائی:

رایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو۔

میں نے نیند میں خود کو ہو بہو اللہ دیکھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564)

2۔اللہ عزوجل کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

مرزا لکھتا ہے کہ اس سے اللہ عزوجل نے فرمایا:

انت بمنزلۃ ولدی۔(حقیقۃ الوحی صفحہ86)

تم میرے بیٹے کی جگہ ہو۔

3.بشارت کیا گیا رسول ہونے کا دعویٰ:

آیت"مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد. (خطبہ الھامات صفحہ673)
میں جس احمد کی بشارت دی گئی وہ "احمد" مرزا قادیانی ہے۔

4.نبی ہونے کا دعویٰ:

میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔(توضیح مرام صفحہ 9)

5.رسول ہونے کا دعویٰ:

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔(دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ 9)

6.حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو......اس سے بہتر غلام احمد ہے۔(دافع البلاء صفحہ 17)

7.نبیوں کی شان میں گستاخی:

(الف):میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔(اشتہاد معیاد الحق)

(ب):ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔

(ازالہ اوہام ریاض الھند صفحہ 234)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارکہ میں بے ادبی و گستاخی

1۔یہود(عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہیں کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں(اعجاز احمدی صفحہ 13)

2۔کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔(اعجاز احمدی صفحہ 24)

3۔ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔(اعجاز احمدی صفحہ 24)

4۔کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 27)

5۔"آپ(یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے(یعنی آپ بھی ایسوں کی اولاد تھے)ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان

کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"۔ (رسالہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 7)

6۔ آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ (رسالہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 7)

موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

1۔ کامل مہدی (ہدایت دینے والے) نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ۔ (اربعین نمبر 2 صفحہ 13)

خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی

1۔ حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ 11)

مولائے کائنات مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی

1۔ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب اپنی نئی خلافت لو ایک زندہ علی۔ (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ 11)

عام مسلمانوں کی شان میں گستاخیاں اور بدزبانیاں

1۔ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں (نجم الہدیٰ صفحہ 10)

2۔ کنجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں۔ (آئینہ کمالات صفحہ 547)

3۔ کذاب خبیث بچھو کی طرح نیش زن اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی۔ (نزول المسیح صفحہ 75)

محترم قارئین! آپ نے ابھی ایک جھوٹے دجال کی گستاخیاں و بدزبانیاں ملاحظہ کیں آیئے اب اس کے چیلوں کا جھوٹ اور مکر و فریب پر مبنی ایک چیلنج پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں جو انہوں نے مسلمانانِ اسلام کو دیا۔ آپ اسے پڑھیے اور ان فریبیوں کی دروغ گوئی ملاحظہ کیجیے۔

جماعتِ احمدیّہ عالمگیر
کی طرف سے دنیا بھر کے
معانِدین اور مکفِّرین اور مکذِّبین
کو
مباہلے
کا
کُھلا کُھلا چیلنج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب سے حکومتِ پاکستان نے جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی مذہبی اور انسانی حق غصب کیا ہے کہ وہ اپنے دعاوی اور ایمان کے مطابق اسلام کو اپنا مذہب قرار دے، اس وقت سے حکومتِ پاکستان کی سرپرستی میں مسلسل جماعتِ احمدیہ کے خلاف نہایت جھوٹے اور شر انگیز پراپیگنڈہ کی ایک عالمگیر مہم جاری ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے احمدیت کو قادیانیت اور مرزائیت کے فرضی ناموں سے پکارا جارہا ہے۔ اسی طرح ایک فرضی مذہب بنا کر جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب کیا جارہا ہے جو ہرگز جماعتِ احمدیہ کا مذہب نہیں۔

کذب اور افتراء کی اس نہایت شر انگیز عالمی مہم میں صدرِ پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب کا ہاتھ بٹانے میں علماء کے بعض مخصوص طبقات نمایاں طور پر پیش پیش ہیں۔ اسی طرح مختلف سطح پر حکومت کے نمائندگان اور کل پرزوں کے علاوہ نام نہاد شریعت کورٹ کے جج صاحبان بھی اس مہم میں واضح طور پر ملوث ہو چکے ہیں۔

کذب وافتراء کی اس عالمی مہم کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اول: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات کو ہر قسم کے ناپاک حملوں کا نشانہ بنانا آپ کے تمام دعاوی کی تکذیب کرنا، آپ کو مفتری اور خدا پر جھوٹ بولنے والا، دجّال اور فریبی قرار دینا اور آپ کی طرف ایسے فرضی عقائد منسوب کرنا جو ہرگز آپ کے عقائد نہیں تھے۔

دوسرا: پہلو آپ کی قائم کردہ جماعت پر سَراسر جھوٹے الزامات لگانے اور اس کے خلاف شر انگیز پراپیگنڈہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مسلسل جماعت احمدیہ کی طرف ایسے عقیدے منسوب کئے جارہے ہیں جو ہرگز جماعت احمدیہ کے عقیدے نہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ اور امام جماعتِ احمدیہ کو سراسر ظلم اور تعدی کی راہ سے بعض نہایت سنگین جرائم کا مرتکب قرار دے کر پاکستان اور بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی مہم چلائی جارہی ہے۔

یہ جھگڑا بہت طول پکڑ گیا ہے اور سراسر یکطرفہ مظالم کا یہ سلسلہ بند ہونے میں نہیں آرہا جماعتِ احمدیہ نے ہر لحاظ سے صبر کا نمونہ دکھایا اور محض لِلّٰہ ان یکطرفہ مظالم کو مسلسل حوصلے سے

برداشت کیا اور جہاں تک ظالموں کو سمجھانے کا تعلق ہے ہر پر امن ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے معاندین و مکذبین کے ائمۃ کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی اور ایسی حرکتوں کے عواقب سے متنبہ کیا اور خوب کھلے لفظوں میں باخبر کیا کہ تم یہ ظلم محض جماعت احمدیہ پر نہیں بلکہ عالم اسلام اور خصوصیت سے پاکستان کے عوام پر کر رہے ہو اور دھوکہ اور فریب سے ان کو ان مظالم میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا رہے ہو اور دن بدن جو مت نئے مصائب پاکستان کے غریب عوام پر ٹوٹ رہے ہیں ان کے اصل ذمہ دار تم ہو اور یہ مصائب خدا تعالیٰ کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کے آئینہ دار ہیں لیکن افسوس کہ ظلم کرنے والے ہاتھ رکنے کے بجائے ظلم و تعدی میں مزید بڑھتے چلے گئے اور اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اس ظلم کو مزید برداشت نہیں کر سکتی لہٰذا ایک لمبے صبر اور غور و فکر اور دعاؤں کے بعد میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ، یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تمام مکذبین اور معاندین کو جو عمداً اس شرارت کے ذمہ دار ہیں خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں قرآنی تعلیم کے مطابق کھلم کھلا مباہلے کا چیلنج دوں اور اس قضیہ کو اس دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جاؤں کہ خدا تعالیٰ ظالموں اور مظلوموں کے درمیان اپنی قہری تجلی سے فرق کر کے دکھادے۔

ہم ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دو طریق پر مباہلہ کا چیلنج شائع کر رہے ہیں ہر مکذب، مکفّر کو کھلی دعوت ہے کہ مباہلہ کے جس چیلنج کو چاہے قبول کرے اور میدان میں نکلے تا کہ دنیا بھر کے سادہ لوح مسلمان یا ایسے علماء اور عوام الناس جو احمدیت کے متعلق کوئی ذاتی علم نہیں رکھتے اور سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے جماعت کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے آسمانی فیصلہ کی روشنی میں سچے اور جھوٹے کے درمیان تمیز اور تفریق کر سکیں۔

چیلنج نمبر 1

جہاں تک بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے کا تعلق ہے

جنہوں نے امتِ محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود ہونے کا دعویٰ کیا، ہمیں مباہلے کا کوئی نیا چیلنج پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ میں ہمیشہ کے لئے ایک کھلا چیلنج موجود ہے۔

ہم سب مکذبین و مکفرین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس چیلنج کو غور سے پڑھ کر فیصلہ کریں کہ کیا وہ اس کے عواقب سے باخبر ہو کر اس کو قبول کرنے کے لئے جرأت کے ساتھ تیار ہیں۔

آپ کے الفاظ میں وہ چیلنج حسب ذیل ہے:

"ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعوائے مسیح موعود کے بارہ میں میرا مکذب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اس کو میرا افتراء خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہرحال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت کذاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھے ہیں یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ سب اس کا افتراء ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقین کامل کے ساتھ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر! اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر، آمین۔ ہر ایک کے لئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 71,72)

چونکہ بانی سلسلہ احمدیہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں اور مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے والے کے سامنے آپ کی نمائندگی میں کسی فریق کا ہونا ضروری ہے اس لئے میں اور جماعتِ احمدیہ اس ذمہ داری کو پورے شرحِ صدر، انبساط اور کامل یقین کے ساتھ قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

چیلنج نمبر 2

جماعتِ احمدیہ کے وہ تمام معاندین جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے خلقِ خدا کو مسلسل یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ جسے وہ قادیانی یا مرزائی کہتے ہیں حسب ذیل عقائد رکھتی ہے ان کے نزدیک:

الف: یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی:

1۔ خدا تھے۔

2۔ خدا کا بیٹا تھے۔

3۔ خدا کا باپ تھے۔

4۔ تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ افضل اور برتر تھے۔

5۔ ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کوئی شے نہیں۔

6۔ ان کی عبادت کی جگہ (بیت الذکر) عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔

7۔ قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔

8۔ قادیان سال میں ایک دفعہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب بنتا ہے۔

9۔ اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے۔

میں بحیثیت سربراہ جماعتِ احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سارے الزامات سراسر جھوٹے اور کھلم کھلا افتراء ہیں ان مذکورہ عقائد میں سے ایک عقیدہ بھی جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ نہیں۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ.

ب: بانی سلسلہ احمدیہ کی عمومی تکذیب کے علاوہ ان کی مقدس ذات سے دنیا کو بالخصوص مسلمانوں کو متنفر کرنے کے لئے حسب ذیل مکروہ الزامات بھی لگائے جا رہے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے:

1۔ ختمِ نبوت سے صریحی انکار کیا۔

2۔ قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف کی۔

3۔ روضۂ رسول ﷺ کی توہین کی اور اسے نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ قرار دیا۔

4۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کی اور ان کے ذکر کو گوہ یعنی ٹٹی کا ڈھیر قرار دیا۔

5۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ نبوت کیا۔

6۔ انگریز کے ایماء پر اسلامی نظریہ جہاد کو منسوخ کیا۔

7۔ شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نئی شریعت لے کر آئے اور قرآن کریم کے مقابل پر احمدیوں کی کتاب "تذکرہ" ہے جسے وہ قرآن کے ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں۔

میں بحیثیت امام جماعتِ احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی سراسر جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں ایک بھی سچا نہیں۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ.

ج: حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات پر گند اچھالنے کی خاطر مزید یہ کہا گیا کہ:

1۔ وہ دھوکہ باز اور بے ایمان آدمی ہے۔

2۔ انہیں گھر کا مال غبن کرنے کی پاداش میں والد نے گھر سے نکال دیا تھا۔

3۔ ان کی اکثر پیشگوئیاں اور مبینہ وحی الٰہی جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

4۔ انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو لاکھوں ایکڑ زمینیں دیں۔

میں جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سراسر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

د: بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ جماعتِ احمدیہ پر جو دیگر عمومی الزامات لگائے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

1۔ جماعت احمدیہ انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔

2۔ ملّتِ اسلامیہ کی دشمن ہے۔

3۔ عالمِ اسلام کے لئے ایک سرطان ہے۔

4۔ انگریزوں اور یہودیوں کی اسلام دشمن سازش ہے۔

5۔اسرائیل اور یہودیوں کی ایجنٹ ہے۔

6۔امریکہ کی ایجنٹ ہے۔

7۔اس جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات کے ذریعے تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔

8۔نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود ایک کھلا راز ہے۔

9۔قادیانی شرپسندی کے لئے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں۔

10۔چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو گئے۔

11۔جرمنی میں چار ہزار قادیانی گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

میں بحیثیت سربراہ جماعتِ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سرتا پا جھوٹ ہیں اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ.

ر:ان الزامات کے علاوہ حسب ذیل نہایت مکروہ الزام بھی جماعتِ احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں:

1۔احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ نہیں۔

2۔جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔

3۔احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کا خدا ہے۔

4۔قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ وہ ملائک نہیں جن کا قرآن وسنت میں ذکر ملتا ہے۔

5۔قادیانیوں کے رسول بھی مختلف۔

6۔ان کی عبادات بھی اسلام سے مختلف۔

7۔ان کا حج بھی مختلف۔

8۔غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن وسنت سے جدا اور الگ ہیں۔

میں بحیثیت سربراہ جماعتِ احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ الزامات سراسر جھوٹ اور افتراء ہیں اور کوئی بھی ان میں سے سچا نہیں۔لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ.

ز:جہاں تک پاکستان میں قومی اور ملی نقطہ نگاہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے

کا تعلق ہے حسب ذیل پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ

1۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق پاکستان اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے۔

2۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا۔

3۔ تمام قادیانی اکھنڈ ہندوستان کے متعلق مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

4۔ لیاقت علی خان کو ایک قادیانی نے قتل کیا تھا۔

5۔ قادیانیوں نے ملک میں خانہ جنگی کا منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔

6۔ قادیانی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔

7۔ ملک میں موجود بدامنی قادیانی کی سازش کا نتیجہ ہے۔

8۔ کراچی کے ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔

9۔ کراچی میں قادیانیوں نے کرفیو کے دوران دکانیں جلائیں۔

10۔ بادشاہی مسجد کا واقعہ (جس میں دیوبندیوں اور بریلویوں کی آپس میں لڑائی ہوئی) قادیانیوں کی سازش ہے۔

11۔ قادیانیوں نے پانچ صد علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا۔

12۔ ملک میں بموں کے دھماکے، فرقہ واریت، لسانی تعصبات اور تخریبی واقعات کے پیچھے قادیانی جماعت کا ہاتھ ہے۔

13۔ اوجڑی کیمپ میں دھماکہ قادیانی افسروں نے کروایا ہے۔

14۔ سانحہ راولپنڈی و اسلام آباد (اوجڑی کیمپ) سے دو روز قبل قادیانی اس علاقہ کو چھوڑ چکے تھے

15۔ ربوہ میں روسی ساخت کا اسلحہ بھاری تعداد میں موجود ہے۔

16۔ قادیانی ربوہ میں نوجوانوں کو روسی اسلحہ سے مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں۔

17۔ قادیانی افسر نے ایٹمی راز چوری کر کے اسرائیل کو دیئے۔

میں بحیثیت سربراہ جماعتِ احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات اول تا آخر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں اور ان میں رتی بھر صداقت نہیں۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

س: جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام یعنی اس عاجز کے متعلق حسب ذیل پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ موجودہ امام جماعتِ احمدیہ:

1۔ اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغواء اور قتل میں ملوث ہے۔

2۔ غیر ملکی حکومتوں کا آلہ کار رہنا ہوا ہے۔

3۔ فرضی نام اور فرضی پاسپورٹ پر مع اہل وعیال ملک سے فرار ہوا۔

4۔ لندن میں روسی سفیر سے طویل ملاقات کی۔

5۔ نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہمراہ اسرائیل کا دورہ کیا۔

میں بحیثیت امام جماعتِ احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات کُلّیۃً جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر معاندین احمدیت کے مذکورہ بالا الزامات غلط ہیں اور احمدیت وہ نہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے تو پھر جماعتِ احمدیہ کے دعویٰ کے مطابق اس کے عقائد کیا ہیں؟

میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ الفاظ دہراتا ہوں جو احمدیت کے عقائد پر کھلی کھلی روشنی ڈالتے ہیں اور مخالفین احمدیت کو پھر یہ واضح چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے وہ عقائد نہیں جو حسب ذیل تحریر میں بیان کئے گئے ہیں تو ان کے جھوٹا ہونے کا واشگاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اعلان کریں اور لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کہیں۔

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:

''ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے، اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ

نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے، اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلفِ صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے"۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323)

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ﷺ ہے (ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔

افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعے سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعے سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی

کامل نبی کے ذریعے سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعے سے ہمیں میسر آیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118,119)

یہ ہے جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ اور مذہب، اور یہ ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وہ مقام جو ان کا اصلی اور حقیقی مقام ہے جو شخص بھی اس کے سوا کسی اور مذہب کو جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرتا ہے وہ سراسر ظلم اور افتراء سے کام لیتا ہے اور میں بحیثیتِ امام جماعتِ احمدیہ یہ دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عبارات پڑھنے کے بعد اپنے معاندانہ موقف پر قائم رہے اور جماعت پر جھوٹ بولنے سے باز نہ آئے تو ایسا شخص خواہ حکومتِ پاکستان سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور حکومت سے رابطۂ عالم اسلامی سے تعلق رکھتا ہو یا علماء کے کسی گروہ سے ،سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا غیر سیاسی شخصیت ہو غرضیکہ ہر وہ شخص جو کسی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو میرے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے اور حسب ذیل دعا میں میرے ساتھ شریک ہو اور اپنے اہل و عیال، اپنے مَردوں اور عورتوں اور ان تمام متبعین کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے جو اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں اور فریق ثانی بن کر مباہلہ کے اس چیلنج پر دستخط کرے اور اس کا اعلان عام کرے اور پھر ہر ممکنہ ذریعہ سے اس کی تشہیر کرے۔

اے قادر و توانا عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما، اس کی ساری مصیبتیں دور کر اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرے سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تا کہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور ان کے

اعمال، ان کی خصلتیں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔

اور اے خدا! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائبات کام دکھلا رہا ہے۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تا کہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینے میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ (آمین یا رب العالمین)

هم هیں

فریق اول

(امام جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں)

مرزا طاہر احمد (امام جماعت احمدیہ عالمگیر) ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد

جمعۃ المبارک 10 جون 1988ء

فریق ثانی

بانی سلسلۂ احمدیہ کے وہ تمام مکفرین مکذبین جو پوری شرح صدر اور ذمہ داری کے ساتھ عواقب سے باخبر ہو کر اس مباہلہ کا فریق ثانی بننا منظور کرتے ہیں

دستخط مع تاریخ

محترم قارئین! ابھی آپ نے مرزائیوں کے دعوت مباہلہ کو ملاحظہ کیا اب آپ اہلسنت والجماعت کی طرف سے مرزائیوں کو دیے گئے دعوت مباہلے کا جواب ملاحظہ کریں:

مرزائیوں کو دعوتِ مباہلہ

انسان کی بالحاظ دین دو اقسام ہیں۔(۱): مسلمان اور (۲): کافر پھر کافر کی بھی دو اقسام ہیں۔

(۱): کافر اصلی......(۲): کافر مرتد۔

1۔کافر اصلی: وہ کافر ہے جو شروع ہی سے اسلام کا قائل نہ ہو جیسے یہود و نصاریٰ، دہریہ، مجوسی، بت پرست وغیرہ۔

2۔کافر مرتد:

وہ کافر ہے جو پہلے مسلمان ہو اور پھر اسلام سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱): مرتد مجاہد......(۲): مرتد منافق۔

1:مرتد مجاھد:

وہ مرتد ہے جو پہلے مسلمان ہو اور پھر اعلانیہ یہودی، نصرانی مشرک وغیرہ ہو جائے۔

2۔مرتد منافق: وہ مرتد ہے جو اپنی زبان سے کلمہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہو مگر اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ یا کسی بھی ایک نبی یا ایک فرشتے کی شان میں گستاخی کرے ان کی توہین کرے یا دیگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا بھی انکار کرے کافروں میں سب سے برا کافر یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ چنانچہ مرزائی کافروں کی اقسام میں سب سے بدتر قسم ہیں کہ منہ سے کلمہ پڑھتے ہیں لیکن دین اسلام کی بنیادی باتوں سے انکار کرتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ کے سامنے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے تین رسائل بنام:

1۔السواء والعقاب علی المسیح الکذاب (جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)۔

2۔قہر الدیان علی مرتد بقادیان (قادیانی مرتد پر قہر خداوندی)۔

3۔الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)۔

تسہیل کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں آپ ان رسائل کو بار بار پڑھیں خصوصاً وہ لوگ جو مرزائیوں کے بارے میں اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

یقیناً اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے تینوں رسائل پڑھنے کے بعد ان قادیانیوں، مرزائیوں کو وہی شخص کافر کہنے اور سمجھنے سے اجتناب کرے گا جس کی غیرت مر چکی ہوگی اور جس کے دل میں اللہ عزوجل کا خوف اور اس کے محبوب ﷺ کے عشق کی شمع روشن نہ ہوگی۔

قارئین کرام! یہاں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ مرزائیوں کی طرف سے شائع کردہ "مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج" حال ہی میں میری نظروں سے گزرا جس کو پڑھتے ہی ضرورت محسوس ہوئی کہ فی الفور ان جھوٹے دعویداروں کو منہ توڑ جواب دیا جائے۔آپ مذکورہ دعوتِ مباہلہ بھی پڑھیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مذکورہ بالا رسائل کا مطالعہ بھی کریں یقیناً آپ کو دونوں میں واضح فرق نظر آئے گا۔اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے مرزا قادیانی کے بارے میں جو بات بھی لکھی اس کا حوالہ بھی دیا جبکہ مرزائیوں کے دعوتِ مباہلہ میں کی گئی بکواس کے حوالے کا وجود ہی نہیں۔اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے حقائق پیش کئے جبکہ دعوتِ مباہلہ میں مکر و فریب سے کام لے کر سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی گئی۔اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حقائق سے پردہ اٹھایا جبکہ مرزائیوں کے دعوتِ مباہلہ میں محض لفاظی سے کام چلایا گیا۔

قارئین کرام! "مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج" پڑھ کر شاید کسی کے دل میں یہ خیال گزرا کہ کیا کوئی جھوٹا بھی "مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج" دے سکتا ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ جب عیسائی پادریوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو کھلا کھلا مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس وقت بھی وہ بخوبی جانتے تھے کہ یہی وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں جن پر توریت وانجیل میں بار بار ایمان لانے کی ہدایت دی گئی ہیں اور پھر جب یہ عیسائی پادری میدان چھوڑ کر بھاگے تو اس وقت بھی وہ یہ جانتے تھے کہ یہ اللہ کے آخری نبی ﷺ ہیں مگر ایمان لانے سے انکاری رہے آج بھی ان عیسائیوں کے آلہ کار انگریزوں کے

غلاموں کا یہی حال ہے کہ باوجود اس کے کہ جانتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں پھر بھی اپنے آقاؤں کی طرح جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں کبھی پوری کی پوری نبوت کے دعویدار بنتے ہیں اور کبھی بروزی نبوت کا سوانگ بھرتے ہیں۔

الغرض 1890ء سے 1908ء تک مرزا قادیانی اور اس کے چیلے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مستقل پینترے بدلتے رہے کبھی مرزا قادیانی بذات خود پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی جلیل القدر ہستی کو مباحثہ کی دعوت دے کر خود بھاگ کھڑا ہوا اور کبھی مناظرے کا چیلنج اور تفسیر لکھنے کے مقابلے کی دعوت دیتا نظر آیا لیکن اپنے باطل اور پھسپھسے دعوؤں کے سبب بالآخر اپنے ہی دیئے گئے چیلنج سے گھبرا کر اور پول کھل جانے کے خوف سے حواس باختہ ہو کر اپنے بل میں گھس گیا اور جب کسی صورت بل سے نکلنے پر آمادہ نہ ہوا تو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی بزرگ ترین اور گوناگوں صفات سے مزین شخصیت نے 1908ء میں بمقام لاہور مرزا قادیانی کو دعوتِ مباہلہ دیا اور حسب عادت جب مرزا قادیانی نے یہاں سے بھی فرار چاہی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرعام وعلی الاعلان مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کی پیشن گوئی فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حق ظاہر فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشن گوئی درست ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی عبرتناک انداز میں اپنے ہی پاخانہ میں اپنے گندے وغلیظ اور بدبودار وجود کے ساتھ لوٹیں لگاتا ہوا واصل جہنم ہوا مگر عقل کے دشمن اور دل کے اندھے مرزائیوں نے اپنے جھوٹے نبی کی عبرتناک موت سے کوئی عبرت نہ پکڑی حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ سب اپنے باطل دین سے توبہ کرتے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے لیکن آج بھی یہ شیطان کے چیلے اپنی شیطانیت کو پھیلانے اور سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کی سرتوڑ کوششوں میں لگے ہوئے ہیں اور اس مذموم سازشوں کو کامیاب بنانے کے لئے نئے نئے جال بچھا رہے ہیں جن میں سے ایک جال "مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج" بھی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ حسب سابق یہ چیلنج بھی صرف اور صرف لفاظی ہے جس طرح مرزا قادیانی حق سے منہ موڑ کر سرپٹ دوڑتا رہا اسی طرح اس کے چیلے بھی حق سے ٹکرانے کی ذرہ برابر بھی سکت

نہیں رکھتے اور یہ بھی حق سے منہ موڑ کر اپنے جھوٹے نبی کے پیچھے سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔

ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم ان کے مکر وفریب سے پُر اس جال کو انشاء اللہ عزوجل ضرور توڑ دیں گے اور اپنی اس پاکیزہ کوشش میں ضرور کامیاب ہوں گے ہم مرزائیوں کے ''مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج'' قبول کرتے ہیں اور وقت اور جگہ کا تعین ان مرزائیوں پر چھوڑتے ہیں لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ چیلنج دے کر اپنے جھوٹے نبی کی طرح یہ بھی اپنے بلوں میں جا گھسیں ان بھگوڑوں پر واضح ہو کہ وقت اور جگہ کا تعین کر کے کم از کم پندرہ دن پہلے مطلع کیا جائے تاکہ میڈیا (ذرائع ابلاغ) کو بھی باخبر رکھا جائے اور ان کے حواس باختہ ہو کر سرپٹ دوڑنے کا تماشہ دنیا بھی دیکھے۔

مرزا طاہر کی مکاری

محترم قارئین! آپ نے مرزا طاہر احمد ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد کا ''جماعت احمدیہ عالمگیریہ'' کی طرف سے ''دنیا بھر کے معاندین اور مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج'' پڑھا اس میں مرزا طاہر احمد لکھتا ہے کہ ''لوگ مرزا قادیانی پر جو الزامات لگاتے ہیں ان میں سے چند ایک الزام یہ ہے'':

1۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ کیا۔

2۔ ختم نبوت سے صریح انکار کیا۔

3۔ غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن وسنت سے جدا اور الگ ہیں۔

آگے لکھتا ہے ''میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی دیگر الزامات کی طرح جھوٹ اور افتراء ہیں اور ان میں سے ایک بھی سچا نہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکذبین

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

''بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ: ''ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد ''مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں''۔

یقیناً سادہ لوح مسلمان یہ پڑھ کر پریشان ہوں گے کہ یہ کیا ہے؟ اور آخر مرزائیوں کو کیوں کا فرقرار

دیا جاتا ہے اور لوگ لفظ مرزائی اور قادیانی سے کیوں گھن کھاتے ہیں؟ ہم ان سادہ لوح مسلمانوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے "کھلا کھلا چیلنج" پڑھا ہے لیکن آپ ان مکاروں کی کسی بھی بات کا یقین نہ کریں کیونکہ جھوٹ بولنا انہوں نے اپنے جھوٹے نبی سے سیکھا ہے اور ہم نے سچ بولنا اپنے سچے نبی سے سیکھا ہے۔

بطور ثبوت مرزا طاہر احمد کے باپ مرزا بشیر الدین محمود کی کتاب "حقیقت نبوت" کی چند سطور ملاحظہ ہوں تا کہ ان کے مکر وفریب سے آگاہی ہو سکے "کیا سب نبیوں کو ہم اس لئے نبی نہیں مانتے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں نبی کہا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہی خدا جس نے موسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا اور عیسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا لیکن آج خدا مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی سے کہتا ہے کہ تو نبی ہے تو وہ نبی نہیں ہوتا کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی یقینی وحی کی موجودگی میں کوئی شخص مسیح موعود (مرزا) کی نبوت کا انکار کر سکتا ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے اسے ضرور پہلے نبیوں کا بھی انکار کرنا پڑے گا کیونکہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کی نبوت دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہوتی ہے ان سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی نبوت کے متعلق موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی نہیں تو دنیا میں آج تک کبھی کوئی نبی ہوا ہی نہیں"۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۰۰ تا صفحہ ۲۰۱)

یقیناً یہ پڑھ کر آپ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن وسنت کے خلاف ہیں کیونکہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں جب کسی نے نبوت کے نام پر اسلام کی مضبوط عمارت پر نقب لگانے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے آتش دغیظ وغضب نے اسے جلا کر بھسم کر دیا۔

مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی اور مسیح الدین ندوی تک ایک لمبی فہرست ایسے نابکاروں بے شرموں کی ہے جنہیں غیرت مند مسلمانوں نے دنیا ہی میں ذلت و رسوائی کی ایسی دلدل میں گرا دیا کہ وہ دنیا میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ گو مرزا قادیانی کو انگریز کا امدادی ہاتھ مل گیا جس کے سبب وہ اور اس کی اولاد اور اس کے چیلے بظاہر انگریز کی پناہ

میں آگئے اور وہیں سے بیٹھ کر فتنہ بازی کر رہے ہیں لیکن ذلت و رسوائی کے عذاب سے پھر بھی بچے ہوئے نہیں۔ آج بھی ایسے مرد قلندر موجود ہیں جو ان کے مکر و فریب کا بھانڈا پھوڑتے رہتے ہیں مرزا قادیانی کی ہرزہ رسائیوں کے مواخذہ کے لئے علمائے اہلسنت ہمیشہ سے مستعد رہے ہیں سید پیر مہر علی شاہ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، پیر سید جماعت علی شاہ رحمہم اللہ سے لے کر حضرت مولانا مفتی محمد امین عطاری تک سینکڑوں علماء اہلسنت نے ہزاروں کتب تصنیف و تالیف فرمائیں اور انتہائی جوانمردی کے ساتھ پوری دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ مرزا غلام قادیانی دغا باز، جھوٹا، اور مکار شخص تھا یہی حال مرزا کی اولاد اور اس کی اولاد کا ہے کہ اس نے اس مکاری کے ساتھ یہ کتابچہ ''مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج'' لکھا ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کے دھوکہ کھا جانے کا اندیشہ ہے۔

فقیر تمام مسلمانوں کی خدمت میں دست بدستہ عرض گزار ہے کہ کسی بھی بدمذہب گمراہ بے دین مرتد کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ بیٹھیں ان کی باتیں ہرگز ہرگز نہ سنیں ان کی کتب و رسائل ہرگز ہرگز نہ پڑھیں تاکہ آپ ان کے مکر و فریب سے بنے جال میں پھنسنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ النبی ختم المرسلین ﷺ۔

رسالہ

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(۱۳ھ)

۱۳ ھ ۲۰

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ : از امرتسر، کڑہ گرباسنگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہ سبحانہ مستفتی (۱) نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے در آنحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ (۲) سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر (۳) عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبغ (۴) عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریاتِ دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجّل، مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے، اولادِ صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بیّنوا تؤجروا (بیان کرکے اجر حاصل کیجئے۔ت)

خلاصہ جوابات امرتسر:

(1) شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاقِ علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا،

منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں۔ ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

(2) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید (۵) اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعوٰی نبوت کا بعد رسول اللہ کے بالاجماع (۶) کفر ہے، جب اس طائفے (۷) کا ارتداد (۸) ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوگئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے، عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی۔

(3) لا يشك في ارتداد من نسب المسمريزم الذي هو من اقسام السحر الى الانبياء عليهم السلام واهان روح الله عيسٰى بن مريم عليهما السلام وادعى النبوة وغيرها من الكفريات كالمرزا فنكاح المسلمة لا شك في فسخه لكن لها المهر والاولاد الصغائر، ابو الحسن غلام مصطفى عفى عنه

ترجمہ: بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسٰی بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعوٰی وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلاشک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق (۱) ہے۔ (ابوالحسن غلام مصطفٰی عفی عنہ۔ ت)

(4) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات (۲) کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفسخ (۳) ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ (ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ)

(5) انچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتوی دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خودرا نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام و انکارِ معجزات شیوۂ اوست کہ از تحریر آتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزا است)۔ (احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی)۔

ترجمہ: علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین (۴) کی تکفیر کا جو فتوٰی دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی (۵) قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم

الصلوۃ والسلام کی توہین وتحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ (۶) ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی (ت)

(6) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(7) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت (۷) ورسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔
ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(8) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحتاً (۱) لکھا ہے کہ میں رسول ہوں۔ لہٰذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی (۲) مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجّل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔ (ابو تراب محمد عبدالحق بازار صابونیاں)

(9) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔
(صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف)

(10) آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریاتِ دین کا انکار بیشک کفر وارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ (نور احمد عفی عنہ)

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری باسم سامی حضرت عالم اہلسنّت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالت و ضلالات مفخر العلماء الحنفیہ

۱: صاف واضح ۲: غلام احمد قادیانی۔ ۱: امام اعظم ابوحنیفہ کا پیروکار ۲: راستہ بند کرنا ۳: صلح کل کے داعی

قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ تحفہ تحیات وتسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا، آنکہ چوں دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتور وفساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے درچنگ علما آں د ہری رہزن دین اسلام نمی آید، اکنوں ایں واقعہ درخانہ یک شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ درعقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از روے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانہ پدر رسید، لہٰذا برائے آں و برائے سد آیندہ وتنبیہ مرزائیاں فتوی ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر ودستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعث افتخار باشد سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا از روے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود وگفت اگر دریں فتوی دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن، ازیں جہت مردماں بلدہ را بسیار بدظنی درحق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔ الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈ اشاہ۔

ترجمہ: بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد وبدعات، جہالت وگمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام وتحیت مسنونہ پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور وفساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ حنفی (۱) شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت تھی وہ شخص مرزائی ہو گیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہٰذا اس واقعہ اور آئندہ سدِ باب (۲) اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتوی طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعثِ افتخار ہوگا۔ ندوہ (۳) کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتوی اس کے پاس بھیجا تا کہ وہ دستخط کر دے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتوی پر دستخط کیے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اس کے منہ میں

۱: حق رکھتی ہے ۲: عقیدے رکھنے والا ۳: فسخ ہو گیا ۴: ماننے والے ۵: غدار رسول ۶: طریقہ ۷: نبوت ورسالت کا دعوی کرنے والا

خیال ہو، ان کی اس بابت کیا حکم ہے۔ اس شہر کے لوگ بندہ و والا ہیں سے نہایت مشکور ہو گئے ہیں، جزاکم
کیا لکھوں، اللہ تعالیٰ آنجناب کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے عطا فرمائے، الملتمس گنہگار بندہ
واصلا محمد عبدالغنی از امرتسر کوچہ کرپا گلہ کوچہ ملا اشام۔ (ت)

الجواب

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی اٰلہ وصحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذبک من ھمزات الشیٰطین واعوذبک رب ان یحضرون۔ (تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل واصحاب پر جو عزت وکرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

اللہ عزوجل دینِ حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال (۱) وبال ونکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح (۲) ومثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق (۳) ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔ ت)

فقیر کو بھی اس دعوٰی سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ (۴) نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال، پہلے اس ادعائے (۵) کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط (۶) جواب ولدِ اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" مسمّٰی کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہلتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان

صفحات نقل کیے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت ونجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریاتِ دین اور بوجوہ کثیرہ کفر وارتداد مبین (۷) ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کفرِ اوّل :

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے : میں احمد ہوں جو آیت "مُبَشِّرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد" میں مراد ہے۔

(توضیح المرام مطبوعہ ریاض الھند امرتسر، ص ۱۶)

آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسٰی بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے ﷺ۔ ازالہ (۸) کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادّعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفرِ دوم :

توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث (۹) بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ (توضیح المرام مطبوعہ ریاض الھند امرتسر، ص ۱۶)

مه : لا الٰه الا الله لقد كذب عدوّ الله ایها المسلمون

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو! ۔ ت)

سید المحدثین عمر فاروق اعظم ﷺ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی۔ انہیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قد كان فيما مضى قبلكم من الامم اناس محدثون فان يكن فى امتى منهم احد فانه عمر بن الخطاب ۔ رواه احمد والبخارى عن ابى هريرة واحمد ومسلم والترمذى والنسائى عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله تعالٰى عنهما۔

۱: گمراہی ۲: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی مثل ۳: دنیا بھر میں مشہور ہے ۴: نہیں خدا کی قسم ۵: جھوٹے دعوے ۶: تفصیلی، ۷: بہت سی وجوہات کی بناء پر کھلا ہوا کفر وارتداد ہے ۸: ازالہ اوہام مرزا کی کتاب۔ ۱: بچی داتائی ۲: سچے الہام

ترجمہ: اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست (۱) صادقہ والہام (۲) حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ت)

(صحیح البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج۱ صفحہ ۵۲۱/جامع الترمذی مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی مکتبہ رشیدیہ دھلی ج۲ صفحہ ۲۱۰)۔

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا، (اسے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔ت)

(صحیح البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی/ج۱ صفحہ ۵۲۰، المستدرک للحاکم معرفتہ الصحابۃ دارالفکر بیروت ج۳ صفحہ ۸۵/جامع الترمذی مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دھلی ج۲ صفحہ ۲۰۹)

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین۔ (خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ت) والعیاذ باللہ رب العلمین۔

کفرِ سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔

کفرِ چہارم:

مجیب پنجم نے نقل کیا، و نیز میگوید کہ خدائے تعالٰی نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی، ان اقوال خبیثہ (۱) میں اوّلاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف (۲) کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور ﷺ۔

۱: ناپاک باتوں ۲: واضح طور پر بدل دیا ۳: مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کو طنزاً براہین غلامیہ ارشاد فرمایا۔

ثانیاً:

نبی اللہ و رسول اللہ وکلمۃ اللہ عیسٰی روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً:

اللہ عزوجل پر افتراء کیا کہ اس نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: **ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون(۱۱۶/۱۲)**

بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے: **انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون(۱۰۵/۱۶)**۔

ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً:

اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ(۳) کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالٰی نے براہین احمدیہ(۱) میں یوں فرمایا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: **فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنًا قلیلًا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون(۷۹/۲)**۔

ترجمہ: خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیحہ(۲) ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے "رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" ۱۳۱۷ھ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس (۱۱۰) حدیثوں اور تیس (۳۰) نصوں کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید(۳) کی بعثت(۴) کو یقیناً قطعاً محال(۵) و باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے

۱: قرآن پاک کو براہین احمدیہ قرار دیا کیونکہ برہان کے معنی دلیل اور نشانی کے ہیں اور قرآن پاک میں رسول ﷺ کی براہین موجود ہے ۲: گندہ دعوی ۳: نیا نبی ۴: آنا ۵: ناممکن ۶: یعنی جہنم میں گھر بنانے والا لعنتی ۷: عقیدے کو جانتے ہوئے ۸: عذر

"ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران (۶) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع (۷) ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردّد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفران ہے۔

قول دوم وسوم میں شائد وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل (۸) کی آڑلیں کہ یہاں نبی ورسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اوّلاً: صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاوٰی خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے: "واللفظ للعمادی لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر"۔

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبانِ فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہوجائے گا۔ (فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور جلد ۲/۲۶۳)

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ میں فرماتے ہیں: قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمہما اللہ تعالٰی فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا وذکر کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی سألہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ و ثواب ذٰلک قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ (۱) ورفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالٰی سے ایک مرد کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ، رسول اللہ کے ساتھ

۱: شاگرد ۲: سوال کرنے والا ۳: سننے کا دعوٰی

ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی (۲) سے فرمایا تم اس پر گواہ ہوجاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثوابِ عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعوی مسموع (۳) نہیں ہوتا۔ (الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی القسم الرابع الباب الاول مطبع شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۰۹)

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں: ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فانہ ارسل من عند الحق وسلط علی الخلق تاویلا للرسالۃ العرفیۃ بالارادۃ اللغویۃ وھو مردود عند القواعد الشرعیۃ

یعنی وہ جو اس مردنے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔ (شرح الشفاء لملا علی قاری مع نسیم الریاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳)

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں: ھذا حقیقۃ معنی الارسال وھذا مما لا شک فی معناہ وانکارہ مکابرۃ لکنہ لا یقبل من قائلہ وادعاؤہ انہ مرادہ لبعدہ غایۃ البعد وصرف اللفظ عن ظاہرہ لا یقبل کما لو قال انت طالق قال اردت محلولۃ غیر مربوطۃ لا یلتفت لمثلہ و یعد ھذیانا اھ ملتقطا

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل (۱) کا ادعا (۲) مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے

۱: کہنے والے ۲: دعوی ۳: بیہودہ بات ۴: تعریف۔

ہذیان (۳) سمجھا جائے گا۔(نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض الباب الاول دارالفکر بیروت ۴/۳۴۳)

ثانیاً:

وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ:

دندان تو جملہ در دہانند   چشمان تو زیر ابروانند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ت)

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محلِ مدح (۴) میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو (2) نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو (2) گھونگے بنائے، یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

کل یوم ھو فی شان بخواں   مرورا بیکار و بے فعلے مداں

(روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پڑھ اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ۔ت)

کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں   گوسہ لشکر روانہ میکند

(اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے۔ت)

لشکر بے زاصلاب سوئے امہات   بھر آں تا در رحم روید نبات

(ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف، تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے۔ت)

لشکرے زارحام سوئے خاکدان   تازنرو مادہ پرگردد جہاں

(ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف، تاکہ نرو مادہ سے جہان کو پُر فرمائے۔ت)

لشکرے از خاکداں سوئے اجل   تابہ بیند ہر کسے حسنِ عمل

(ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہرایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ت)

(المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ دریا ربے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص۷۹)

حق عزوجل فرماتا ہے: فارسلنا علیھم الطوفان والجراد و القمل والضفادع والدم۔ ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون۔ (القرآن الکریم ۷/۱۳۳)

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹڈی اور مینڈک اور جوں اور کتے اور سؤر سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر وشجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت،

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:

ما سمیعیم وبصیریم وخوشیم   باشما نامحرماں ما خامشیم

(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔ت)

(المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدھائے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۲۷)

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لاتفقھون تسبیحھم (القرآن الکریم ۱۷/۴۴)

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی

حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ما من شیء الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ او فسقۃ الجن والانس رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ ﷺ وصححہ خاتم الحفاظ

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر

میں یعلی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ت)

(المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/۲۶۲، الجامع الصغیر حدیث ۸۰۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت الجزء الثانی ص۴۹۲)

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فمکث غیر بعید فقال احطت بمالم تحط بہ وجئتک من سبأ بنبأ یقین

کچھ دیر ٹھہر کر ہدہد بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

(القرآن الکریم ۲۷/۲۲)

حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ما من صباح ولا رواح الاوبقاع الارض ینادی بعضہا بعضہ یا جارۃ ھل مربک الیوم عبد صالح صلّی علیک او ذکر اللہ؟ فان قالت نعم رأت ان لہا بذلک فضلا "(رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ عنہ)

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ت) (المعجم الاوسط حدیث ۵۶۶، مکتبۃ المعارف الریاض ۱/۳۳۶)

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر ریچھ بندر، ہر کتے سؤر کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہرگز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی (۱) ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی (۲) رسالت و نبوت مقصود (۳) اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

وبعبارۃ اخری معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص، یہاں عرف عام تو بعینہٖ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادۂ لغوی کا ادعا یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی

۱: لغت کے مطابق ۲: مشہور ۳: مقصد ۴: دھوکہ دہی ۵: کتے ۶: سور ۷: شرکت ۸: اللہ کی پناہ ۹: قابل تعظیم۔

(۴) عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ (۵) وخوک (۶) سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک (۷) بھی نہیں، مگر حاش للہ (۸) ایسا باطل ادعاء اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح باد شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم (۹) کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعوی کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سؤر کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہیے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحۃ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اوّل سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔

قاموس میں ہے: قدت قادیۃ جاء قوم قدا قحموا من البادیۃ والفرس قدیانا اسرع قوم جلدی میں آئی، قدت قادیۃ کا ایک معنیٰ قدت من البادیۃ یا قدت الفرس جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا۔ (ت)۔ (القاموس المحیط باب الواؤ فصل القاف مصطفی البابی مصر ۴/۳۷۹)

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعاء مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں

کہ ہم نے تو ایجاب وقبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ جزر وانکار ہے، لوگ بیع نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت (۱) یا اجارے (۲) کو بیچنا کہتے ہیں الی غیر ذلک من فسادات لا تحصی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ ورسول (جل جلالہ و ﷺ) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو (۳) اور جائداد کے باب میں تاویل سنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات (۴) بھی نہ کریں گے انہیں اللہ ورسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و للہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خود ان کا رب جل وعلا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے۔

فرماتا ہے: قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (القرآن الکریم ۹/۶۶)

ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ تعالی رب العالمین

ثالثاً:

کفر چہارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً:

کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ ورسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن الکریم ۳۳/۴۰)۔

(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع (۱) امت مرحومہ مرتد و کافر ہوا، سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفی ﷺ نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی تمیں

۱: ادھار ۲: کرایہ ۳: بیوی ۴: توجہ۔ ۱: امت مسلمہ کے مطابق۔

(۳۰) دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (جامع ترمذی ابواب الفتن باب لا تقوم الساعۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دھلی ۴۵/۲)

حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، (امنت امنت ﷺ۔ میں ایمان لایا میں ایمان لایا، اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔ ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیلِ مسیح ہے مگر صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العلمین۔ (مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۳۹۶/۵)۔

کفرِ پنجم:

دافع البلاء ص ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔ (دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰)

کفرِ ششم:

اسی رسالے کے صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰)

کفرِ ہفتم:

اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعاء (۱) بھی باجماعِ قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتویٰ مسمّٰی بہ ردّ الرفضۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی وشرح عقائد نسفی وشرح مقاصد امام تفتازانی واعلام امام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری وطریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماعِ مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے،

ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے: النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر کانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

۱: دعویٰ بیچ پہلے نون نہیں بلکہ "باء" ہے بیچ: دماغ یعنی ذہن پر قبضہ کرنے کا علم بیچ: کاریگری۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم الخ دارالکتاب العربی بیروت ۲۱۴/۱)

کفر ہفتم میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون (۲) نہیں بلکہ (بنیوں) بہ تقدیم باہے یعنی بھنگی درکنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم:

ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم (۳) لکھ کر کہتا ہے :اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوھام، ریاض الھند امرتسر، بھارت، ص۱۱۶)

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی (۴) کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

اذ قال اللہ یا عیسٰی بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلٰی والدتک، اذایدتک بروح القدس قف تکلم الناس فی المھد و کھلا، ج واذعلمتک الکتٰب والحکمۃ والتوراۃ و الانجیل ج واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی و تبریٔ الاکمہ والابرص باذنی ج واذتخرج الموتٰی باذنی ج واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذجئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الاّ سحر مبین (القرآن الکریم ۱۱۰/۵)

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو بنا تا مٹی سے پرند کی سی شکل

۱: محنت سے کئے جانے والے ڈرامے ۲: گمراہ ۳: زندہ کرتا ہوں۔ ۱: برتری ۲: بھاگنے کا راستہ

میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے، اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں سے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسی ڈھکوسلے (۱) ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال (۲) کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالٰی علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتا کید رد فرمادیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا: انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر الآیۃ۔

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اسے جلاتا (۳) اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔ (القرآن الکریم ۳/۴۹)۔

اور اس کے بعد فرمایا: ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔ (القرآن الکریم ۳/ ۴۹)

پھر مکرر فرمایا: جئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون۔ (القرآن الکریم ۳/۵۰)۔

میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے رب کی نہ مانے وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ع

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے۔

قال اللہ تعالٰی: تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض۔ (القرآن الکریم ۲/۲۵۳)۔

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا: واٰتینا عیسی ابن مریم البیّنٰت و ایّدنٰہ بروح القدس۔ (القرآن الکریم ۲/۲۵۳)

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دیئے اور جبرئیل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل (۱) ہے ہر طرح کفر وارتداد قطعی سے مفر (۲) نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا "بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ (ازالہ اوہام ریاض الھند امرتسر، بھارت، ص ۱۱۱)

انا للہ وانّا الیہ راجعون، الا لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالی علی انبیائہ وبارك وسلم۔ ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام۔ (ت) ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف وشروح شفاء وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضہ امام نووی ووجیز امام کردری واعلام امام حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت، بلکہ نفس توحید میں کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ وقابلہ (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ وصلوٰۃ اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ: انّ الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدّلھم عذابا مھینا۔ (القرآن الکریم ۳۳/۵۷)

۱: جھلانا ۲: اللہ کی لعنت ۳: اللہ تبارک وتعالیٰ۔

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفرِ دہم:

ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے: ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔

(ازالہ اوھام ریاض الھند امرتسر بھارت، ص ۲۳۴)

(یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بعنایت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے)۔(ایبھم بر علم)

یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی تکذیب (۱) ہے عام اقوام کفار لعنھم اللہ (۲) کا کفر حضرت عزت (۳) عزّ جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا:

کذبت قوم نوح ن المرسلین ٥ کذبت عاد ن المرسلین ٥ کذبت ثمود المرسلین ٥ کذبت قوم لوط ن المرسلین ٥ کذب اصحٰب الایکۃ المرسلین۔

(۲): نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، (۳): عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، (۴): ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، (۵): لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، (۶): بَن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ت)

(۲): القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵، (۳): القرآن الکریم ۲۶/۱۲۳، (۴): القرآن الکریم ۲۶/۱۴۱، (۵): القرآن الکریم ۲۶/۱۶۰، (۶): القرآن الکریم ۲۶/۱۷۶)

ائمۂ کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار (۱) بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں جھوٹا ہو جانا،

شفا شریف میں ہے: من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ بنبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذٰلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعھا فھو کافر باجماع۔(۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ھو من

المقالات مکتبہ شرکۃ صحافیہ فی بلاد العثمانیہ ۲ /۲۶۹)

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوّت کی حقانیت ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر انکی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چارسو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب (۲) تمام مرسلین (۳) کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چارسو بلکہ جملہ انبیاء ومرسلین کو کذاب مانا۔ فلعن اللّٰہ من کذب احدا من انبیائہ وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی انبیائہ ورسلہ والمؤمنین بھم اجمعین، وجعلنا منھم وحشرنا فیھم وادخلنا معھم دار النعیم بجاھھم عندہ وبرحمتہ بھم ورحمتھم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

(اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء ورسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور انکی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم ورحمٰن ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ت)۔

طبرانی معجم کبیر میں وبر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لئن اشھد عند تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذّاب۔

۱: غیب کی خبریں ۲: جھٹلانا ۳: رسولوں

ترجمہ: بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

(المعجم الکبیر حدیث ۴۱۲ از و بربن مشہر الحنفی المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۵۴/۲۲)

وانا اشھد معک یارسول اللہ (یارسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعدد وانہائے ریگ وستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوٰت (۱) وارض (۲) وحاملانِ عرش (۳) گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے وکفی باللہ شھیدا (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ت) (القرآن الکریم ۲۸/۴۸)۔

کہ ان اقوال مذکورہ کا قائلِ بیباک کافر مرتد ناپاک ہے۔

اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ (۴) وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع (۵) ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام (۶) رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد (۷) اوّل ودوم ورسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ (۸) ملعونہ مجرد کلمہ گوئی (۹) نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال (۱۰) کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر دکھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا ومقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار (۱۱)۔

(یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے)۔

شفاء شریف میں ہے: نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل اووقف فیھم اوشك۔ یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

۱: آسمان کے تمام فرشتے ۲: زمین کے ۳: فرشتے ۴: اللہ کی قسم ۵: اطلاع پا کر ۶: اسلام کا انحصار ۷: سرگزشت ۸: یعنی طریقہ ۹: صرف کلمہ گوئی ۱۰: پیشاب سے زیادہ گندے اقوال ۱۱: جہنم کے حقدار۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات مکتبہ شرکۃ صحافیہ فی البلاد والعثمانیہ ۲/۲۷۱)

شفاء شریف نیز فتاوٰی بزازیہ و درر وغرر وفتاوٰی خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے: من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔(ت)(درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دھلی ۱/۳۵۶)

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ و درمختار وعالمگیری وغرر وملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے: صاحب الھوٰی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد (بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ت)(درمختار فصل فی وصایا الذمی وغیرہ مطبع مجتبائی دھلی ۲/۳۳۳)

فتاوٰی ظہیریہ وطریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وبرجندی شرح نقایہ وفتاوٰی ہندیہ میں ہے: ھٰؤلاء القوم خارجون عن ملّۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین۔ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔(فتاوٰی ھندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۴)

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول ومذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وتوبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر(۱) ہیں فی الدرالمختار عن غنیۃ ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولادزنا۔

درمختار میں غنیۃ ذوی الاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اسکی اولاد ولد الزنا ہے۔(درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دھلی ۱/۳۵۹)

اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دَین(۱) کو ساقط(۲) نہیں کرتا۔

۱؎ تفصیل سے لکھے ہوئے۔

فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فی بعد قضاء دین ردتہ۔

تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔(درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دھلی ۱/۳۵۹)

اور معجّل (۳) تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل (۴)، وہ ہنوز (۵) اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہوگیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہوجائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ۔ فی ردالمحتار لا نہ باللحاق صار من اھل الحرب وھم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت، الا انہ لا یستقر لحاقہ الا بالقضاء لا حتمال العود، واذا تقرر موتہ تثبت الاحکام المتعلقۃ بہ کما ذکرنھر۔

(درمختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دارالحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دَین لوگوں کو حلال ہے، ردالمحتار میں ہے کیونکہ دارالحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہوگیا اور حربی اسلام کے احکام میں مُردوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہوجائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔ت) (۔ ردالمحتار باب المرتد داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۰۰)۔

اولادِ صغار (۱) ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی،

حذرا علی دینھم الاتری انھم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل یخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالٰی قال فی ردالمحتار الفاجرۃ بمنزلۃ الکتابیۃ فان الولد یبقی عندھا الٰی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منھا ما تفعلہ فکذا الفاجرۃ الخ

۱: قرض، ۲: ختم، ۳: فوراً ادا کیا جانے والا، ۴: وقت مقررہ والا، ۵: وہ اب بھی دے اپنے وقت پر۔

نابالغ بچوں کے دین کے خطرے کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، ردالمحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ،

(ردالمحتار باب الحضانة دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۳۴/۲)۔

وانت تعلم الولد لا یحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلك عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیه ویجب النزع منه وانما احوجنا الی هذا لان الملك لیس بید الاسلام والا (ب) فالسلطان این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانته الاتری الی قولهم لا حضانة لمرتدة لانها تضرب وتحبس كالیوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا كان هذا فی المحبوس فما ظنك بالمقتول ولكن انا لله وانا الیه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

اور تجھے علم ہے کہ والد، بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہوسکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ت)

(ب) فان سلطان الاسلام مامور بقتله لایجوز له ابقاؤه بعد ثلثة ایام منه

کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے۔

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر(ت)۔

اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے،

لے نابالغ اولاد۔

فی الدر المختار یبطل منہ اتفاقا ما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح والذبیحۃ والصید والشھادۃ والارث ویتوقف منہ اتفاقا ما یعتمد المساواۃ وھو المفاوضۃ، اوولایۃ متعدیۃ وھو التصرف علی ولدہ الصغیر، ان اسلم نفذ وان ھلک اولحق بدار الحرب وحکم بلحاقہ بطل۔ اھ مختصرا،

(درمختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہوگیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مرگیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے لحوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے، اھ مختصراً۔)

درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۹)

نسأل اللہ الثبات علی الایمان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیہ التکلان ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین، امین واللہ تعالٰی اعلم۔

ہم اللہ تعالٰی سے ایمان پر ثابت قدمی کے لئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالٰی کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسا ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین، آمین۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)۔

محمد وصی احمد　　عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی　　عبدالمصطفٰی احمد رضا خاں

ناصر دین　　عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی　　محمدی سنی حنفی قادری

۱: مدعی: دعوٰی رسالت و نبوت، ۳: انبیاء سے افضل ہونے کا دعوٰی، ۲: گمراہی، گالیاں،

رسالہ

قہر الدّیان علٰی مرتدٍّ بقادیان

۱۳۲۳ھ

(قادیانی مُرتد پرقہر خداوندی)

الحمدللہ وکفٰی، سمع اللہ لمن دعا، لیس وراء اللہ منتھٰی، ان ربی لطیف لما یشاء، صلوات العلی الاعلٰی، وتسلیماتہ المنزھۃ عن الانتھاء، وبرکاتہ التی تنمی وتنمٰی، علٰی خاتم النبیین جمیعا، فمن تنبّأ بعدہ تامّا اوناقصا فقد کفر وغوٰی، اللہ اکبر علٰی من عاث وعتا، ومرد وعصٰی، وفی ھوۃ ھواہ ھوٰی، اللھم اجرنا من ان نذل ونخزٰی، او نزلّ ونشقٰی، ربنا وانصرنا بنصرک علٰی من طغٰی وبغٰی، وضل واضل عن سبیل الاھتداء، صل علی المولٰی وآلہ وصحبہ ابدا ابدا، واشھد ان لا الٰہ اِلّا اللہ وحدہ لا شریک لہ احدا صمدا، وان محمدا عبدہ ورسولہ بالحق ودین الھدٰی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ دائما سرمدا۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور سنتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کو منتہٰی (۱) نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لطف فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صلوٰتیں، تسلیمات اور برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ کے بعد تام (۲) یا ناقص (۳) نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور گمراہ، اللہ تعالیٰ ہر سرکش، باغی، کھلے نافرمان اور اپنی خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب وبلند ہے، اے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی،

۱: کامل ۲: مکمل ۳: نامکمل

پھسلنے اور بدبختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور جو بھی گمراہ ہو اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل واصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ وحدہ لاشریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آل واصحاب پر دائمی۔ اللہ اکبر علی من عتا وتکبر (اللہ تعالیٰ ہر سرکش اور متکبر پر غالب وبلند ہے۔ت)

مدّتے ایں مثنوی تاخیر شُد ...... مُہلتے بایست تاخُوں شیر شد

(اس مثنوی کو ایک مدّت تاخیر ہوئی، خون کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہیے۔ت)

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، رسالہ ماہواری رَدِّ قادیانی کی ابتداء حکمتِ الٰہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دوچار جاہلان محض اس کے مرید ہو آئے، مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارتباط (۱)، سلام، کلام یک لخت ترک کردیا۔ دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب الادنٰی دون العذاب الاکبر۔ (القرآن الکریم ۳۲/۲۱)

(بڑے عذاب سے قبل دنیاوی چھوٹا عذاب چکھا) مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی میں کوئی گئی (۲) نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات (۳) کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، سائلان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ:

ع: دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

(تیز تلوار کا سرا ہاتھ میں پکڑا۔ت)

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملانوں کو بلالیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ (۴) بدزبانی واکاذیب

۱: دوستی ۲: اپنی طرف سے کوئی کمی نہ کی ۳: فضولیات ۴: کسر ۵: بڑے بڑے بہتان ۶: عقلمند۔

بہتانی (۵) وکلمات شیطانی کا ٹھانہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالباحث عن حتفه بظلفه (اس کی طرح جو اپنی موت اپنے کھر سے کرید کر نکالے۔ت) سے کم نہ تھی۔

ست بازو بجهل میفگند...... پنجۂ با مرد آهنیں چنگال

(ہرفا ہم (۶) دجال کو چھیڑا، آہنی پنجے والے مرد سے پنجہ آزمائی کی۔ت)

مگر ازانجا کہ عسٰی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم۔ (القرآن الکریم ۲/۲۱۶)

قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی۔

ع خدا شرے بر انگیزد کہ خیر ما دراں باشد

(اللہ تعالیٰ ایسا شر لاتا ہے جس میں ہماری خیر ہو۔ت)

یہ ایک غیبی تحریک خیر ہوگئی جس نے اس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی (۱) فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال لڑعائے (۲) رسالت ونبوت وافضلیت (۳) من الانبیاء وغیرہا کفر وضلال (۴) کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھا دیا کہ تمہاری آج کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ ورسول وانبیائے سابقین وائمہ دین سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، "ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری "نام رکھا گیا، اس میں دعوتِ مناظرہ، شرائطِ مناظرہ، طریقِ مناظرہ، مبادیٔ مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلکِ منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ دشنام (۵) ہائے قادیانی بر حضرتِ ربانی و رسولانِ رحمانی ومحبوبانِ یزدانی، سلسلہ کفریات وضلالاتِ قادیانی، سلسلہ تناقضات وتہافتات قادیانی، سلسلہ دجالی وتلبیساتِ قادیانی، سلسلہ جہالات وبطالاتِ قادیانی، سلسلہ تاصیلات، سلسلہ سوالات اور واقعی وقتی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل الٹ پھیر کر انہیں ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہٰذا ہر رسالے کے جداگانہ رد

سے انہیں سلاسل کا انتظام احسن واولیٰ۔

اب بعونہٖ تعالیٰ اسی ہدایت نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد فرمانے والا ہے، اس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین میں حسب حاجت اندراج گزین مناسب، کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں انسلاک پائے، جو نیا کلام اس سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار خدا جانے اوّل تا آخر ایک سلسلہ میں معضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت "ت" لکھ کر جدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہٖ تعالیٰ یقینی امید مدد و موافقت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوف خدا اور روز جزاء سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہٖ تعالیٰ امید ہدایت ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہٖ وصحبہ انہ ھو القریب المجیب

ہدایت نوری بجواب اطلاعِ ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین والہ وصحبہ اجمعین ط

اس میں قادیانی کو دعوتِ مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہولناک اقوال کا تذکرہ ہے

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دین حق پر استقامت اور اعدائے دین (۱) پر فتح و نصرت بخشے، آمین!

روہیل کھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۵ءمیں تصور حسین بچہ بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان "اطلاع ضروری" نظر سے گزرا جس میں اوّلاً علمائے اہلسنت نصرھم اللہ تعالیٰ پر سخت زبان درازی و افتراء پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ (۲) توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں عمائدِ شہر کو ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرادیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہو جائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل، کیا کلام وخطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول، اس کی پچھاڑی معلوم از اوّل، مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم، لہٰذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایت نوری دو عدد پر منقسم، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) ان گالیوں کا جوابِ متین جو علمائے اہلسنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا اللہ ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شکستہ دہنو (۳) ! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء دائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء وائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید خبیث ناپاک گالی ہے جو اس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔

(دوسرے عدد) میں بعونہ تعالیٰ (۱) قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین ومہذب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر دور ہے اس میں قادیانی کی طرح فریق مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بحولہ تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمال تہذیب و متانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرۂ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔

ایک مدعی وحی (۲) کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوت سب حق کا وار سہارنے کے لئے ملا لے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہیے اس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹی مسیحی جھوٹی وحی کا سب جال پیچ بعونہٖ کھل جائے گا۔ وما ذٰلک علی اللہ بعزیز للہ عز نصر من قال وقولہ الحق ان جندنا لھم الغٰلبون ولن یجعل اللہ

للکفرین علی المؤمنین سبیلاً والحمد للہ ربّ العلمین۔ (اور یہ اللہ تعالٰی پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالٰی کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العالمین ۔ت) یہ دوسرا عدد بحولہٖ تعالٰی اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہٖ تعالٰی پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔ وما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ (اور مجھے صرف اللہ تعالٰی سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔ت)۔

عددِ اوّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتّٰی کے خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالٰی تمہارا مالک و مولٰی تمہیں کفر و کافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختۂ مشق رسول اللہ وکلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اسے اس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثیل عیسٰی بلکہ نزول عیسٰی یا دوسرے لفظوں میں عیسٰی کا اتار بنتا ہے، عیسٰی کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیح صادق کی جمیع اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شنائع ذمیمہ (۱) سے اس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہٰذا ضرور ہوا کہ ان کے معجزات، ان کے کمالات سے یک لخت (۲) انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں (۳)، ذمیم حالتوں (۴) کی ان پر بوچھاڑ کرے جب تو اتار بننا ٹھیک اترے۔

میں یہاں اس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہٰذا اس کی خروار سے مشتِ نمونہ (۵) پیشِ نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسیٰ بن مریم اور انکی ماں علیہما الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تازیانہ:۱

(۱):اعجازِ احمدی ص۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ ": یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی (۶) اعتراض رکھتے ہیں کہ:

ت:۲:

ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے۔

ت:۳:

اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطالِ نبوت (۷) پر کئی دلائل قائم ہیں۔
یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتارہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ت:۴و۵:

(۲) ایضاً ص۲۴ : کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔" (یعنی یہ خود ان کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سر تھوپا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے اس کا بیان ان شاء اللہ آگے آتا ہے)۔

ت(۶)

(۳):ایضاً ص۲۴:ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پر ہیں۔ "یہ بھی صراحۃً نبوت عیسیٰ سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص۵ پر کہتا ہے "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں"۔

۱:مدد،۲: دعویٰ،۳: انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ،۴: گمراہی،۵: گالیاں

ت(۷):

نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوساوس ص ۷ پر کہتا ہے "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے"۔

ت(۸):

ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷: پر کہا کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔

ت(۹):

اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص ۶: اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں۔ الا لعنة اللّٰه علی الظٰلمین

(۴): دافع البلاء ٹائیٹل پیج ص ۳: "ہم مسیح کو بیشک راستباز (۱) آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی (۲) نہ تھا"۔

رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسٰی و عیسٰی و محمد ﷺ اس:

ت(۱۰): کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو ان کی خاک پا کے ادنٰی غلاموں کا بھی پورا وصف:

ت(۱۱): نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسٰی کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، اور اب قادیانی ہے کہ:

۱: دین کے دشمنوں، ۲: نکتہ، ۳: ٹوٹے منہ والو۔

ت(۱۲): اسی کے متصل کہتا ہے کہ "حقیقی نبی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان"۔

(۵): پھر یہاں تک تو عیسٰی کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہوگیا، اسی صفحہ پر کہا" یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی (۱) کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسٰی کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسٰی سے بھی اعلیٰ ہوں۔"اے سبحٰن اللہ

ایماں یقین شعار باید ...... حسنِ ظن تو چکار آید

(پختہ ایمان انسان کا شعار ہونا چاہیے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔ت)

ت(۱۴):

(۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص وہ تمام ہوگئی، اسی کے ص ۴ پر کہا "عیسٰی کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے"۔

(۷) عیسٰی کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع انواع بد اطواری (۲) کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص ۴۔

ت(۱۵):

مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی کو اس۔

ت(۱۶):

پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحیٰی) شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے۔

ت(۱۷): اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے قرآن میں یحیٰی کا نام حصور رکھا گیا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع (۱) تھے۔

۱: اللہ کی مدد سے ۲: وحی کا دعویٰ کرنے والا۔

ت(۱۸):

(۸): اسی ملعون (۲) قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں یوں لکھا" : آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ۔

ت(۱۹):

کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ:

ت(۲۰):

لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ت(۲۱ تا ۳۶):

اسی رسالہ میں ص ۴ سے ص ۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی دل جلے کے پھپھولے پھوڑے ہیں ۔ اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان (۹)، اسرائیلی شریر (۱۰)، مکار (۱۱)، بدعقل (۱۲)، زنانے خیال والا (۱۳)، فحش گو (۱۴)، بدزبان (۱۵)، کٹیل (۱۶)، جھوٹا (۱۷)، چور (۱۸)، علمی (۱۹)، عملی (۲۰)، قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا (۲۱)، گندی گالیاں دینے والا (۲۲)، بدقسمت (۲۳)، نرا فریبی (۲۴)، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے۔

ت(۳۷):

(۲۶): صاف لکھ دیا ص ۶" حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔"

ت(۳۸):

(۲۷): اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب (ا) کے کچھ نہ تھا۔"

ا: گندے گناہوں ۲: اک دم ۳: گندی خصلتوں ۴: گناہ کی حالتوں ۵: ایک مٹھی ۶: بڑے رے ۷: نبوت کے باطل ہونے پر۔

ت(۳۹):

(۲۸):انتہاء یہ کہ ص ۷ پر لکھا : آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ۔

ت(۴۰):

کی زنا کار اور کسبی عورتیں (۲) تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حلم کہ رسول اللہ کو نکیل (عہ) و بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو مچھ بند صاحب نے علماء اہلسنت کو دیں ان کا پیر تو نانی دادی تک کی دے چکا۔ الا لعنۃ اللہ علی الظلمین

(عہ) (خبیث حیلہ مناظرہ کا ہے اس کا رد عنقریب آتا ہے)۔

(۲۹): وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گنا دیں، اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس۔

ت(۴۱ تا ۴۴):

کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں، ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت(۴۵):

کشتی ساختہ ص ۱۶ پر لکھا: "مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ مسیح کی دونوں ہمشیروں (۳) کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں"، اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے"۔

۱: سچ بولنے والا ۲: نجات دلانے والا۔

ت:(۴۶)

دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسٰی کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا اور جو ایک پادری کی بے معنی زٹل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

ت(۴۷)

(۳۰): نیز اسی دافع البلاء کے ص ۱۵ پر لکھا "خدا ایسے شخص (یعنی عیسٰی) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کردیا"۔ یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کردی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالٰی فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت(۴۸):

(۳۱): اربعین نمبر ۲ ص ۱۳ پر لکھا" کامل مہدی (۱) نہ موسٰی تھا نہ عیسٰی۔ ان مرسلین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، جناب قادیانی"۔ دیکھو اسی کا ص ۱۲ و ۱۳۔

ت(۴۹،۵۰):

(۳۲): مواہب الرحمٰن پر صاف لکھ دیا کہ عیسٰی یہودی تھالو قدر اللہ رجوع عیسی الذی ھو من الیھود لرجع العزۃ الی تلک الیوم (اگر اللہ تعالٰی نے یہودی عیسٰی کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔ت)

ت(۵۱):

ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔

۱: اچھے گمان ۲: طرح طرح کے برے کام۔

قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کردی

ت (۵۲): (۳۳) حد یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر (۱) کردی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ عیسیٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ ص ۱۸ پر کہتا ہے" جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں" دیکھو کیسا صاف بتادیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ الا لعنۃ اللہ علی الکفرین۔ قصد تھا کہ فصل اوّل یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی "ازالۃ الاوہام" ملی، اس کی برہنہ گوییاں (۲) بہت بے لاگ اور قابلِ تماشا ہیں۔

معجزات مسیح کی تحقیر وانکار

(۳۴): یہ جو مثیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلانا اس سے طلب کیے تو صاف جواب دیتا ہے ص ۳ "احیاءِ جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاءِ روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے"۔ دیکھو وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جابجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے ص ۴۔ "ماسوائے اس کے:

ت (۵۳ تا ۵۷):

اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء (۳) یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا"

۱: رد کتے تھے ۲: بلعنق۔

دیکھو" کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا " کہہ کران کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص ۳ ح ۵ "زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔"

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزاتِ مسیح وتصریحاتِ قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی ورسول ونبی ہونے کا ادّعا، مسلمان تو مکذّبِ قرآن (۱) کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی ورسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنة الله علی الکفرین (خبردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ت) اور اس کذاب (۲) کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے، رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآنِ عظیم کی صاف تکذیب ہے، قرآنِ عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ:

"انی قد جئتکم بایٰة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وابرئ الاکمه والابرص واحی الموتٰی باذن الله وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذٰلک لاٰیة لکم ان کنتم مؤمنین"۔(القرآن الکریم ۴۹/۳)

بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہو، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مکرّر فرمایا: وجئتکم بایٰة من ربکم فاتقوا الله واطیعون (القرآن الکریم ۵۰/۳) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

۱: مکاری ودھوکہ دہی ۲: پیشہ ور عورتیں ۳: بہنوں۔

اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔
کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا، کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب (۳) کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔

(۳۵): اسی بکر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۶۱ سے آخر ۱۶۲ تک تو نوٹ میں پیٹ:

ت(۵۸):

بھر کر رسول اللہ وکلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ وکلام اللہ سے وہ مسخریاں کیں جن کی حد ونہایت نہیں:

ت(۵۹):

صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت(۶۰):

(۳۶): بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت(۶۱ تا ۶۲):

(۳۷): وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور تھا عیسٰی نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آ گئی تھیں۔

ت(۶۳):

(۳۸): عیسٰی کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

(۳۹): وہ جھوٹی جھلک تھی۔

(۴۰): سب کھیل تھا، لہو ولعب تھا۔

ت(۶۴):

(۴۱): سامری جادوگر کے گئوسالے (۱) کے مانند تھا۔

۱: ہدایت دینے والے۔

ت(۶۵):

(۴۲): بہت مکروہ و قابلِ نفرت کام تھے۔

ت(۶۶):

(۴۳): اہلِ کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت(۶۷):

(۴۴): عیسٰی روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکما تھا۔

ت(۶۸): وہ ناپاک عبارات بروجہ التقاط یہ ہیں ص ۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں، ایک محض سماوی جس میں انسان کی ص ۱۵۲ تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر، دوسرے عقلی جو خارقِ عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح ممرد من قواریر (القرآن الکریم ۲۷/۴۴) (شیشے جڑا صحن ہے۔ت)

بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالٰی نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل (۱) کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ (ص) یوسف کے ساتھ بائیس (۲۲) برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا (ص) سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صناع (۲) ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں۔ دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں (ص) ماسوا اس کے یہ قرین قیاس

۱: کا فر قرار دے دیا ۲: بنگی باتیں ۳: جھوٹ۔

ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھادے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے (ص)۔

ع: اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔ ص: اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔ ع: یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا۔ ع: یہاں تک کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزاء تھے اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

سلب امراض (۱) عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص (۲) ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی، کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں، اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الٰہی اس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دخان (۳) میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت

۱: قرآن کو جھٹلانے والے ۲: جھوٹے ۳: جھٹلائے۔

تھی جو ہر فرد بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے، مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم (۴) مفلوج (۵) مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن (عہ) ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

عہ: یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا، اس کے زور سے حرکت کرتا تھا جیسے سامری نے اسپ القدس کے پاؤں تلے کی خاک بچھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمن اسلام نے اللہ عزوجل کے سچے رسول کو کیسی مغلظ گالیاں دیں، کون سی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھار کھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو و لعب و شعبدہ و سحر ٹھہرایا، ابرائے اکمہ وابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور معجزہ پرند میں تین احتمال پیدا کیے، بڑھئی کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر، اور اسے صاف سامری کا بچھڑا بتا دیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ (۱) جبریل کی خاک سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی،

قال اللہ تعالیٰ: قال بصرت بما لم یبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها و کذٰلک سوّلت لی نفسی۔

سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انہیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپ رسول کی خاکِ قدم سے ایک مٹھی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفسِ امّارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔ (**القرآن الکریم ۲۰/۹۶**)

مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرۂ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول یقیناً اس کافر جادوگر سے بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا،

۱: بچھڑے،

اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار، قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے

ع چوں وضوئے محکم بی بی تمیزہ (جیسے تمیزہ بی بی کا وضوئے محکم ہو۔ت)

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے دعوے کر کے اٹھے اسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذب قرآن (۲) و دشمن انبیاء وعدو الرحمٰن (۳) کو امامِ وقت مسیح و مہدی مان رہے ہیں۔

ع: گر مسیح ایں ست لعنت بر مسیح

(اگر یہی مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔ت)

اوران سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شد بد پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کہے میں جناب (ص) مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں، ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافر وہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کذٰلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔ اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔ (القرآن الکریم ۴۰/۳۵)

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے (درمختار باب المرتد، مطبع مجتبائی دھلی، ۳۵۶/۱)۔

جب تکذیب قرآن (۱) و سب و شتم (۲) انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ و ہنود و نصارٰی نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں، یا شاید ایسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزاتِ مسیح کی طرح قرآن کے بے اصل کہ فلانا مسلم فلانا کافر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تنبیہ:

ان عبارات ازالہ سے بحمد اللہ تعالٰی اس جھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہوگیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسٰی علیہ

۱: نافی، ۲: بنانے والے۔

الصلوۃ والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

اولاً: ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجاز احمدی ودافع البلاء وکشتی نوح و اربعین ومواہب الرحمٰن وغیرہ میں اہلی وگہلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے، دلہن کا منہ کالا، مشاطہ(۳) کب تک ہاتھ دے رہے گی۔

ثانیاً: کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بدمذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً:

مرزا کو ادّعا(ا) ہے کہ اگر چہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آسکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ:

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔

کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی کریں گے۔(القرآن الکریم ۱۰۸/۶)

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

رابعاً:

مرزا کو ادّعا ہے کہ وہ مصطفیٰ ﷺ کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص ۸۳ پر لکھتا ہے:

من أیات صدقی انہ تعالٰی وفقنی باتباع رسولہ واقتداء نبیہ ﷺ فما رأیت اثرا من اثار النبی الا قفوتہ۔

(میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا۔ت)

بتائے تو کہ مصطفیٰ ﷺ نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

ا: امراض کو سنانے والے ۲: برص والے ۳: بھاپ ۴: جذام والے ۵: فالج والے

خامساً

مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر فکر کا کامل ازالہ کر دیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتیٰ کہ چور اور ولد الزنا (۲) کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی، ضمیمہ انجام ص ٦، نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لا کر بے پر کی اڑاتے اور اپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادت زنا وہ اس نے اس بائبل محرف (۳) کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزاماً پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحۃً اس کی مکذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کر دی کہ قرآن عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص ۳۰۸ "آیت ہے "فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون" یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل"۔ تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزاماً نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالیٰ دجالوں کا پردہ یونہی کھولتا ہے۔ والحمد لله رب العلمين۔

(مہ: ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو خلاف ضروریات دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے (۱) گھوڑے (۲) قرآن کو جھٹلانا (۳) رحمٰن کا دشمن۔

رسالہ

الجُراز الدّیانی علی المرتدّ القادیانی

۱۳۴۰ھ

(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ(۷۹):

از پیلی بھیت مسؤلہ شاہ میر خاں قادری رضوی، ۳۰ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت (۱) ارسال خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱): آیت کریمہ:

والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون شیئا وھم یخلقون ○ اموات غیر احیاء ط وما یشعرون ایان یبعثون ○

(اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں، مردے ہیں زندہ نہیں، اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ت)، (القرآن الکریم ۱۶/۲۰ و ۲۱)۔

۱: قرآن کو جھٹلانا یعنی برا بھلا کہنا ۲: دلیل تیار کرنے والی۔

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنا بریں عیسٰی علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲): صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارقام(۱) فرماتے ہیں۔ (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸)

"لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسٰجِدَ۔

اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (ت)

۱؎ صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۷)

اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسٰی و نبی نصاریٰ حضرت عیسٰی علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ

"عزّ اسمہٗ" فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْئٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ"۔

(پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ ورسول کے حضور رجوع کرو۔ت) (القرآن الکریم ۴/۵۹)

آیاتِ الٰہیہ، احادیث نبویہ ثبوتِ مماتِ عیسٰی علیہ السلام (۲) میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر ان کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ ساکن پیلی بھیت

محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

۱؎: دعویٰ ۲؎: زنا کی اولاد ۳؎: تحریف شدہ بائبل۔

الجواب

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۔

(۱): قبلِ جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پازدن (۳) ہو۔

قادیانی صدہا (۱) درجہ سے منکر ضروریاتِ دین تھا اور اس کے پس ماندے (۲) حیات و وفاتِ سیدنا عیسٰی رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال (۳) بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزولِ حضرت عیسٰی علیہ السلام اہلسنت کا اجماعی عقیدہ (۴) ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم (۵) کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے انکارِ نزول کیونکر ممتنع (۶) ہوگیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیقِ وعدہ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ"

ترجمہ: انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں۔

(مسند ابو یعلٰی مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۴۱۲، موسسہ علوم القرآن بیروت ۳/۳۷۹)

(۲): معاذ اللہ کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ ان کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہوگیا؟

وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۔

(اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ت) (القرآن الکریم ۲۱/۹۵)۔

ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

قال اللہ تعالٰی: فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط

(تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا۔ت) (القرآن الکریم ۲/۲۵۹)

چاروں طائران (۷) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام،

قال اللہ تعالٰی: ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا"۔

(پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔ت) (القرآن الکریم ۲/۲۶۰)

ہاں مشرکین ملاعنہ (۱) منکرین بعث (۲) اسے محال جانتے ہیں اور دربارہ (۳) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اس قادر مطلق عز جلالہ کو معاذ اللہ صراحۃً (۴) عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۳۴ پر یوں کفر بکتا ہے: خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ (دافع البلاء مطبوعہ ربوہ ص ۳۴)

مشرک و قادیانی دونوں کے رد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ۔

(تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں۔ت) (القرآن الکریم ۵۰/۱۵)

جب صادق و مصدوق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل زیر قدرت و جائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳): اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعد استیفائے اجل کے لئے ہے، اس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانع اعادت (۵) نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے۔

ا: شدید ضرورت۔

قال اللہ تعالٰی: "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ"۔ (القرآن الکریم ۲/۲۴۳)۔

(اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ، پھر انہیں زندہ فرما دیا۔ ت)۔

قتادہ نے کہا:

اَمَاتَهُمْ عُقُوْبَةً ثُمَّ بُعِثُوْا لِيَتَوَفَّوْا مُدَّةَ اٰجَالِهِمْ وَلَوْ جَآءَتْ اٰجَالُهُمْ مَا بُعِثُوْا۔ (معناً)

۔(اللہ تعالٰی نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کر دیے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں، اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہو جاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے۔ ت)

(۔جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالٰی الم تر الی الذین الآیۃ المطبعۃ المیمنۃ مصر ۲/۳۴۷)

(۴): اس وقت حیات و وفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہلسنّت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ، عیسٰی رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابنِ مریم کیونکر ہو سکا؟ قادیانی اس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسٰی آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا، اسے نزولِ عیسٰی فرمایا گیا اور اس کو ابن مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ:

يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا"۔

(القرآن الکریم ۴/۱۱۵)

(مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ ت) کا حکم صاف ہے۔

(۵): مسیح سے مثیلِ مسیح مراد لینا تحریف نصوص (۱) ہے کہ عادتِ یہود (۲) ہے، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں۔

"يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ"۔(القرآن الکریم ۱۳/۵)

(اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔ت) ایسی تاویل گھڑنی نصوصِ شریعت سے استہزاء (۳) اور احکام وارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے، جس جگہ جس شئی کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شی ءخود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ مُلاعِنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز وروزہ فرض ہے نہ شراب وزنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶): بفرضِ باطل اینہم برعلم پھر اس سے قادیان کا مرتد (۱)، رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں (۲)، اس کی فضیحتیں (۳)، اس کی خباثتیں (۴)، اس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل ودین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا؟ اس کے خروارِ ہزار ہا کفریات سے مُشتے نمونہ (۵)، رسائل السوء والعقاب علی المسیح الکذاب وقہر الدیان علی مرتد بقادیان و نور الفرقان و باب العقائد والکلام وغیرھا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ (۶) کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات ووفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷): مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کیے، یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے :

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ

رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

(القرآن الکریم ۱۹/۲۰،۲۱)

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ امر ٹھہر چکا ہے۔ (ت)

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا:

فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا، الآیۃ۔ (القرآن الکریم ۱۹/۲۴)

تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہادی ہے۔ (ت)

علی قراءۃ من تحتها بالفتح فیهما وتفسیره بالمسیح علیه الصلٰوۃ والسلام (معناً)۔

اس قرأت پر جس میں مَنْ کی میم مفتوح اور تَحْتَهَا کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

(۔ جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قوله تعالٰی فناداها من تحتها الخ مطبعه میمنه مصر ۱۶/ ۴۵)

انہوں نے گہوارے (ا) میں لوگوں کو ہدایت فرمائی۔

"یکلم الناس فی المهد و کهلا" (القرآن الکریم ۳/۴۶)

لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں۔ (ت)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی:

قال انی عبداللّٰه اٰتنی الکتٰب وجعلنی نبیا (القرآن الکریم ۱۹/۳۰)

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ (ت)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں۔

"وجعلنی مبٰرکا اینما کنت"۔ (القرآن الکریم ۳۱/۱۹)

اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ (ت) برخلاف کفرِ طاغیہ (۲) قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا۔

انہیں اپنے غیبوں پر مسلّط کیا:

عٰلم الغیب فلا یظھر علٰی غیبه احدا ٥ الاّ من ارتضٰی من رسولٍ۔

(القرآن الکریم ۲۶/۷۲، ۲۷)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب ان پر آئینہ تھا۔

"وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم"۔

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (ت)

(القرآن الکریم ۴۹/۳)

انہیں توراتِ مقدس کے بعض احکام کا ناسخ (۱) کیا:

"ومصدقا لما بین یدی من التورٰة ولاُحل لکم بعض الذی حُرِّم علیکم"۔

اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں (ت)۔ (القرآن الکریم ۵۰/۳)

انہیں قدرت دی کہ مادرزاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،

"وتبرئ الاکمه والابرص باذنی"۔

اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔ (ت)

(القرآن الکریم ۱۱۰/۵)۔

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے:

"واذ تخرج الموتٰی باذنی واُحی الموتٰی باذن اللہ"۔

اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔(ت) اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔(ت)(القرآن الکریم ۵/۱۱۰) (القرآن الکریم ۳/۴۹)

ان پر اپنے وصفِ خالقیت (۲) کا پرتو (۳) ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا:

"واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیراً باذنی"۔

اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔(ت)(القرآن الکریم ۵/۱۱۰)

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیل مسیح ہو گیا؟

اخیر کی چار یعنی مادر زاد (۱) اندھے اور ابرص (۲) کو شفاء دینا، مردے جلانا (۳)، مٹی کی مورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بنتا ہے ان میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم، لہٰذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پسِ پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے۔(القرآن الکریم ۸/۳۱)

ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے، الا لعنۃ اللہ علی الکٰفرین

قادیانی عَدَلَہٗ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳، ۴، ۵ و نوٹ آخر میں ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول:

ملعون ازالہ ص ۳: احیاءِ جسمانی (۴) کچھ چیز نہیں۔

ملعون ازالہ ص ۴: کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

ا: قرآن پاک کی آیت کو بدلنا ۲: یہودیوں کی عادت ۳: مذاق۔

ملعون ازالہ ص ۱۵۱: (عہ) شعبدہ بازی اور دراصل بے سود، (۵) عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہوجاتی ہے، بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں، یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں، سلب امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلب امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے، یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ ہے جو اپنے تئیں (۱) اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے، مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک نمودار ہوجاتی تھی، مسیح کے معجزات اس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا، بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

(عہ: ازالہ اوہام، مطبع ریاض الھند ص ۱۲۱ تا ۱۱۳)

مسلمانو! دیکھا، ان ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیاتِ قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس (۳۳) کفر ہیں۔

بہرحال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیلِ مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحب معجزات و آیات بینات (۲)، اور یہ مردود مطرود مرتد مورد آفات، اور خود اس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزمی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکمے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت۔ (ت)

۱: مرزا غلام احمد قادیانی، ۲: بے شرمیاں، ۳: رسوائیاں، ۴: گندگیاں، ۵: بے وقوف کے ہزار ہا کفریات سے کچھ نمونے، ۶: جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب مراد یہاں مرزا قادیانی ہے۔

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعم ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء ص۴: مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحییٰ کا نام حصور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔(دافع البلاء مطبع ضیاء الاسلام، قادیان ص۶۔۵)

ضمیمہ انجام آتھم ص۷: آپ (یعنی عیسٰی) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسٰی بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص۶: حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص۷: آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص۴ سے ۸ تک بحیلۂ باطلہ مناظرہ خود ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے، اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسٰی بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل[1]، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لا سکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کر دیا۔ یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا، غرض تیس سے اوپر اوصاف اس

[1] جھولا یا: باغی۔

دجّال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کرلے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بدچلن، بدمعاش، فریبی، مکّار، زنا نے خیال والا، کٹکیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چیلہ، کنجریوں کی اولاد، کسبیوں کا جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہوم و مزعوم (۱) ہے، الالعنة الله علی الظّٰلمین۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات و حیاتِ مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عبث (۲) بحث، کیسی تضییع (۳) وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک دبے اصل وپا، درہوا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیاتِ رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام پر پیش کیے، ایسی مہمل (۴) عیاریوں کیا دیوں (۵) کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہشت۔ پہلے قادیانی کے کفر اٹھا دیا اسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سنّی المذہب سے جوابِ شبہات گزارش کرتے ہیں، وَبِاللهِ التَّوْفِیق۔

پہلا شبہ:

"کریمہ والذین یدعون من دُون الله الایة"۔

اقول اولاً:

یہ شبہ مرتدانِ حال (۱) نے کافرانِ ماضی (۲) سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ:

"انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لها واردون"۔

نازل ہوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسیٰ اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔ القرآن الکریم ۹۸/۲۱

۱: منسوخ کرنے والا ۲: پیدا کرنے والی صفت ۳: سایہ۔

۱: پیدائشی ۲: برص والے ۳: زندہ کرنا ۴: جسم زندہ کرنا ۵: بے فائدہ۔

اِنَّ الذین سبقت لھم منّا الحسنٰی ۔ اولٰئك عنھا مُبعدون ۝ لا یسمعون حسیسھا۔ (القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۱و۱۰۲)

ترجمہ: بیشک وہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہوچکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔

ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم طبرانی وابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

لمّا نزلت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون فقال المشرکون الملٰئکۃُ وعیسٰی وعزیر یعبَدون من دون اللہ فنزلت ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی اولٰئك عنھا مُبعدون۔

جب یہ آیت نازل ہوئی ۔اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ (الآیۃ) تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالٰی کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقت (الآیۃ) بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہوچکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔
(المستدرك کتاب التفسیر تفسیر سُورۃ انبیاء دارالفکر بیروت ۲/ ۳۸۵)

ثانیاً

"یدعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ" یقیناً مشرکین ہیں اور قرآنِ عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا، ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرکہ (۱) سے باطل، اِن کا ذبیحہ حلال ہوجائے گا، اُن کا مردار:

قال اللہ تعالٰی: لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین منفکّین حتّٰی تاتیھم البینۃ (القرآن الکریم ۹۸/ ۱)

(کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے۔ت)

وقال اللہ تعالٰی: ان الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین فی نار جھنّم خٰلدین فیھا اولٰئك ھم شرّ البریۃ۔ (القرآن الکریم ۹۸/ ۶)

۱: اپنے آپ کو رنج کی نشانیاں۔

بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔(ت)

وقال اللہ تعالٰی :ما یودّ الذین کفروا من اھل الکتٰب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم۔(القرآن الکریم ۲/۱۰۵)

(وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔ت)

وقال اللہ تعالٰی :لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودّۃ للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصارٰی۔ (القرآن الکریم ۵/۸۲)

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بیشک ہم نصارٰی ہیں۔(ت)

وقال اللہ تعالٰی:الیوم احل لکم الطیبٰت وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم (القرآن الکریم ۵/۵)

(آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔ت)

ولا تنکحوا المشرکٰت حتی یؤمن (القرآن الکریم ۲/۲۲۱)

(اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔ت)

جب قرآنِ عظیم "یـدعـونَ مِـنْ دُوْنِ اللہِ" میں نصارٰی کو داخل نہیں فرماتا اس "اَلَّذِیْنَ" میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکر داخل ہوسکیں گے؟

ثالثاً:

سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قرأءِ سبعہ کی قرأت "تَدْعُوْنَ" بہ تائے خطاب، تو بُت پرست ہی مراد ہیں اور "اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اَصْنَامٌ" (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بُت ہیں۔ت)

رابعاً:

خود آیہ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء عموماً اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والتسلیم خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ (القرآن الکریم ۲۱/۱۶) (مردے ہیں زندہ نہیں۔ت) اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہٰذا ارشاد ہوا "غَیْرُ اَحْیَاءٍ" یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نِرے جماد ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے،

تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے:

حیث کان بعض الاموات ممّا یعتریه الحیاة سابقا اولاحقا کاجساد الحیوان والنطف التی ینشئها الله تعالٰی حیوانا احترز عن ذٰلك فقیل غیر احیاءٍ ای لا یعتریها الحیوة اصلا فهی اموات علی الاطلاق۔

بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالٰی مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہٰذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔ (ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) آیۃ ۲۱/۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۰۶)

خامساً:

رب عزوجل فرماتا ہے:

"ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا ط بل احیاء عند ربهم یرزقون ہ فرحین بما اٰتٰهم الله من فضله"۔(القرآن الکریم ۳/۱۶۱)

۱: گمان، ۲: فضول، ۳: وقت کاریاں، ۴: بے معنی، ۵: مکاریوں۔

خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔

اور فرماتا ہے:

"ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاء ولکن لا تشعرون"۔(القرآن الکریم ۱۵۶/۲)

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔

محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مردے کہے سمجھے جائیں، یقینا قطعاً ایماناً وہ "اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ" (زندہ ہیں مردے نہیں۔ت) ہیں نہ کہ عیاذاً باللہ" اموات غیر احیاء" (مردے ہیں زندہ نہیں۔ت) جس وعدہ الٰہیہ کی تصدیق کے لئے ان کو عروضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے۔"کل نفس ذائقۃ الموت" (القرآن الکریم ۳۵/۲۱)

(ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ت)

پھر جب یہ "اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ" ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد "اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ" ہیں نہ کہ "اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ"۔

سادساً:

آیہ کریمہ میں "وَهُمْ قَدْ خُلِقُوْا" بصیغہ ماضی نہیں بلکہ وَهُمْ يُخْلَقُوْنَ(القرآن الکریم ۲۰/۱۶) (القرآن الکریم ۲۰/۱۶)

بصیغہ مضارع ہے کہ دلیل تجدد (۱) واستمرار (۲) ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھڑے جائیں گے، یہ یقیناً بت ہیں۔

سابعاً:

آیہ کریمہ میں ان سے کسی چیز کی خلق کا سلب کلی (۱) فرمایا کہ "لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا" (وہ کوئی چیز نہیں بناتے۔ت) (القرآن الکریم ۲۰/۱۶)

۱: اس دور کے مرتد ۲: پرانے کافروں۔

اور قرآن عظیم نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی۔

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ۔(القرآن الکریم ۵/۱۱۰)

(اور جب تو مٹی سے پرند کی مورت بناتا۔ت) اور ایجاب جزئی نقیضِ سلب کلی (۲) ہے تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اَمْوَاتٌ قضیہ (۳) مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ بر تقدیر ثانی (۴) یقیناً انس وجن وملک سے کوئی مراد نہیں ہوسکتا کہ ان کیلئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، بر تقدیر اوّل (۵) قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسیٰ وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی، ورنہ "یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ" میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔

تفسیر انوار التنزیل میں ہے: (اَمْوَاتٌ) حالاً اومالاً غیر احیاءٍ بالذَّاتِ لیتناول کُلَّ معبودٍ (مردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو۔ت)

(انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) آیۃ ۲۱/۱۶ مصطفی البابی مصر، ۱/۲۷۰)

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

"فالمراد مالا حیوۃ لہ سواء کان لہ حیوۃ ثم مات کعزیر او سیموت کعیسٰی والملئکۃ علیھم السلام اولیس من شانہ الحیوۃ کالا صنام"۔

یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت، یا حیات تھی اور موت عارض (۶) ہوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسیٰ وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ (عنایۃ القاضی حاشیۃ الشھاب علی تفسیر البیضاوی آیۃ ۲۱/۱۶، دار صادر بیروت، ۵/۳۲۲)

منکرین دیکھیں کہ ان کا شبہ ہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔

۱؎ شرک کرنے والی۔

شبہ دوم:

"لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی"۔

اللہ تعالٰی یہود ونصاری پر لعنت فرمائے۔

(۔ صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷)

اقول:

" وَالْمِرْزَائِیَّۃَ لَعَنَھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا"۔

(میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)۔

اوّلًا:

اَنْبِیَـــآئِھِـمْ میں اضافت استغراق (۱) کے لئے نہیں کہ موسٰی سے یحیٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود ونصارٰی سب نے مسجد کرلیا ہو، یہ یقینا غلط ہے،

(۔صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷)

جس طرح وَقَتْلِھِمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ حَقٍّ (القرآن الکریم ۴/۱۵۵)

(انہوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا۔ت) میں اضافت ولام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے:

قال اللہ تعالٰی: "ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون"۔(القرآن الکریم ۲/۸۷)

(انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ت) اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا داخل کرلینا اِدّعائے باطل (۲) ومردود ہے، یہود کے سب انبیاء نصارٰی کے بھی انبیاء تھے، یہود ونصارٰی کا ان میں بعض قبورِ کریمہ کو (مسجد بنالینا) صدقِ حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کرکے کہ نصارٰی کے انبیاء کہاں ہیں، ان کے تو صرف

ایک عیسٰی نبی تھے ان کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو بتوفیقہ تعالٰی ہم نے ذکر کیا کہ:

"اوالمراد بالا تخاذ اعم من ان یکون ابتداعًا او اتباعًا فالیهود ابتدعت والنصارٰی اتبعت، ولا ریب ان النصارٰی تعظم قبور کثیر من الانبیاء الذین تعظمهم الیهود."

انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداً ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصارٰی بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ دارالمعرفۃ بیروت ۴۲۲/۱)

ثانیا:

امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصارٰی اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہذا صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں دربارہ قبور انبیاء تنہا یہود کا نام ہے:

ان رسول اللہ ﷺ قال قاتل اللہ الیهود اتخذوا قبور انبیائهم مساجد۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالٰی یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔ (صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۶۲/۱)

اور صحیح بخاری حدیث اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میں جہاں تنہا نصارٰی کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ:

قال رسول اللہ ﷺ اولٰئک قوم اذا مات فیهم العبد الصالح اوالرجل الصالح بنوا علٰی قبرہ مسجداً وصَوَّرُوْا فیه تلک الصُّوَر۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نصارٰی وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۶۲/۱)

ا: نئے نئے ۲: ہمسر، برابر، مستقل۔

اور صحیح مسلم حدیث جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہود و نصاریٰ دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ:

"سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجدا"۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔

ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاح (۱) ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب: النھی عن بناء المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۰۱)

ثالثاً:

اقول چالاکی بھی سمجھئے! یہ فقط قبر عیسیٰ ثابت کرتا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر (۲) ہے، قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح، اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال (۳)، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا (۴) ہوگیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۹ ۷ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب (۵) کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے،

قال اللہ تعالیٰ: **"کذبت قوم نوح ن المرسلین"۔ (القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵)۔**

(نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ت) تو اس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ (عہ) چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دو لاکھ (عہ) چوبیس ہزار ے

۱: مکمل اظہار ۲: جز کا ماننا کل کے اقرار کا عکس یعنی الٹ ہے ۳: بحث ہے: اگر دوسرے قول کو لے لیں، ۵: اگر پہلے قول کو لے لیں، ۶: لاحق۔

ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندارج کفر میں اور ترقی معکوس(۱) کر کے اسفل سافلین (۲) پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنے گھڑے کہ نصارٰی نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کر لیا، یہ صریح سپید (۳) جھوٹ ہے، نصارٰی ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اسے مسجد کر لینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدہن ملعونان)(۴) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھکنے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصارٰی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کر لیا جس کا مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ ﷺ کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی (۵) کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور:

"ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدلھم عذابا مھینا "۔(القرآن الکریم ۳۳/۵۷)

(بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ت) کی گہرائی میں پڑے الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین، کیوں، حدیث سے موت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون٥(واللہ تعالٰی اعلم) (القرآن الکریم ۶۸/۳۳)

(مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ت)

(واللہ تعالٰی اعلم) کتبہ العبد المذنب

احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد ن المصطفٰیصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم۔

۱: الٹی ترقی: دعوی باطل۔ ۱: روشن کرنا ۲: چھپے ہوئے ہیں ۳: جمع ہونا ناممکن ہے ۴: ریت کا گھر ۵: جھٹلانا

عہ: کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم والبیھقی وغیر ھم عن ابی ذرو ھؤلاء وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما منہ غفرلہ (م)

(جیسا کہ احمد ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نیز انہوں نے اور ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا منہ غفرلہ۔ت)

عہ: کما فی روایۃ علی ما فی شرح عقائد النسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیھا منہ غفرلہ (م)

(جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الحفاظ نے فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا منہ)

(۔مسند احمد بن حنبل، حدیث ابو امامۃ الباھلی، دارالفکر بیروت، ۲۶۶/۵)۔

(شرح عقائد النسفی داراشاعۃ العربیۃ قندھار، افغانستان، ص۱۰۱)۔

مفاتیح الاعلام

یوں تو قادیانیت کے رد پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں علمائے اہلسنت نے ہر دور میں مرزائیوں کا پیچھا کیا اور ان کو چاروں خانے چت کر دیا ان میں سے ہر کتاب بے مثال ہے لیکن کیونکہ ہم اس مصروفیت کے دور میں قارئین کو کم سے کم صفحات میں مرزا قادیانی دجال کے مکرو فریب سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے آپ کے سامنے شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ محمد انوار اللہ نور اللہ مرقدہٗ کی مشہور کتاب ''مفاتیح الاعلام'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

''مفاتیح الاعلام'' شیخ الاسلام کی شہرہ آفاق کتاب ''افادہ الافہام'' کی فہرست ہے جو کہ مرزا قادیانی کی کتاب ''ازالۃ الاوہام'' کے رد میں لکھی گئی ہے۔

قارئین اللہ تبارک وتعالٰی آپ کو ہمت وسعادت دے کہ آپ ''افادۃ الافہام'' پڑھیں جو کہ تقریباً ساڑھے تین سو صفحات کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب ہے رد قادیانیت میں شیخ الاسلام حافظ انوار اللہ نور اللہ مرقدہٗ کی یہ کتابیں انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کتاب کو لکھے ہوئے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے مگر آج بھی یہ کتاب رد قادیانیت پر حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔

مفاتیح الاعلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ''ازالۃ الاوہام'' ایک مبسوط کتاب ہے جس کے تقریباً ہزار صفحے ہوں گے اگر اس کا جواب لکھا جائے تو کئی جلدوں میں ہوگا تضیع اوقات کے خیال سے علماء نے اس کی طرف توجہ نہیں کی لیکن اس عاجز نے مالا یدرك كله لا يترك كله پر عمل کر کے اس کے چند ضروری اور قابل توجہ مباحث پر بحث کی ہے جس کی مضامین کی فہرست یہ ہے اور بمناسبت مقام چند فوائد زیادہ کیے گئے ہیں۔

رموز فہرست:

''ق'' قرآن شریف کے لئے۔

''ح'' حدیث شریف کے لئے۔

''م'' مرزا صاحب کے لئے۔

''ل'' ازالۃ الاوہام مؤلفہ مرزا صاحب کے لئے۔

''ی'' براہین احمدیہ مؤلفہ مرزا صاحب کے لئے۔

''ع'' عصائے موسیٰ مؤلفہ منشی الٰہی بخش صاحب کے لئے۔

''ک'' الذکر الحکیم مؤلفہ ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم کے لئے۔

''س'' مسیح الدجال مؤلفہ ڈاکٹر ممدوح کے لئے۔

''ص'' افادۃ الافہام کے حصہ اول کے صفحہ کے لئے۔

''ف'' افادۃ الافہام کے حصہ دوم کے صفحہ کے لئے۔

واضح ہو کہ منشی الٰہی بخش صاحب مؤلف عصائے موسیٰ وہ شخص ہیں کہ مدتوں مرزا صاحب کی رفاقت کر چکے ہیں اور مرزا صاحب نے ان کی تعریف ''ضرورۃ الامام'' میں اس طرح کی ہے ''بے شر

۱: الٹی ترقی ۲: جہنم کے سب سے نچلے درجے ۳: سفید ۴: لعنتیوں کے منہ میں خاک ۵: جھوٹ بولنے۔

انسان، نیک بخت، متقی، پرہیزگار ہیں'' اور فرمایا ہے کہ ''ابتداء سے ہمارا ان کی نسبت نیک گمان ہے'' اور اخیر پر یہ دعا فرمائی ہے کہ ''خدائے پاک اس کے ساتھ ہو''۔ (ع ۳۶)

اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کی نسبت مرزا صاحب ''اول المومنین'' فرمایا کرتے تھے اور ان کی نکتہ چینیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور قبول فرمایا کرتے تھے ان کے ذہن کو نہایت رسا اور فہم کو نہایت سلیم فرمایا کرتے تھے۔ (ک ۳۱)

مرزا صاحب نے ان کی تفسیر کی بھی تعریف کی کہ نکاتِ قرآنی خوب بیان کئے ہیں، نہایت عمدہ، شیریں بیان ہے، دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے، فصیح و بلیغ ہے۔ (ک ۵۴)

مرزا صاحب کے دھوکہ دینے والے اقرار و اقوال

(م) فلسفی قانون قدرت سے اوپر اور ایک قانون قدرت ہے۔ (ف ۳۴۴)

(م) نیچریوں کو خدا اور رسول کے قول کی عظمت نہیں۔ (ص ۵۲)

(م) جو بات نیچریوں کو سمجھ نہیں آتی محال کہہ دیتے ہیں۔ (ص ۱۷۲)

(م) عقل سے حکمت وقدرت الٰہی کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ (ص ۷۷)

(م) نبی ﷺ خاتم الرسل ہیں۔ (ص ۱۱)

(م) بجز خاتم المرسلین ﷺ کے کوئی ہادی و مقتدا نہیں۔ (ص ۲۸۷)

(م) محبت حضرت کی ضروری ہے۔ (ص ۱۱)

(م) وحی رسالت منقطع ہے۔ (ص ۱۰)

(م) قرآن مکمل ہے اس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ (ص ۱۰)

(م) قرآن کا ایک لفظ کم وزائد نہیں ہوسکتا۔ (ص ۱۱)

(م) قرآن کی خبر قطعی ہے۔ (ص ۴۲)

(م) بغیر قرآن کے واقعات معلوم نہیں ہوسکتے۔ (ص ۱۰۳)

(م) ہماری نجات قرآن پر موقوف ہے۔ (ی ۹۲)

(م) شریعت فرقانی مکمل اور مختتم ہے۔ (ی ۱۰۹)

(م) قرآن کی حافظ ہزارہا تفسیریں ہیں۔(ی ۱۱۰)

(م) مومن کا کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے۔(ل ۳۲۸)

(م) تفسیروں کی وجہ سے قرآن کا محرف ہونا محال ہے۔(ص ۱۱)

(م) نصوص ظاہر پر محمول ہے۔(ف ۱۱۷)

(م) نئے معنی گھڑ لینا الحاد و تحریف ہے۔(ص ۶۵)

(م) قرآن کے خلاف الہام کفر ہے۔(ص ۱۸۵)

(م) نیا الہام شریعت کا نازل ہونا محال ہے۔(ی ۱۱۱)

(م) الہام، مخالف شریعت کا حقہ ہو نہیں سکتا۔(ی ۲۳۵)

(م) کشف میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے۔(ص ۱۸۵)

(م) انجیل الہامی کتاب نہیں اسی نے لوگوں کو گمراہ کیا۔(ص ۴۸)

(م) عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر گمراہی کو نیست و نابود کر دیں گے۔(ص ۱۵)

(م) میں برخلاف تعلیم اسلام کے کسی اور نئی تعلیم پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرتا(ص ۲۸۷)

(م) سوائے مسئلہ نزول عیسیٰ کے کسی مسئلے میں مجھے اختلاف نہیں۔(ص ۳۰۹)

(م) بخاری اور مسلم کو میں مانتا ہوں۔(ف ۲۱۷)

(م) ضعیف حدیث بھی اعتبار کے قابل ہے۔(ف ۱۳۵)

(م) جو حدیث قرآن کو بسط سے بیان کرے قابل قبول ہے۔(ف ۳۴۳)

(م) سلف کی شہادتیں خلف کو ماننی پڑتی ہیں۔(ف ۱۶)

(م) امام سیوطی خود آنحضرت ﷺ سے تصحیح احادیث کر لیتے تھے۔(ف ۲۹۹)

(م) مسیح کے نزول کا عقیدہ دین کا رکن نہیں۔(ل ۱۴۸)

(م) میں تمہاری طرح کا ایک مسلمان ہوں۔(ص ۲۸۷)

(م) میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں کہتا۔(ص ۲۳۸)

(م) مسلمانوں کا مشرک ہونا محال ہے۔(ص ۱۱، ی ۱۱۰)

(م) مسلمانوں کا تنزل ممکن نہیں۔(ی ۱۱۰)

(م) جھوٹ کہنا شرک ہے۔(ی ۲۵۰)

فضائل و کمالات کے دعوے

(م) میں واصل حق ہوں وقت واحد میں روبخلق و خالق ہوں سیر الی و فی اللہ سے فارغ ہوں۔(ص ۴۴)

(م) حقائق و معارف قرآن خوب جانتا ہوں۔(ص ۵۶، ف ۱۰۲)

(م) خلیفہ ہوں، خلافت الٰہی مجھے عطا ہوئی۔(ص ۲۱، ف ۵۱)

(م) مجدد ہوں۔(ف ۵۲)

(م) آنحضرت کا نائب ہوں۔(ف ۵۲)

(م) حارث ہوں جو امام مہدی کی مدد کو نکلے گا۔(ف ۵۲)

(م) مہدی ہوں۔(ف ۵۳)

(م) امام الزماں ہوں۔(ف ۱۴)

(م) امام حسین سے مشابہت رکھتا ہوں۔(ص ۳۰۲)

(م) امام حسین سے افضل ہوں۔(ف ۵۳)

(م) صدیق اکبر سے افضل ہوں۔(ع ۱۴۷)

(م) کرشن جی ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔(ف ۵۶)

(م) مثیل آدم و نوح و یوسف و داؤد و موسیٰ و ابراہیم ہوں۔(ف ۵۳)

(م) ظلی طور پر محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں۔(ف ۵۳)

(م) معراج حضرت کا کشفی طور پر تھا ایسے کشفوں میں تجربہ کار ہوں۔(ف ۱۹)

(م) بعض نبیوں سے افضل ہوں۔(ع ۱۴۷)

(م) عیسیٰ سے بہتر ہوں۔(ف ۵۳)

(م) آنحضرت سے افضل ہونے کا بھی کنایۃً دعویٰ ہے۔(ع ۱۴۸)

(م) قرآن اٹھالیا گیا تھا ثریا سے اس کو میں نے لایا ہے۔(ف ۲۹۷)

(م) میرے مسیح ہونے کا سارا قرآن مصدّق ہے اور تمام احادیث صحیحہ شاہد ہیں۔ (ص ۲۳۷)
(م) حقیقت انسانیت پر فنا طاری ہوگئی اس لئے میں آیا ہوں۔ (ص ۷۰)
(م) میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔ (ف ۵۳)
(م) خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ (ص ۲۸۶)
(م) خدا نے قرآن میں جو فرمایا ہے مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
سو وہ رسول میں ہوں (ف ۵۳)
(م) سچی وحی مجھ پر اترتی ہے۔ (ف ۵۳)
(م) میرے معجزے انبیاء کے معجزوں سے بڑھ کر ہیں۔ (ف ۵۳)
(م) میری پیشگوئیاں نبیوں کی پیشگوئیوں سے زیادہ ہیں۔ (ف ۲۵۱)
(م) میرے معجزوں کا انکار سب نبیوں کے معجزوں کا انکار ہے۔ (ف ۲۵۱)
(م) میرا منکر کافر اور مردہ ہے۔ (ف ۵۴)
(م) میرے فعل پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ (ف ۵۵)
(م) جو میری مخالفت کرے وہ دوزخی ہے۔ (ف ۵۱)
(م) میرے منکر پر سلام نہ کرنا چاہیے۔ (ف ۲۵۱)
(م) میرے منکر کے پیچھے نماز حرام ہے۔ (ف ۲۵۱)
(م) کل مسلمان جو میرا اقرار نہیں کرتے اسلام سے خارج ہیں۔ (س ۵)
(م) میری جماعت دوسرے مسلمانوں سے رشتہ ناطہ کرے تو وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ (س ۵)
(م) میری تکذیب کی وجہ سے خدا نے طاعون بھیجا۔ (ف ۵۴)
(م) میرے امتی پر عذاب نہ ہوگا۔ (ص ۲۲)
(م) میرا امتی جنتی ہے۔ (ص ۲۲)
(م) ان کے مریدان کو خاتم الانبیاء لکھتے ہیں۔ (ص ۳۰۲)
(م) ان کے خاندان کو خاندان رسالت اور ان کی بیوی کو ام المومنین لکھتے ہیں (س ۴۱)

(م) الہام ہوا کہ ابن مریم میری اولاد میں ہے۔(ف ۵۶)

(م) الہام ہوا کہ آسمان سے اترنے والا ابن مریم میرا بیٹا ہے۔(ف ۵۶)

(م) اس فرزند کا آسمان سے اترنا اللہ کا اترنا ہے۔(ف ۵۶)

ان الہاموں کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ ابن مریم کلمۃ اللہ روح اللہ جو آسمان سے اترنے والا ہے، وہ میرا بیٹا ہے۔مرزا صاحب نے جب سے عیسویت کا دعویٰ کیا ہے اہل اسلام ان کو تنگ کرتے تھے کہ احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ موعود ابن مریم روح کلمۃ اللہ ہوں گے جس سے وہ بمقتضائے طبیعت کمال غضب میں تھے ہر چند ان کو جادوگر وغیرہ قرار دیا مگر اس سے بھی تسکین نہ ہوئی اس لئے عام طور پر کفار انبیاء کو ساحر کہا ہی کرتے تھے البتہ اب غصہ کسی قدر فرو ہوا ہوگا کیونکہ اب کھلے طور پر کہہ دیا کریں گے کہ جس عیسیٰ کو تم موعود کہتے ہو وہ میرا بیٹا ہے۔عقلاء اگر گالی بھی دیتے ہیں تو اس تدبیر سے کہ اس کو مدلل بنا دیتے ہیں دیکھ لیجئے اب اگر کوئی ان کی عیسویت نہ مان کر عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے لے تو صاف کہہ دیں گے وہ تو میرا بیٹا ہے اور اگر کسی نے کچھ کہا تو جواب آسان ہے کہ اس میں میرا کیا قصور خود تمہارے خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے اور اس کا ماننا تم پر فرض ہے اور حدیثوں کا جواب تو پہلے ہی ہو چکا کہ نبی ﷺ کو اس کشف میں غلطی ہوئی۔

(م) خدا مجھ سے قریب ہو کر باتیں کرتا ہے۔(ف ۵۳)

(م) خدا مجھ سے باتیں کرنے کے وقت منہ سے پردہ اتار دیتا ہے۔(ص ۲۹۸)

(م) خدا مجھ سے ٹھٹھے کرتا ہے۔(ص ۲۹۸)

(م) کن فیکون مجھ کو دیا گیا ہے۔(ف ۵۳)

(م) جس سے میں خوش ہوں خدا خوش ہے اور جس سے میں ناراض ہوں اس سے خدا بھی ناراض ہے۔(س ۴۵)

(م) میرے الہام دوسروں پر حجت ہیں۔(ص ۱۶۳)

بذریعہ الہام خدا نے ان سے کہا:

(م) یا ایہا المدثر۔(ص ۳۴)

(م) یرفع اللہ ذکرک۔(ص ۳۴)

(م) تیرے اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش ہوگئی۔(ص ۲۰)

(م) انا فتحنا لک فتحا مبینا۔(ص ۳۴)

(م) اعمل ماشئت یعنی جو جی چاہے کر۔(ص ۲۰)

(م) یا احمد انا اعطیناک الکوثر۔(ی ۵۱۷)

(م) لولاک لما خلقت الافلاک یعنی تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔(س ۱۱)

(م) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔(س ۱۱)

(م) تیرے دین کے آنے سے دین باطل و نابود ہوگیا۔(ص ۳۴)

(م) جو دعا تو کرے گا میں قبول کروں گا۔(ص ۲۱۵)

(م) تو میری اولاد کے ہم رتبہ ہے۔(ف ۵۳)

(م) تو اشجع الناس ہے۔(ی ۲۴۱)

(م) تیرا نام تمام ہوگا میرا نام نا تمام رہے گا۔(ی ۲۴۲)

(م) عرش پر خدا تیری حمد کرتا ہے۔(س ۱۱)

(م) وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین۔(ی ۵۰۶)

(م) ان کے خدا نے ان سے کہا کہ تمام مسلمانوں سے قطع تعلق کرو۔(ک ۹)

مرزا صاحب کے اوصاف و حالات:

مرزا صاحب کے خاندان میں حکومت رہی ہے جس کے وہ طالب ہیں۔(ص ۷)

چنانچہ مرزا صاحب کے بھائی مرزا امام الدین صاحب لال بیگوں کی امامت اور مامور من اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔(ع ۳۰۸)

نشوونما مرزا صاحب کی مذاہب باطلہ کی کتابیں دیکھنے میں ہوئی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔(ص ۹)

مرزا صاحب سید احمد خان صاحب سے بھی زیادہ عقلمند نکلے۔(ص ۸)

قرآن و اسلام کی توہین اخباروں کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔(ک ۷)

مرزا صاحب کا باطل پر ہونا انہیں کے الہام سے ثابت ہو گیا۔ (ص ۱۷۷)

خود مرزا صاحب نے اپنے مردود و ملعون و کافر و بے دین و خائن ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ (ص ۲۱۷)

قوائے شہوانیہ و غضبانیہ کے غلبے کے وقت قرآن کی مخالفت کرنا مرزائی دین میں امر مسنون ہے (ص ۲۱۷)

لکھا ہے کہ مرزائیوں میں جو پہلے آوارہ، بدچلن، رنڈی باز، راشی تھے اب بھی ویسے ہی ہیں فیضان صحبت کچھ بھی نہیں۔ (ک ۳۰)

مرزائیوں میں بجائے پرستش باری تعالیٰ کے گویا مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی اور تسبیح و تقدیس و تحمید و تمجید قریب مفقود ہو گئی۔ (ک ۱)

عام طور پر مرزائیوں کا یہ مذاق ہو گیا ہے کہ مسیح آیا اور مسیح مر گیا یہاں تک کہ ایک صاحب نے تو صاف کہہ دیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے۔ (ک ۲۵)

اس شرک کے معنی یہ تو نہیں ہو سکتے کہ خدا کے ساتھ ان کو شریک کرنا ہے اس لئے کہ ان کا ذکر نہ ہونا تو عین توحید الٰہی ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ ان کے حمد مقام میں خدا کی حمد مرزا صاحب کی توحید میں فرق ڈالنے والی ہے جو عین شرک ہے حضرات کیا اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ مرزا صاحب کون ہیں؟

لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے مشرکانہ الہام یا تو کثرت مشک و عنبر و سٹرکنیا و دیگر محرکات و مفرعات کا نتیجہ ہے جو آپ ہمیشہ بکثرت استعمال کرتے رہتے ہیں یا مرض ہسٹریا کا نتیجہ ہے جس میں آپ مدت سے مبتلا ہیں کیونکہ اس مرض سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ (ک ۵۱)

یہ ڈاکٹر صاحب کی تشخیص ہے اور علماء کی تشخیص یہ ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ۔

خلاف بیانی:

مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ چار سو نبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ سو اس کا غلط ہونا تورات وغیرہ سے ثابت ہو گیا کہ وہ بت پرست اور مندروں کے پجاری تھے۔ (ع ۲۳۷)

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے ہاتھ پر آنحضرت ﷺ نے خواب میں بیعت کی۔ حالانکہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ (ع ۳۵۷)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو مجدد سرہندی کے طفیل سے خلیل اللہ کا مرتبہ ملا۔ حالانکہ مجدد صاحب تصریح کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ کی کمال متابعت سے کمال حاصل ہوا اور حضرت ﷺ کے خادم سے بڑھ کر اپنے کو کوئی رتبہ حاصل نہیں۔ (ع ۳۵۷)

الہام بیان کیا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا پھر جب وہاں کے چوہڑوں میں طاعون کی کثرت ہوئی تو اس سے انکار کر گئے۔ (ص ۲۲۳)

قسم کھا کر کہا کہ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح کسی دوسرے سے ہو جائے تو تین سال کے اندر اس کا شوہر اور باپ مر جائیں گے حالانکہ دوسرے کے ساتھ نکاح بھی ہوا اور سالہا سال سے وہ خوش وخرم ہیں۔ (ص ۲۰۵)

لکھا ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر مرے اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ کشمیر میں آ کر مرے ان دونوں میں سے ایک بات ضرور خلاف واقع ہے بلکہ دونوں۔ (ص ۲۸۰)

موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی درمیانی مدت چودہ سو سال لکھا ہے حالانکہ سولہ سو سترہ سال ہے۔ (ف ۳۵)

ان کا دعویٰ ہے کہ میرے سوا کسی مسلمان نے مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا حالانکہ کرمیتہ یہ دعویٰ کر چکا ہے۔ (ف ۵۴۰)

اپنی نشانی قرار دی کہ حج بند ہو گیا حالانکہ کسی سال بند نہیں ہوا۔ (ع ۳۹۴)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں ایک پیشگوئی بھی ثابت نہ کر سکے جس سے ظاہر ہے کہ پیشگوئیوں کے وقوع کے کل دعوے خلاف واقع ہوں۔ (ف ۲۴۹)

ان کے سوائے اور بہت ہیں چنانچہ منجملہ ان کے چند صفحات ذیل میں مذکور ہیں۔

(ف ۴۷، ف ۸۲، ف ۱۰۷، ف ۱۲۲، ف ۱۴۴، ف ۱۶۹، ف ۲۹، ف ۳۱۸، ص ۱۸۱، ص ۱۸۲)

اشتہار میں غلط مشتہر کیا کہ محمد حسین صاحب نے اپنی نسبت جو فتویٰ لکھا تھا اس کو منسوخ کیا۔ (ص ۲۱۴)

اشتہار دیا کہ براہین احمدیہ کے تین سو جزو تیار ہیں چنانچہ اس کی پیشگی قیمت بھی وصول کر لی اور تخمیناً پینتیس جزو چھاپ کر ختم کر دیا۔ (ف ۴۰)

ایک مقدمہ ان پر دائر ہوا اس میں اپنی براءت کے لئے غلط بیانات وخلاف واقعات چھپوا کر پیش کیے جس میں بعض پیشگوئیوں مشتہرہ وزبانی سے بھی انکار فرمایا۔ (ع ۲۶۱)

انہوں نے کشف الغطا میں لکھا ہے کہ انیس (۱۹) سال سے سرکار گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہوں پھر آٹھ مہینے کے بعد ستارہ قیصر میں چھاپ دیا کہ تیس سال سے خدمت کر رہا ہوں۔ (ع ۴۷)

آتھم کے معاملے میں سر اجلاس عدالت میں اپنی خلاف بیانی کا اقرار کرلیا۔ (ص ۱۸۹)

اس کے بعد ان کے وہ قول بھی ملاحظہ ہوں جو فرماتے ہیں کہ جھوٹ شرک ہے۔

قسمیں:

قسم کھائی کہ اب کسی سے مباحثہ نہ کریں گے اس کے بعد اعلان کر دیا کہ علماء مباحثہ کے لئے آئیں اور جب آئے تو گریز کیا۔ (ص ۲۳۴)

(م) کہا کہ پندرہ مہینے میں مسٹر آتھم مرے گا اور جہنم میں ڈالا جائے گا خدا کی قسم کہ اللہ جل شانہٗ ایسا ہی کرے گا پھر وہ مدت گزر گئی اور وہ نہ مرا۔ (ص ۱۶۶)

(م) خدائے تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اور اگر دوسرے سے ہوا تو تین سال کے اندر اس کا شوہر اور باپ مرجائے گا۔ حالانکہ نکاح ہو کر پندرہ سولہ سال ہو گئے اور اب تک شوہر زندہ اپنی زوجہ کے ساتھ خوش وخرم ہے۔ (ص ۲۰۵، ۹۴)

(م) خدایا میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ اگر تین سال میں کوئی ایسا نشان تو نہ دکھلائے جو انسان کے ہاتھوں سے بالاتر ہو تو میں اپنے آپ کو مردود وملعون کافر بے دین اور خائن سمجھ لوں گا پھر باوجود یہ کہ کوئی ایسا نشان ظاہر نہ ہو مگر اب تک وہ اپنے کو ملعون وکافر وغیرہ نہیں سمجھتے۔ (ص ۲۱۷)

(م) حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں مگر ضرورت کے وقت ایک بھی اثر ندارد۔ (ع ۲۹۱)

مہدی کی حدیث اپنے پر منطبق کرنے کی غرض سے حاضرین جلسہ کی فہرست مرتب کر

کے بھی وزیادتی تین سو تیرہ (۳۱۳) نام کی تکمیل فرضی طور پر کردی۔ (س ۱۹)

فرماتے ہیں مجھے دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے مقابلہ پڑتا ہے اس لئے اخلاقی قوت اعلیٰ درجہ کی دی۔ (س ۲۰)

اس کے بعد فہرست ان کی گالیوں کی بھی عصائے موسیٰ پڑھ لیجئے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی تفسیر کی غایت درجہ کی تعریفیں اخباروں میں چھپوائیں۔ (ک ۵۲، س ۱۹)

اب اسی تفسیر کی نسبت اخبار میں شائع فرماتے ہیں کہ میں نے اس تفسیر کو کبھی نہیں پڑھا۔ (س ۲۰)

الھام:

الہام ہوا کہ وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ حضرت مسیح نہایت جلالت کے ساتھ دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست و نابود کردیں گے اس کے بعد جب منظور ہوا کہ ان کے آنے کا جھگڑا ہی مٹا دیا جائے اور مسیح موعود خود بن جائیں تو کہہ دیا کہ خدا نے مجھے بھیجا اور خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ موقع موقع پر الہام بنا لیا کرتے ہیں (ص ۱۴، ۲۶۸)

الہام فبشرتی ربی بموتہ فی ست سنۃ۔ یہ الہامی عبارت غلط ہے اس لئے وہ الہام رحمانی نہیں ہو سکتا۔ (ص ۱۹۱)

الہام ہوا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا اور ہوا یہ کہ طاعون سے قادیان ویران ہو گیا (ص ۲۲۳)

الہام ہوا کہ اول لڑکا ہوگا جس کا حلیہ بھی بیان کیا گیا تھا لیکن لڑکی ہوئی۔ (ع ۴۰)

الہام پر بشیر موعود کی بشارتیں اشتہاروں میں چھپوائی گئیں اور بہت سا روپیہ مہد وغیرہ بنوانے کے لئے بھی منظور کیا گیا۔ لیکن بغیر تکمیل بشارتوں کے اس کا انتقال ہو گیا۔ (ع ۴۱)

کل پیشگوئیوں کا ابطال مولوی ثناء اللہ صاحب نے کردیا جس کا مفصل حال رسالہ الہامات مرزا میں مذکور ہے۔

قل یا ایھا الکفار والا الہام جھوٹا ہے اس لئے خود فرماتے ہیں کہ میں مخالفین کو کاذب نہیں سمجھتا۔ (ص ۲۴۵، ۲۳۸)

(م) مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو میرے مقابلے میں کھڑا ہو وہ ذلیل اور شرمندہ ہوگا مگر مسٹر آتھم کے

مقابلے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب ہی ذلیل ہوئے۔ (ف ۸۳، ص ۱۶۸)

میاں عبدالحق کے مقابلے میں مباہلے کے وقت بھی مرزا صاحب ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۸)

مرزا احمد بیگ صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۱۹۴)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۱۴)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۲۶)

مولوی عبدالمجید صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۷)

علمائے ندوہ کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۵)

مسٹر کلارک کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۱۸۱)

پیر مہر علی شاہ صاحب کے مقابلے میں نہ آنے سے بھی ذلیل ہوئے۔ (ع ۴۱۷)

مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے اعلان دیا کہ مرزا صاحب مع تیس ہزار حواریین دعا کریں کہ عبدالکریم (جو مرزا صاحب کے اعلیٰ درجے کے مؤید اور دوست ہیں) ان کی ایک آنکھ اور ٹانگ صحیح ہو جائے۔ اور ہم دعا کریں گے کہ اس کو تا حین حیات خدا کانا اور لنگڑا ہی رکھے اور ہم چالیس روز پیشتر ہی پیشگوئی کرتے ہیں کہ وہ ایسا ہی رہے گا اس موقع میں بھی مرزا صاحب کو سخت ذلت ہوئی کہ وہ لنگڑے اور کانے ہی رہے۔ (ع ۴۱۵)

حالانکہ ازالۃ الاوہام صفحہ ۸۱۱ میں لکھا ہے کہ دعائیں اپنی اسی کے حق میں قبول ہوئی ہیں جو غایت درجے کا دوست ہو۔

والد مولوی محمد حسین کی میعاد موت ایک سال ٹھہرائی تھی وہ غلط ثابت ہوئی۔ (ع ۴۱۶)

اشتہار دیا کہ اس سال بارش ہوگی اگر بارش نہ ہوگی تو ہمارے مریدوں پر رحمت نازل ہوگی اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ بارش کا خوب امساک ہوا اور مریدوں پر رحمت یہ ہوئی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی نوٹس پر رات بھر اشتہار مرہم عیسیٰ کو بازاروں گلیوں کوچوں سے اتارنے میں حیران و سرگرداں رہے۔ (ع ۳۷۸)

پیر سید مہر علی شاہ صاحب اور علمائے ندوہ وغیرہم کے مقابلے میں نہ آنے اور گریز کر

جانے سے ثابت ہوا کہ الہام سنلقی فی قلوبھم الرعب یعنی خدا نے ان سے کہا کہ ان لوگوں کے دلوں میں ہم رعب ڈالدیں گے جھوٹا ثابت ہوا اور نیز اشجع الناس والا الہام بھی جھوٹا ہو گیا۔(ل ۱۹۳)

آتھم وغیرہ کے مقابلے میں ذلیل ہونے سے ثابت ہوا کہ الہام ینصرک اللّٰہ فی مواطن یعنی اللہ تیری مدد کرے گا ہر مقام میں، جھوٹا ہے۔(ل ۱۹۶)

(م) الہام ہوا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بھاری جماعت ہیں یہ لوگ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اب تک اس کا ظہور نہ ہوا مخالفین کے حملے تو روز افزوں ہیں خود مرزا صاحب ہی کی جماعت کے بعض افراد مثل ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ان کے مقابل میں ہو کر حملے پر حملے کر رہے ہیں جن کا جواب وہ دے نہیں سکتے اور آئندہ بھی اس کے ظہور کی توقع نہیں اس لئے کہ اب تو وہ زمانہ آ گیا ہے کہ یاس کے الہامات ہونے لگے ہیں۔(ل ۶۳۴)

اسی طرح اس الہام کے سچے ہونے کا بھی موقع گزر گیا ہم عنقریب نشانیاں دکھلائیں گے حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔(ل ۶۳۳)

الہام ہوا کہ عنموائیل اور بشیر نام اپنے گھر لڑکا پیدا ہو گا سخت ذہین اور فہیم ہو گا علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا صاحب شوکت و دولت ہو گا، قومیں اس سے برکت پائیں گی اور خواتین مبارکہ سے نسل بہت ہوگی پھر خوشخبری شائع کی کہ وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا ہے اور اس کے عقیقے میں ضرورت سے زیادہ دھوم دھام ہوئی مگر وہ سب پیشگوئیاں رکھی رہیں اور طفولیت ہی میں اپنے ناشاد پدر بزرگوار کو وہ داغ لگا گئے۔(س ۲۴)

مرزا صاحب نے ۱۸۹۸ء میں پیشگوئی کی جس کا ماحصل یہ کہ ۱۹۰۰ء میں طاعون پنجاب میں پھیلے گا مگر مرزا صاحب کی تخمین میں خوبصورت پیشگوئی تھی خطا ہوئی اور اس کے بعد دو سال تک ملک میں امن رہا۔(س ۳۵)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے نکاح کے باب میں الہام جھوٹا ثابت ہوا۔(۲۰۱)

دعا:

ابھی معلوم ہوا کہ مولوی عبدالحق صاحب ہی کی دعا عبدالکریم صاحب کے کانے اور لنگڑے رہنے کے باب میں قبول اور مرزا صاحب کی دعا قبول نہیں ہوئی۔

سید امیر شاہ صاحب رسالدار میجر کو مرزا صاحب نے عہد نامہ لکھ دیا کہ ایک سال میں ان کو فرزند ہونے کے لئے دعا کروں گا اگر اس مدت میں نہ ہوا تو میری نسبت جس طور کا بد اعتقاد چاہیں اختیار کریں اور پانسو روپے بھی دعا کرنے کے واسطے وصول کر لئے اور سال بھر کمال جدوجہد سے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔ (ص ۴۱)

بشیر فرزند کی صحت کے لئے کئی اقسام کی دوائیں اور بے حد دعائیں کی گئیں مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ (ص ۱۹۹)

آتھم والی دعا میں مرزا صاحب کے ساتھ تمام جماعت مریدین بھی مصروف رہی مگر قبول نہ ہوئی اور آتھم ہی کی دعا قبول ہو گئی۔ (ص ۱۹۹)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے نکاح کے باب میں ہزار ہا مریدوں سے مسجدوں میں دعائیں کرائیں تو خود بدولت کی اضطراری دعاؤں کا کیا حال ہو گا مگر کوئی قبول نہیں ہوئی۔ (ص ۱۹۵)

عبدالکریم صاحب کی آنکھ اور ٹانگ درست نہ ہونے کے باب میں مولوی عبدالحق صاحب ہی کی دعا قبول ہوئی اور باوجود تحدی کے مرزا صاحب کی دعا قبول نہ ہوئی۔

پیر سید مہر علی صاحب کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی کہ اگر ایک ہفتے میں اپنے قصور کی معافی نہ چاہی اور چھپوانے کے لئے خط نہ بھیجا تو پھر آسمان پر میرا اور ان کا مقدمہ دائر ہو گا مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور ان کا کچھ نقصان بھی نہ ہوا۔ (ص ۴۳۶)

مرزا صاحب سرکار کی جانب سے روک دیئے گئے کہ کسی پر بددعا نہ کریں دعا کر کے اس مزاحمت کو بھی نہیں اٹھا سکتے۔ (ص ۲۱۵)

جن جن مقابلوں اور معرکوں میں مرزا صاحب کو ذلتیں ہوئیں ان کا سبب یہی ہے کہ

ان کی دعائیں ضرورت کے وقت قبول نہیں ہوتیں اور خدائے تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ ذلیل ہو اس موقع میں ان کا وہ دعویٰ بھی پیش نظر رہے کہ خدا ان سے بے پردہ ہو کر باتیں اور ٹھٹے کرتا ہے اور بارہا کہا کہ ہر دعا تیری میں قبول کروں گا۔

تدیّن:

اپنی غرضیں پوری کرنے کی غرض سے قرآن کی آیتوں میں تعارض پیدا کرتے ہیں (ف ۲۸۳۔۲۹۵)

قیامت کا انکار۔(ف ۲۵۲)

باوجود فرض ہونے کے اب تک حج کو نہیں گئے۔(س ۱۷)

زکوٰۃ کا مال اپنی کتابوں کی قیمت میں لئے ہوں لوگوں کے مال میں اقسام کی بدعنوانیاں بعض مریدین نے حج فرض کو جانے کا مشورہ لیا خیال دیکھ کر کہہ دیا کہ مناسب نہیں۔(ع ۲۳۲)

اپنی اہلیہ ثانیہ کی خاطر سے شرعی وارثوں کو محروم الارث کرنے کی غرض سے جائیداد کو اہلیہ ہی کے پاس رہن رکھا۔(ع ۲۳۲)

زیور طلائی مردوں کو پہننے کی اجازت۔(ع ۳۱)

تقویت اعصاب وغیرہ کے لئے انگریزی وہ دوائیں کھاتے جن میں شراب ہوتی ہے (ع ۴۴۴)

پہلی اولاد دو پسران کو بلا دلیل شرعی عاق کر کے محروم الارث کر دیا۔(ص ۲۰۰)

اپنی خواہش نفسانی پوری کرنے کی غرض سے خدا کی طرف سے جھوٹا پیام پہنچا دیا۔(ص ۱۹۴)

اپنی بیوی کی خاطر خدا کی مخالفت۔(ص)

وعدہ خلافی:

پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی کہ مباحثے کے لئے چالیس علماء کے ساتھ جن کے نام بھی لکھے تھے لاہور میں آئیں اگر میں حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤں۔ شاہ صاحب تو بحسب دعوت مع علماء لاہور تشریف لائے مگر مرزا صاحب نے پہلوتہی کی آخر بذریعہ اشتہارات ان کو اطلاع دی گئی مگر اس پر بھی صدائے برنخاست جب کئی روز کی اقامت کے بعد شاہ صاحب واپس تشریف لے گئے تو مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ شاہ صاحب نے چال بازی کی۔(ع ۴۱۷)

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ کوئی شخص ایسا مفتری علی اللہ دکھائے جس نے تیئیس (۲۳) سال کی مہلت پائی ہو تو ہم اسکو پانچ سو روپیہ انعام دیں گے اس پر حافظ محمد یوسف صاحب نے ایک فہرست پیش کی مگر ایفا ندارد۔(ف ۱۱۱)

سراج منیر وغیرہ رسالہ وغیرہ چھاپنے کا وعدہ کیا مگر ایفا ندارد۔(ف ۴۱)

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ اگر علماء قادیان کے قریب مباحثہ کے لئے ایک مجلس مقرر کریں تو قرآن وحدیث وعقل وآسمانی تائیدات اور خوارق وکرامت کی رو سے میں ان کو اس قاعدے سے اپنی شناخت کرادوں گا جو سچے نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے مگر جب علمائے ندوہ نے مباحثہ کے لئے خط لکھا تو جواب ندارد۔(ص ۲۳۴_۲۳۵)

براہین احمدیہ کی نسبت وعدہ کیا کہ اس سے مجادلات کا خاتمہ ہو جائے گا مگر یہ وعدہ بھی غلط ثابت ہوا (ص ۱۰)

مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت دی کہ اگر قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی ثابت کریں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے دوں گا جب وہ قادیان گئے تو خوب مغلظات سنائیں اور مناظرے کی نوبت ہی نہ آنے دی۔(ص ۲۲۶)

وعدہ کیا کہ اگر آتھم پندرہ مہینے میں نہ مرے تو میرا منہ کالا کیا جائے اور میرے گلے میں رسا ڈالا جائے اور مجھ کو پھانسی دی جائے باوجودیکہ اس مدت کے بعد بھی وہ زندہ رہا مگر انہوں نے منہ کالا کرنے کی اجازت نہ دی۔(ص ۱۶۷)

فتنہ انگیزی:

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ **والفتنة اشد من القتل** یعنی فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

مرزا صاحب ضرورۃ الامام میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ **اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم** اس کی رو سے انگریز ہمارے اولی الامر میں داخل ہیں اس لئے میری یہ نصیحت اپنی جماعت کو بھی ہے کہ دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں اس کے بعد مسلمان کی جھوٹی شکایت کرتے ہیں کہ مسلمان انگریزوں کے برخلاف بغاوت کی کھچڑی پکاتے رہتے ہیں۔(ع ۲۶۷)

مرزا صاحب ستارہ قیصر میں لکھتے ہیں کہ دو عیب اور غلطیاں مسلمانوں میں ہیں ایک تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا رکن سمجھتے ہیں دوسرا خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں بداندیشی ہے میرا گروہ خطرناک وحشیانہ عقیدہ چھوڑ کر ایک سچا خیر خواہ گورنمنٹ کا بن گیا مقصود یہ کہ سب مسلمان گورنمنٹ کے بدخواہ ہیں ان کو سزا دی جائے۔(ع ۴۳ے)

مرزا صاحب تمام مسلمانوں کو آئے دن اپنی طرف سے خونی مہدی اور خونی مسیح کا منتظر ٹھہرا کر اور صرف خود اور جماعت چند مریدین کو خیر خواہ سرکار قرار دے کر دوسرے تمام مسلمانوں کو بگاڑنے اور سزا دلانے کے لئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں۔(ع ۲۲۶)

غدر کے واقعہ میں جو بے رحمیاں اور ظلم ہوئے ان کا فوٹو کھینچ کر پیش کر دیا اور علمائے اسلام کے ذمہ یہ الزام لگا دیا کہ یہ سب کچھ ان کے فتوؤں سے ہوا۔(ف ۴۲ے)

اخلاقی حالت:

کیسی ہی ذلت کی صفت ہو جب وہ مرزا صاحب میں آتی ہے تو قابل افتخار ہو جاتی ہے چنانچہ زمینداری کی انہوں نے ذلت بیان کی اور اسی کو اپنے لئے باعث افتخار و تکبر قرار دیا۔(ص ۲۱۲)

اپنی بیوی کی خاطر قطع رحمی کی پہلی اولاد کو عاق کر دیا۔(ص ۲۰۰)

پیرانہ سری میں ایک لڑکی سے نکاح کرنے کی غرض سے جھوٹ کہا۔ خدا پر افتراء کیا۔ جھوٹی قسم کھائی الہام بنالیا بے گناہ بہو کو طلاق بدعی دلانے کی کوشش کی فرزند کو محروم الارث کر دیا قطع رحمی کی۔(ص ۲۰۹)

کسی کے مقابلے میں مغلوب ہو کر شرمندہ ہوتے ہیں اور خصم پر غصہ نہیں نکال سکتے تو تماشہ بینوں کو گالیاں دینے لگتے ہیں جیسا کہ آتھم کے واقعہ سے ظاہر ہے۔(ص ۱۷۴)

علماء و مشائخین کو گالیاں دینے میں مرزا صاحب کو ایسی مشاقی ہو گئی ہے کہ ہر وقت نئی تراش و خراش ہوتی رہتی ہے مثلاً اندھیرے کے کیڑو، جھوٹ کا گوہ کھایا، رئیس الدجالین، ذریت شیطان، معتب الکلب، مغول الاغوال، کھوپڑی میں کیڑا، مرے ہوئے کیڑے، لومڑی

،ہامان،الھالکین،علیھم فعال لعن اللّٰہ الف الف مرۃ اور خنزیر، کتے، حرام زادہ، ولد الحرام، اوباش، چوہڑے، چمار، زندیق، ملعون وغیرہ تو معمولی الفاظ بے تکلف اور بے اختیار نکل آتے ہیں جیسا کہ عصائے موسیٰ اور مسیح الدجال سے ظاہر ہے۔

مرزا صاحب کو حق تعالیٰ نے بذریعہ الہام فرمایا انا زوّجنٰکھا یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا مگر مرزا سلطان محمد صاحب اس لڑکی کو نکاح کر کے لے گئے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب تک ان کے بطن سے گیارہ بچے بھی ہو چکے ہیں۔ (ص ۲۹)

مرزا صاحب کو چونکہ آنحضرت ﷺ کی مثلیت کا دعویٰ ہے چنانچہ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین وغیرہ فضائل کے بھی الہام ان کو ہو گئے ہیں اس لئے یہ الہام بھی ہوا جیسا کہ آنحضرت ﷺ پر زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے بارے میں یہ وحی ہوئی تھی زوّجنٰکھا جو من یقنت کے دوسرے رکوع میں ہے یعنی حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا کہ ہم نے زینب کا نکاح تم سے کر دیا چنانچہ اسی وحی کی بناء پر آنحضرت ﷺ بغیر اطلاع کے ان کے مکان میں تشریف لے گئے اور وہی نکاح کافی سمجھا گیا اور پیام اور ایجاب وقبول اور گواہوں کی ضرورت نہ ہوئی کیوں نہ ہو جب خدائے تعالیٰ خود نکاح کر دے تو اس کے تصرّف کے مقابلے میں کس کا تصرف نافذ ہو سکتا ہے مگر یہاں معاملہ بالعکس ہو گیا اب یہاں حیرانی یہ ہے کہ مرزا صاحب کا الہام تو بالکل یقینی ہے جس میں ان کو ذرہ بھی شک نہیں اور قرآن کے مطابق انکا نکاح صحیح بھی ہو گیا جس کی وجہ سے وہ مرزا صاحب کی اعلیٰ درجہ کی منکوحہ کہلائیں اور مشاہدہ ہے کہ کیسا ہی غریب آدمی ہو اگر کوئی اس کی جورو کو لیجائے تو کچھ نہیں تو سرکار میں وہ ضرور دعویٰ کرے گا مگر مرزا صاحب نے طلب زوجہ کا دعویٰ بھی نہ کیا یہاں تک کہ گیارہ بچے اس بیوی کے ہو گئے اگر سرکار میں یہ دعویٰ کیا جاتا تو ضرور کامیابی ہوتی کیونکہ الہام مرزا صاحب کا خود دوسروں پر حجت ہے پھر افراد امت نے ضرور شور مچایا ہوگا کہ ام المومنین کو ہم کسی جابر غاصب کے قبضے میں ہرگز دیکھ نہیں سکتے اس پر بھی مرزا صاحب راضی برضا ہو کر اغماض۔ حلم وتدبر وخوش خلقی کو کام فرمایا۔ پھر مرزا صاحب ازالہ حیثیت عرفی کے دعوے بھی علماء پر کیا کرتے ہیں آخر یہ ازالہ بھی اس سے کم نہیں کیونکہ یہ تو ملک کا

ازالہ تھا بہر حال جب ہم اس واقعے کے دونوں پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو عجیب پریشانی ہوتی ہے مگر جب عامعن نظر سے دیکھتے ہیں تو یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے جو صاحب عصائے موسیٰ نے لکھا ہے کہ ضعف و ناتوانی کی یہ حالت ہے کہ ان میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ اپنی منکوحہ آسمانی پر قبضہ کر سکیں۔(ص ۳۶۸)

اس لئے ان کا اشجع الناس ہونا الہام سے ثابت ہے کہ گو وہ کیسا ہی ہو آخر الہام ہے کسی مناسبت سے ہوا ہوگا اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی شجیع اس قسم کا عار گوارا کرے اس لئے ہم یقیناً کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے صرف کسی مصلحت سے وہ الہام بنا لیا تھا اگر کسی کو اس میں کلام ہو تو مرزا صاحب کو قسم دیکر پوچھ لو کہ کیا زوجنکہا کہہ کر خدا نے ان بیوی کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا تھا وہ ہرگز قسم نہ کھا سکیں گے۔ اس سے یہ بات بداہتاً ثابت ہے کہ مرزا صاحب ہر موقع میں الہام بنا لیا کرتے ہیں مرزا صاحب جس وقت اپنی فراغت سے آبیٹھتے ہیں تو سوائے خودستائی خودنمائی تکفیر عالم اور عالمگیر سب وشتم کے کچھ اور گفتگو ہی نہیں ہوتی۔(ص ۱۵)

ڈاکٹر صاحب نے نظائر پیش کر کے لکھا ہے کہ یہاں تک تو یہ صاف طور پر ثابت ہو چکا کہ مرزا صاحب سخت عیار مسرف، کذاب، خائن، آرام پسند، شکم پرور، بدفہم، بدعقل، تنگ ظرف، بے حیا، مغلوب الغضب، متکبر، خود پسند، خودستا، شیخی باز، بدچلن، سنگدل، فحش گو، اور بدظن انسان ہیں۔(ص ۴۱)

خود حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب سے کہہ دیا کہ یہ لوگ یہاں آکر بجائے درست ہونے کے زیادہ خراب ہو جاتے ہیں اور آپس میں ذرا بھی پاس اور لحاظ نہیں رکھتے ہیں لہٰذا یہ سالانہ جلسہ بند کیجئے اور مریدوں کا اس طرح جمع ہونا بند فرمائے۔(ص ۴۲)

حکیم الامت کی گواہی سے مرزا صاحب کی صحبت کا اثر معلوم ہوا کہ لوگ زیادہ خراب ہوتے ہیں ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم صاحب نے اپنی بیویوں اور تمام متعلقین کے کھانے پینے میں کمی کر کے اپنی ذاتی آمدنی سے ہزار روپے مرزا صاحب کی تائید میں خرچ کئے اور مقروض ہوئے جس کو خود مرزا صاحب اول المومنین فرمایا کرتے تھے لیکن جب بعض اصلاحات ضروری کی انہوں

نے تحریک کی تو اس قدر بگڑے کے خدا کی پناہ۔ (ک ۳۱)

دنیا داری:

زمینداروں اور کھیتی کرنے والوں میں ہونے کا افتخار۔ (ص ۲۱۲)

امیرانہ بلکہ شاہانہ خوراک لباس وفرش وفروش ومکانات وباغات جائیداد زیورر کھتے ہیں اور عیش وعشرت میں مستغرق ہیں۔ (ف ۳۷)

اپنی اور اپنے اہل بیت کی تصویریں بیچ کر روپیہ حاصل کرنا اور اقسام کے چندے ماہواری اور موت وغیر معمولی وغیرہ میں مستغرق ہیں۔ (ف ۳۷)

مرزا صاحب کی حالت دنیاداری نے ان کے اس الہام کو باطل کر دیا۔ کن فی الدنیا کانك غریب اور عابر سبیل اگر خدا نے ان سے کہا تھا تو بے خان ومان مثل عیسیٰ کے رہتے۔ (ی ۲۴۲)

طرح طرح کے چندوں کا بار مریدوں کی حیثیت سے بڑھ کر ان پر ڈالا جاتا ہے اور ان غریبوں کے خون سے کیوڑہ، عنبر، مشک، بید مشک، مفرحات ومقویات کی بھرمار رہتی ہے بیوی سونے کے زیورات سے لدگئی مکانات وسیع ہو گئے قورما پلاؤ بافراط کھایا جاتا ہے اور حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے وہ جماعت سے خارج کیا جائے گا۔ (س ۴۲)

چندے وغیرہ کا روپیہ قوم سے لے کر بیوی صاحبہ کے سپرد کر دیتے ہیں پھر نہ اس کا حساب نہ نگرانی۔ (ر ۲۹)

تدابیر

عام کامیابیوں کی تدابیر:

براہین احمدیہ میں بمقابلہ آریہ وغیرہ وحی کی ضرورت ثابت کی۔ (ی ۸۴)

وحی منقطع نہیں کیونکہ وحی اور الہام ایک ہیں اور الہام منقطع نہیں۔ (ص ۱۶۲ ی ۲۱۵)

الہام قطعی اور یقینی ہے۔ (ص ۱۶۳)

الہام دوسروں پر حجت ہے۔(ص ۱۶۳)

ہمارا دعویٰ الہام سے پیدا ہوا۔(ص ۱۶۲)

ہر شخص کو حسن ظن کی ضرورت ہے۔(ی ۱۰۶)

(م) الہام اور کشف کو سن کر چپ ہونا چاہیے۔(ص ۲۸۸)

الہام الٰہی و کشف صحیح ہمارا موید ہے۔(ص ۲۸۸)

اس زمانے میں نبی کی ضرورت ثابت کرنے کی تدبیر:

جب دل مردہ ہو جائیں اور ہر کسی کو جیفہ دنیا ہی پیارا دکھائی دیتا ہے اور ہر طرف سے روحانی موت کی زہرناک ہوا چل رہی ہو تو ایسے وقت خدا کا نبی ظہور فرماتا ہے۔(ی ۵۳۴،۵۳۵)

جب یہ ظلمت اپنے اس انتہائی نقطے تک پہنچ جاتی ہے جو اس کے لئے مقرر ہے تو صاحب نور اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے۔(ی ۵۳۹)

خلاصہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کے ظہور کے وقت ایسی ظلماتی حالت پر زمانہ آچکا تھا جو حق تعالیٰ فرماتا ہے **هو الذی یصلی علیکم وملائکته لیخرجکم من الظلمات الی النور**۔(ی ۵۴۰)

اس وقت بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال و متاع کے اور کچھ ان کا مقصود نہیں رہا تھا۔(ی ۵۴۹) (جیسا کہ مرزا صاحب کے حالات موجودہ سے ظاہر ہے)۔

اسی طرح جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے اور لوگ راہ راست پر قائم نہیں رہتے تو اس حالت میں بھی وہ ضرور اپنی طرف کسی کو مشرف بوحی کر کے اور اپنے نور خاص کی روشنی عطا فرما کر ضلالت کی تاریکی کو اس کے ذریعے سے اٹھاتا ہے۔(ی ۵۵۴)

ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا خدائے تعالیٰ کی عادت ہے۔(ی ۵۵۶)

اس کے بعد مرزا صاحب نے کوشش کر کے اپنے زمانے کو اس زمانے کا مشابہ اور مثیل ثابت کیا جس میں آنحضرت ﷺ کے نبی ہونے کی ضرورت ہوئی تھی چنانچہ فرماتے ہیں اس زمانے میں ظلمت عامہ اور تامہ پھیل گئی ہے۔(ف ۷۱)

مگر اس کے دیکھنے کی ہر آنکھ میں صلاحیت نہیں چشم خفاش چاہیے مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی کہ بجز بد چلن اور فسق و فجور کے ان کو کچھ یاد نہیں۔ (ف ۷۲)

جس طرح یہود کے دلوں سے توریت کا مغز او وطن اٹھایا گیا تھا اسی طرح قرآن کا مغز او وطن مسلمانوں کے دلوں سے اٹھایا گیا۔ (ل ۶۹۲)

خدا نے قرآن میں فرمایا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام اٹھایا جائے گا۔ (ف ۷۲)

قرآن زمین پر سے اٹھالیا گیا۔ (ف ۷۲)

اس موقع پر مرزا صاحب کو ان سب باتوں کے بھولنے کی بھی ضرورت ہوئی جو براہین میں لکھا تھا کہ شریعت فرقانی مکمل و مختتم ہے۔ قرآن کی ہزار ہا تفسیریں حافظ ہیں مسلمانوں کا تزلزل ممکن نہیں ۔وغیر ذالك۔

نبی بننے کی تدبیر:

الہام ہوا هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔ (ل ۱۹۲)

یعنی خدا نے ان سے کہا کہ اللہ ہی نے اپنے رسول (غلام احمد قادیانی) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ تمام دینوں کو اس پر غالب کر دے اور الہام ہوا قل جاء کم نور من الله فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین۔ (ل ۱۹۳)

یعنی خدا نے ان سے کہا کہ کہہ دے (اے غلام احمد) کہ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا سو تم اگر مسلمان ہو تو اس کا انکار مت کرو اور الہام ہوا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اس پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ (ل ۶۳۳)

الہام ہوا کہ قل جاء الحق وزهق الباطل یعنی حق آیا اور باطل نابود ہوگیا اور الہام ہوا کتب الله لاغلبن انا ورسلی الا ان حزب الله هم الغالبون۔ (ل ۱۹۷)

یعنی خدا لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہوں گے یاد رکھو کہ اللہ ہی کا گروہ غالب ہے اور الہام ہوا قل انی امرت وانا اول المؤمنین۔ (ل ۱۹۲)

یعنی خدا نے ان سے کہا کہ اے غلام احمد ان لوگوں سے کہہ دے کہ میں مامور ہوا ہوں اور میں

ایمانداروں میں پہلا شخص ہوں یعنی ان کی نبوت اور ان کے دین پر ان کے ایمان کے بعد ان کی امت ایمان لائے گی کیونکہ پہلے نبی کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کی ضرورت ہے جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قل انی امرت و انا اول المؤمنین ان کے اس الہام سے ظاہر ہے کہ ان کے دین کے کارخانہ کی ابتداء مستقل طور پر ان سے ہوئی ورنہ وہ ہمارے دین میں اول المؤمنین نہیں ہو سکتے اگرچہ مرزا صاحب تواضع کی راہ سے یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کا ظلی ہوں مگر ان کی امت کے کامل الایمان افراد ہرگز باور نہیں کر سکتے وہ ضرور کہیں گے ظلی کیسا وہ تو ایک مہمل اور بے اصل چیز ہے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت چیز دیگر ہیں ان کو وہ بات حاصل ہے کہ (نعوذ باللہ) خود نبی ﷺ کو حاصل نہ تھی وہاں جبرائیل کا واسطہ تھا یہاں خود خدا بے پردہ ہو کر باتیں کرتا ہے چنانچہ اپنے روبرو سے ان کو نذیر اور رسول بنا کر بھیج دیا ہر کہ شک آرد کافر گردد چنانچہ خود مرزا صاحب نے فرما دیا کہ میرا منکر کافر ہے اسی وجہ سے ان کا خاتم الانبیاء ہونا مسلم ہو چکا ہے جیسا کہ تحریرات سے ظاہر ہے مگر ہمارے نبی ﷺ کے امتیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مرزا صاحب سچے دل قسم کھا کر بھی کہیں کہ میں ظلی نبی ہوں جب بھی وہ قابل قبول نہیں اس لئے کہ ہمارے نبی ﷺ نے صاف فرما دیا ہے کہ میرے بعد جو رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے دجال ہے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ ظلی نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو مضائقہ نہیں۔

عیسیٰ بننے کی تدبیر:

مسیح کے آنے کا بیان قرآن میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً ہے۔ (ص ۳۱)

اور احادیث اس باب میں متواتر ہیں۔ (ص ۲۷۱)

مگر نبی ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے اور دمشق کے منارے کے پاس اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے جو یہودی ہوگا اور ان کے سوا جو علامات مختصہ مرزا صاحب میں نہیں پائی جاتیں وہ قابل تاویل بلکہ غلط ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کو کشف میں (نعوذ باللہ) غلطی ہو گئی تھی اور عیسیٰ اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت حضرت پر کھلی نہ تھی۔ (ف ۱۱۵)

(عیسیٰ و دمشق وغیرہ) ظاہر پر محمول نہیں سب کے سب پیشگوئی پر ایمان لائے تھے۔ (ص ۲۸۱)

اگر دمشق والی حدیث ماننی ضروری ہے تو اس سے مراد اصلی دمشق نہیں بلکہ قادیان ہے (ص ۳۸۳)

رہا مینار سو وہ تو مرزا صاحب نے قادیان میں بنا ہی لیا۔ (ف ۱۱۷)

مرزا صاحب نے مسیح موعود بننے کے دو طریقے اختیار کیے ایک مثیل مسیح ہونا اس کی تدبیر یہ کہ پہلے تو کل علماء مثیل انبیاء ہیں۔ (ص ۲۸)

پھر الہام سے خداء نے خاص طور پر نوح اور ابراہیم اور موسیٰ وغیرہ انبیاء کا مثیل ان کو بنا دیا (ف ۵۳)

پھر الہام ہوا کہ روحانی طور پر وہ مسیح ہیں۔ (ص ۱۶)

اگرچہ مسیح علیہ السلام اپنے وقت مقررہ پر آ جائیں گے۔ (ص ۱۴)

مگر ان کا مثیل جو موعود ہے وہ مرزا صاحب ہیں۔ (ص ۳۱)

دوسرا طریقہ یہ کہ جس نبی کا کوئی مثیل ہوتا ہے خدا کے نزدیک اس کا وہی نام ہوتا ہے یعنی خدا کے نزدیک مرزا صاحب کا نام عیسیٰ ابن مریم ہے۔ (ص ۲۷۳)

بلکہ خدا نے ان کا نام عیسیٰ رکھ کر براہین احمدیہ میں چھپوا کر مشہور بھی کر دیا۔ (ص ۲۶)

پھر الہام ہوا کہ عیسیٰ ابن مریم تو فوت ہو گیا اور یہ بھی الہام ہوا کہ جعلناك المسيح ابن مريم یعنی ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم تو بنا دیا اور الہام ہوا کہ یا عیسیٰ انی متوفيك ورافعك الى وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله۔ اس عبارت کا ترجمہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور وہ جو تیرے لئے نافع ہوئے ہیں انہیں ان دوسرے لوگوں پر جو تیرے منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا خدا وہ قادر ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچائی دے کر بھیجا تا کہ سب دینوں پر حجت کی رو سے اس کو غالب کرے یہ وہ پیشگوئی ہے جو پہلے سے قرآن شریف میں انہیں دنوں کے لئے لکھی گئی (ل ۱۶۲)

مطلب اس کا ظاہر ہے کہ انی متوفيك ورافعك میں جو جھگڑے ہو رہے ہیں فضول ہیں نہ اصل عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے اس کو تعلق ہے، نہ ان کے رفع سے بلکہ اس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ مرزا صاحب مر کے اٹھائے جائیں گے (مگر دفن بھی کیے جائیں گے یا نہیں اس کی خبر

نہیں دی گئی) اور جو لوگ ان کی عیسویت کا انکار کرتے ہیں وہ قیامت تک مرزائیوں کے مغلوب رہیں گے ایک الہام کی جوڑ لگانے سے پوری آیت مرزا صاحب کے قبضے میں آگئی اور خدا کے کہنے سے ان کو معلوم ہو گیا کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ نے قرآن کے ذریعے سے جو خبر دی کہ اذ قال اللّٰہ یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك جس کا مطلب یہ سمجھا گیا تھا کہ خود عیسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ تم اٹھائے جاؤ گے سو وہ (نعوذ باللّٰہ) غلط تھا۔ دراصل وہ پیشگوئی انہیں دنوں کے لئے تھی کہ مرزا صاحب مریں گے یہ تو قرآن سے ان کی عیسویت کا ثبوت تھا اب احادیث سے بھی اس کا ثبوت لیجئے الہام ہوا لا مبدل لکلمات اللّٰہ انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ جس کا ترجمہ مرزا صاحب خود ہی لکھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے ان وعدوں کو جو پہلے سے اس کے پاک کلام میں آچکے ہیں کوئی بدل نہیں سکتا یعنی وہ ہرگز ٹل نہیں سکتے اور اس کے بعد فرماتا ہے ہم نے اس مامور کو مع اپنی نشانیوں اور عجائبات کے قادیان کے قریب اتارا اور سچائی کے ساتھ اترا اور اس کے رسول کے وعدے جو قرآن وحدیث میں تھے آج سچے ہوئے۔ (ل ۱۹۲)

یعنی جو قرآن میں مرزا صاحب کے قادیان میں اترنے سے وہ سب وعدے پورے ہو گئے یہ خبر خود خدا نے مرزا صاحب کو دی اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مرزا صاحب کو مسلم نہیں مگر مسلمانوں کے اعتقاد کے لحاظ سے ان کو بے باپ کے بھی بننا ضروری تھا اس لئے فرماتے ہیں کہ مثالی طور پر بھی عاجز عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی باپ روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے (ل ۶۵۹)

یہ بات تو سچ ہے کہ مرزا صاحب بے پیرے ہیں مگر اتنی بات تو کل ملحدوں اور بے دینوں پر بھی صادق آتی ہے پھر کیا مرزا صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ ان کا کوئی باپ روحانی ہے یا سلاسل اربعہ میں کے کسی سلسلے میں داخل ہیں پھر کیا ان کو بھی اس سوال میں شامل فرمالیں گے کہ وہ ابن مریم نہیں تو کون ہیں۔

وحی اتارنے کی تدبیر:

مرزا صاحب نے یہ تو دیکھ لیا کہ مخالفین کی کوششوں سے بعض مسلمان عیسائی اور مرزائی وغیرہ ہو جاتے ہیں مگر یہ نہیں دیکھا کہ علمائے اسلام کے وعظ ونصائح سے ہر طرف لاکھوں مختلف ادیان والے جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں جیسا کہ اخباروں سے ظاہر ہے باوجود اس کے اس زمانہ کو خالص کفر کا زمانہ قرار دیکر لکھتے ہیں کہ جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ ضرور اپنی طرف سے کسی کو مشرف با وحی کر کے بھیجتا ہے۔(ی ۵۵۴)

اور ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا بھی خدائے تعالیٰ کی عادت ہے۔(ی ۵۵۶)

اور اس کی علت یہ لکھتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہے۔(ی ۲۹۴)

اور الہام کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔(ی ۲۰۳)(مگر مدعیوں کی وہاں تک رسائی نہیں)

پھر اس الہام سے اپنے پر وحی کا اترنا ثابت کیا **قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی** یعنی کہ اے غلام احمد کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی آتی ہے۔(ی ۵۱۱)

مرزا صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ جن علامات الٰہیہ کا نام ہم وحی رکھتے ہیں علمائے اسلام اپنے عرف میں الہام بھی کہا کرتے ہیں۔(ص ۱۶۲)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف نام کا فرق ہے دراصل اپنی وحی الہام ہی ہے جو اوروں کو بھی ہوا کرتا ہے مگر جب خدا نے ان کو یہ کہنے کا حکم کیا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے تو اب کس کا خوف ہے صاف کہہ دیتے کہ یہ وہ وحی نہیں جو اور ملہموں کو بھی ہوا کرتی ہے بلکہ یہ وہ وحی ہے جو خاص پیغمبر خدا ﷺ پر اترتی تھی کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس باب میں مجھ پر بھی وہی وحی کی جو پیغمبر خدا ﷺ پر کی تھی یعنی **قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی** مگر جو بات بنائی ہوئی ہوتی ہے کتنی بھی جرأت سے کہی جائے اندرونی کمزوری کے آثار اس پر نمایاں ہو ہی جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لکھتے ہیں کہ وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے۔(ی ۶۱۵)

خود کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اپنے پر وحی کا اترنا بھی خدا کے کلام سے ثابت کرتے ہیں اور گمراہی حد کو پہنچنے سے رسول اور وحی کتاب آسمانی کا اترنا مقتضائے وقت بتلاتے

ہیں تو اب وحی رسالت میں کون سی کسر رہ گئی مگر یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے دراصل ان کو وحی رسالت ہی کا دعویٰ ہے اس لئے کہ یہ تصریح کہہ رہے ہیں کہ اپنی وحی قطعی اور دوسروں پر حجت ہے (ص ۱۶۳) اور ظاہر ہے کہ یہ قوت سوائے وحی رسالت کے اوروں کے الہاموں میں نہیں یہ تو سب ان کے دعوے ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وحی میں بالکل اشتباہ نہیں اور مرزا صاحب کے اکثر بلکہ کل الہام جھوٹے ثابت ہوئے تو عقل خداداد صاف حکم کر دیتی ہے کہ یہ سب ان کے داؤ پیچ ہیں۔

امام مهدی بننے کی تدبیر:

امام مہدی کے خروج کے باب میں احادیث جو وارد ہیں متواتر ہیں جس کی تصریح محدثین نے کی ہے ان میں مصرح ہے کہ امام مہدی ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیشتر نکلیں گے اور جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو وہ امام مہدی کی اقتداء کریں گے۔ (ف ۱۵۶)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ وہ سب حدیثیں غلط ہیں۔ (ف ۱۵۹)

عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں کوئی مہدی نہ ہوگا۔ (ف ۱۶۱)

اور ممکن ہے کہ امام محمد کے نام کے کوئی مہدی آجائے۔ (ف ۱۶۲)

البتہ حدیث لا مھدی الا عیسیٰ لائق اعتبار ہے۔ (ف ۱۶۱)

حالانکہ محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث ضعیف، منکر، منقطع، مجہول ہے۔ (ف ۱۶۱)

غرض کہ اس تدبیر سے اتنا ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے زمانے میں کوئی مہدی نہیں ہوسکتا مگر منصب مہدویت فوت ہوئے جاتا تھا اس لئے اس کی یہ تدبیر کی جو لکھتے ہیں کہ احادیث نبویہ کا لب لباب یہ ہے کہ تم جب یہود بن جاؤ گے تو تم میں عیسیٰ ابن مریم آئے گا۔ (یعنی غلام احمد قادیانی) اور جب تم سرکش ہو جاؤ گے تو محمد بن عبداللہ ظہور کرے گا جو مہدی ہے اور یہ نام اس کا اللہ کے نزدیک ہوگا اور دراصل وہ مثیل محمد ﷺ کا ہے۔ (ف ۱۶۶)

اور اپنا مثیل ہونا اس طور پر ثابت ہے کہ بار بار احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے خدا نے ظلی طور پر مجھے محمد ﷺ قرار دیا۔ (ف ۵۳)

الحاصل گو نام اپنا غلام احمد ہے مگر اللہ کے نزدیک محمد ابن عبداللہ نام ہے جو مہدی موعود ہے جلسہ تعلیلات دسمبر ۱۸۹۰ء میں جو لوگ قادیان میں جمع ہوئے تھے ان کی فہرست میں نے خود تیار کی تھی جو دافع الوسواس میں شائع ہوئی بعد ازاں جو حدیث کدعہ آپ کو معلوم ہوئی جس میں یہ ذکر ہے کہ مہدی اپنے اصحاب کو جمع کرے گا ان کی تعداد اہل بدر کے مطابق (۳۱۳) ہوگی اور ان کے نام مع سکونت وغیرہ ایک کتاب میں درج کرے گا تب اپنی اصل فہرست میں تراش خراش کر کے (۳۱۳) ناموں کی فہرست انجام آتھم میں شائع کر دی بعض نام پہلی فہرست میں سے نکال دیئے اور بعض نئے نام ایزاد کر دیئے۔ (س ۱۹)

حارث بننے کی تدبیر:

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص حارث نام امام مہدی کی تائید کے لئے لشکر لے کر ماوراء النہر سے روانہ ہوگا جس کے مقدمۃ الجیش پر ایک سردار ہوگا جس کا نام منصور ہوگا ہر مسلمان پر اس کی نصرت ضروری ہے۔ (ف ۱۷۴)

مرزا صاحب نے دیکھا کہ عیسیٰ اور مہدی تو بن گیا مگر روپیہ فراہم کرنے کی اب تک کوئی دستاویز ہاتھ نہ آئی البتہ حارث کو نصرت دینے کا حکم ہے یہاں داؤ چل سکتا ہے کہ نصرت سے مراد چندے ہیں اس لئے فرمایا کہ الہام سے مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ حارث جس کا ذکر حدیث میں ہے اس کا مصداق بھی عاجز ہے (ف ۵۲)

اور اگر ظاہری معنی دیکھتے ہو تو حارث زمیندار کو کہتے ہیں اور میں زمیندار ہوں۔ (ف ۱۷۵)

اگر چہ میں ماوراء النہر سے لشکر لے کر نہیں نکلا مگر میرے اجدار تخمیناً چار سو برس کے پیشتر ایک جماعت کثیر کے ساتھ سمرقند سے بابر بادشاہ کے پاس دلی کو آئے تھے۔ (ف ۱۷۸)

اس میں شک نہیں کہ دسویں گیارہویں پشت میں مرزا صاحب کا گو خیالی وجود نہ بھی مگر کسی احتمالی قسم کا وجود تو ضرور تھا بہر حال مرزا صاحب حارث بھی ہیں اور ماوراء النہر سے بھی لشکر لے کر نکل آئے اب رہ گیا یہ کہ اس لشکر کا سردار منصور نام ہوگا سو اس کی تدبیر ہے کہ آسمانوں پر منصور کے نام سے وہ پکارا جاتا ہے۔ (ف ۱۸۰)

یہاں مرزا صاحب نے لشکر کا نام تو لے لیا مگر اس کے ساتھ ہی خلجان پیدا ہو گیا کہ کہیں بغاوت کا الزام قائم نہ ہو جائے اس لئے گورنمنٹ کو سمجھانے کی یہ حکمت عملی کی کہ اگر چہ اس منصور کو سپہ سالار کے طور پر بیان کیا ہے مگر اس مقام میں درحقیقت جنگ وجدل مراد نہیں بلکہ ایک روحانی فوج ہوگی کہ اس حارث کو دی جائے گی جیسا کہ کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا۔ (ف ۱۸۰)

مطلب یہ کہ حدیث میں جو لفظ رایات سود اور مقدمۃ الجیش وغیرہ لوازم لشکر مذکور ہیں وہ حضرت کے کشف کی (نعوذ باللہ) غلطی تھی۔

اور امام مہدی کی تائید کی غرض سے حارث کے نکلنے کی تدبیر کی کہ آل محمد سے اتقیائے مسلمین جو سادات قوم ہیں اور شرفائے ملت ہیں اس وقت کسی حامی دین کے محتاج ہیں۔ (ف ۱۸۲)

لیجئے مرزا صاحب اب خاصے حارث ہیں اور مسلمانوں پر ان کی مدد واجب ہے چنانچہ اسی وجہ سے کئی شاخیں چندے کی کھولی گئیں۔ (ف ۱۷۷)

اپنی اولاد میں عیسویت قائم کرنے کی تدبیر:

براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے ایک الہام لکھا جس میں خدا نے ان کو یا مریم کہہ کر پکارا (ص ۲۲) اسی بناء پر لکھتے ہیں کہ اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں ہے جس کا نام ابن مریم رکھا گیا ہے اس لئے کہ خود مریم ہیں۔ (ص ۲۲)

اور لکھتے ہیں کہ قطعی اور یقینی پیشگوئی میں خدا نے ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا۔ (ف ۵۶)

اور لکھتے ہیں کہ حق تعالٰی نے فرمایا ہے کہ میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور تیرے خاندان کی تجھ سے ہی ابتداء اقرار دی جائے گی ایک اولالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری نسل سے ہوگا فرزند دلبند گرامی ارجمند مظھر الحق والعلا کان اللہ ینزل من السماء۔ (ف ۵۶)

واضح رہے کہ مرزا صاحب کو جس طرح یا مریم کا خطاب ہوا اسی طرح یا عیسٰی کا بھی خطاب ہوا جیسا کہ ابھی معلوم ہوا ان الہاموں کی رو سے مرزا صاحب میں مریم اور عیسٰی دونوں کی حقیقت صنفیہ جمع

ہے جس کا کشف ان کو ہوا جب ایسی باحرمت حقیقتوں کے اجتماع سے فرزند دلبند پیدا ہو تو اس کا احترام صاحبزادگی میں کیا کلام تعجب نہیں کہ اپنے زمانے میں وہ ثالث ثلثہ کا مصداق بن جائے بہرحال مرزا صاحب ہی فقط عیسیٰ نہیں بلکہ ان کی اولاد میں بہت سے عیسیٰ ہونے والے ہیں اور یہ سلسلہ بہت دور تک خیال کیا گیا ہے جیسا کہ اس الہام سے ظاہر ہے یاتی علیك زمان مختلف بازواج مختلفة تری نسلا بعیدا۔ (ل ۶۳۵)

یعنی تجھ پر ایک زمانہ مختلف آئے گا ازواج مختلفة کے ساتھ اور دیکھ لے گا تو دور کی نسل کو ازواج مختلفة سے غالباً اس الہام کی طرف اشارہ ہے یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة۔ (ص ۱۸، ۲۱)

جس کے معنی خود بتلاتے ہیں کہ زوجہ سے مراد اپنا تابع ہے اگرچہ الہامات مختلفہ سے ازواج مختلفہ کا ثبوت ملتا ہے مگر نسل بعید کی توجیہہ غور طلب ہے ممکن ہے کہ بعید سے ملہم کی مراد بعید عن العقل ہو ہمیں اس میں کلام نہیں کہ حقائق مختلفہ کا اجتماع کیونکر جائز رکھا گیا مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب ایسے بعید عن العقل امور جائز رکھے جاتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور وہاں مثل فرشتوں کے رہنا کیوں مستبعد اور قابل انکار سمجھا جاتا ہے۔

خارق عادات معجزوں سے سبکدوشی کی تدبیر:

مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر کے یہ تو کہہ دیا کہ میرے معجزے تمام انبیاء کے معجزوں سے بڑھ کر ہیں۔ (ف ۵۴)

مگر چونکہ ممکن نہ تھا کہ کوئی خارق العادت معجزہ دکھلاتے اس لئے فرمایا کہ کھلے کھلے معجزے ہرگز وقوع میں نہیں آسکتے۔ (ص ۸۰)

اور انبیاء کے معجزے منکروں کے مشابہ محجوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)

پرانے معجزے مثل کتھا کے ہیں جس کا ایمان عیسائیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں کی طرح صرف قصوں اور کہانیوں کے سہارے پر موجود ہو (یعنی معجزوں پر) اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔ (ص ۲۶۶، ۲۶۷)

پھران معجزوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان کو مسمریزم قرار دیا۔(ص ۵۴)
اور لکھا کہ یہ کام قابل نفرت ہے اس لئے میں اس کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔(ص ۲۹۹)
اس کے بعد معجزوں کی دو قسمیں کیں ایک نقلی جن کو کتھا قرار دیا دوسرے عقلی یعنی داؤ پیچ اور عقلی معجزے ایسے یقینی ہیں کہ مجوب الحقیقت یعنی نقلی معجزے ان کی برابری نہیں کرسکتے۔(ی ۴۶۷)
پھر مدعیان نبوت و مہدیت وغیرہ کے کارناموں سے مدد لے کر طبیعت کے خوب سے جوہر دکھائے اور لکھا کہ خوارق عادت ہم بھی دکھا سکتے ہیں مگر ان کے ظہور کے لئے یہ شرط ہے کہ طالب صادق کینہ و مکابرہ چھوڑ کر بہ نیت ہدایہ صبر و ادب سے انتظار کرتا رہے۔(ل ۴۳)
جس سے مقصود ہو یہ کہ نہ کوئی ایسا موؤب ملے نہ وہ معجزہ ظاہر ہو پھر چار سو بت پرستوں کو نبی قرار دے کر ان کی کشف کی غلطیاں ثابت کیں بلکہ خود آنحضرت ﷺ کے کئی کشفوں کو غلط قرار دیا۔(ص ۲۶۷)
تاکہ اپنے کشفوں اور الہاموں کی غلطیاں قابل اعتراض نہ ہوں الحاصل خارق العادات معجزوں کو محال بتا کر صرف داؤ پیچ میں معجزوں کو محدود کرلیا اور اس میں بھی گریز کا موقع لگا رکھا کہ اگر کوئی داؤ نہ چلے تو اسی قسم کی غلطیوں میں شریک کرلیا جائے۔

الهاموں کی تدبیر:

ایسی شرطیں لگا دینی کہ جن سے گفتگو کو گنجائش ملے جیسے آتھم پندرہ مہینے میں مرے گا بشرطیکہ رجوع الی الحق نہ کرے۔(ص ۱۶۶)
قرائن سے کام لینا جیسے لیکھرام کی بدزبانیوں سے یقین ہوگیا کہ مسلمان اس کے دشمن ہوگئے مارا جائے گا الہام ہوگیا کہ چھ برس میں اس پر عذاب نازل ہوگا جو خارق العادت ہے۔
مناسب حال ایک طویل مدت قرار دینا جیسے لیکھرام اور آتھم کی موت کی مدت بالائی تدابیر سے کام لینا مثلاً آتھم کو وہ دھمکیاں دیں کہ وہ بھاگا پھر اسی کا نام رجوع الی الحق رکھ دیا اور مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے نکاح کے باب میں یہ خیال کیا کہ خوشامدوں اور داؤ پیچ سے کام نکل آئے گا۔(ص ۱۹۴)
پہلو دار الفاظ کا استعمال جیسے ھاویہ اور رجوع الی الحق آتھم والے الہام میں اگر وقوع ہوگیا تو

مقصود حاصل ہے ورنہ احتمالی دوسرا پہلو موجود ہے اسی طرح عفت الدیار محلها و مقامها کے معنی پہلے طاعون کے لکھے پھر زلزلے ہونے لگے تو اس کے وہی معنی مشتہر کر دیئے۔ (س ۴۰)

داؤ پیچ سے کام لینا جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب والے الہام میں دھوکہ دے کر ایک فتویٰ حاصل کیا اور اس کی تطبیق ان پر کر دی۔ (ص ۲۱۱) خلاف واقع باتیں گھڑ لینی جیسا کہ مولوی محمد حسین کی ذلت والے الہام میں عزت کی چیزوں کو بھی ذلیل قرار دیں۔

بالائی تدابیر سے عاجز کرنا مثلاً تین برس میں ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھ کر اس غرض سے بھیجا کہ پانچ روز میں اس کا جواب دو جو ممکن نہ تھا اور اعلان دے دیا کہ یہ معجزہ ہے۔ (ص ۲۱۸)

ابتداء میں کمال جرأت اور انتہاء میں گریز جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت پیشگوئی کی کہ پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے وہ ہرگز نہ آئیں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے ان کو دے دیئے جائیں گے اور جب آ گئے تو گالیاں دے کر گریز کر گئے۔ (ص ۲۲۶)

بعض الہاموں کا ایک جز ثابت ہوتا ہے اور اکثر حصہ غلط اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین بھی ان کو خبر دیتے ہیں۔ (س ۴۰)

جس طرح ابن صیاد نے بجائے دخان، درخ کی خبر دی تھی کبھی تخمینے سے الہام بنایا گیا جو غلط نکلا مثلاً دیکھا کہ طاعون ملک میں پھیل رہا ہے الہام پیشگوئی کر دی کہ دو سال میں طاعون پنجاب میں آ جائے گا مگر نہ آیا۔ (س ۳۵)

قرآن کی تحریف کی تدبیر:

سب سے پہلے اس کی ضرورت ہوئی کی تفاسیر ساقط الاعتبار کر دی جائیں چنانچہ لکھا کہ تفاسیر موجود فطرتی سعادت اور نیک روشنی کے مزاحم ہیں جنہوں نے مولویوں کو خراب کر دیا۔ (ف ۲۲)

اور احادیث کو بیکار محض بنا دیا اور اجماع کی نسبت کہہ دیا گویا اس میں اولیاء بھی داخل ہوں مگر وہ معصوم نہیں ہو سکتا۔ (ل ۱۴۳)

جب یہ دلائل قویہ جس پر اہل سنت و جماعت کا مدار تھا بیکار کر دی گئی تو اب شیطان کے روکنے والا کون اس کے ساتھ ہی الہام ہو گیا الرحمٰن علم القرآن۔ (ل ۱۹۲)

یعنی ان کے خدا نے خود ان کو قرآن کی تعلیم کر دی اور تعلیم کیا ہوئی کہ انبیاء ساحر تھے اور معجزے مسمریزم اور قیامت جس کا ذکر ہر مسلمان قرآن میں پڑھتا ہے بے اصل وغیرہ ذالک اور لکھتے ہیں کہ معارف قرآن بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں مگر یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو کشف والہام ہمیشہ غلط اور مصنوعی ثابت ہوا کریں ان کے ذریعے سے جو معارف پیدا ہوں وہ تحریفات ہیں ناموں میں تصرف کر کے خود مصداق بن جاتے ہیں چنانچہ قولہ تعالٰی مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنی شان میں کہہ دیا کیونکہ خود احمد ہیں اور الہام کی رو سے رسول بھی ہیں اور یا عیسٰی انی متوفیك ورافعك کا خطاب اپنی نسبت فرماتے ہیں کیونکہ الہام سے عیسٰی بن چکے ہیں محرف کتابوں کو پیش کر کے قرآن کے معنی بدل دیتے ہیں۔ (ص ۴۸)

حقیقت کی جگہ مجاز اور مجاز کی جگہ حقیقت لے کر انی متوفیك اور اماتہ اللہ میں تحریف کر دی (ف ۲۵۴)

بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دعویٰ کر کے چند الہاموں کی جوڑ لگا دی اور خاتم النبیین بن گئے۔

خاتم الانبیاء بننے کی تدبیر:

الہام ہوا یا احمد۔ (ی ۲۴۲)

اور فرماتے ہیں کہ میں مثیل محمد ﷺ ہوں اور فرماتے ہیں کہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں۔ (ف ۵۴)

پھر ان الہاموں کی بھرمار کر دی جو آنحضرت ﷺ کی خصوصیات سے ہیں مثلاً وما ارسلنك الا رحمۃ للعلمین۔ (ی ۵۰۶)

لولاك لما خلقت الافلاك یاایھا المدثر، انا فتحنالك فتحا مبینا نزّ وّ جنکھا وغیرہ الہامات مذکورہ۔ مرزا صاحب کو حضرت کی ظلّیت کا دعویٰ ہے اور اسی بناء پر حضرت کی خصوصیات کے بھی مدعی ہیں مگر یہ امر مشاہد ہے کہ ظل میں کوئی بات اگر ظاہر ہوتی ہے تو اسی قسم کی ہوتی ہے جو اصل یعنی ذی الظل میں محسوس ہو مثلاً حرکت اور شکل میں وجہ پھر اسکے کیا معنی حضرت کی خصوصیات کا تو دعویٰ ہے اور امور محسوسہ بالکلیہ مفقود ایک ہی بات دیکھ لیجئے کہ وہاں دنیا سے من جمیع الوجوہ اجتناب مشاہد تھا اور یہاں ہمہ وجوہ انہاک واستغراق محسوس ہے مرزا صاحب نے خاتم النبیین بننے کا ایک طریقہ یہ بھی نکالا کہ میں فنافی الرسول ہوں (ل ۵۷۵)

مگر عقل سلیم اس کو بھی ہرگز قبول نہیں کر سکتی اس لئے مرزا صاحب اپنی بیوی کی رضا جوئی میں ہمہ تن مستغرق ہیں چنانچہ اقسام کے چندے اسی غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جو روپیہ حاصل ہو ان کو پہنچے سونے کے زیوروں سے ان کو لاد دیا فرزندوں کو محروم کر کے اپنے املاک پر ان کو قابض کر دیا حالانکہ اس قسم کی کوئی بات ہمارے نبی ﷺ میں نہیں پائی گئی الغرض یہ استغراق وانہماک ان کا بہ آواز بلند کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب فنافی الرسول تو ہرگز ہو نہیں سکتے۔

پیسہ پیدا کرنے کی تدبیر:

یوں تو جتنی تدابیر اور کارروائیاں مرزا صاحب کی ہیں سب سے مقصود اصلی اور علت غائی یہی ہے جس پر ان کی طرز معاشرت گواہ ہے۔ (ف ۳۷)

مگر ان میں سے چند تدابیر لکھی جاتی ہیں جن کو اس مسئلے سے زیادہ خصوصیت ہے باوجود یہ کہ مرزا صاحب کو عیسیٰ اور مہدی اور امام الزماں اور مجدد اور محدث وغیرہ ہونے کا دعویٰ ہے جن کے مدارج دین میں نہایت اعلیٰ ہیں مگر انہوں نے روپیہ فراہم کرنے کی غرض سے حارث یعنی کسان بننے کو بھی قبول کر لیا۔ ہر چند حارث کے معنی وہ زمیندار لکھتے ہیں مگر کتب لغت سے اس کی غلطی ثابت ہے۔ چنانچہ غیاث ونفائس وغیرہ میں معنی مصرح ہیں حارث بمعنی مزارع ہے جس کو ہندی میں کسان کہتے ہیں اور کسان ایک ایسی ذلیل قوم ہے کہ زمینداروں کے نوکروں کے نزدیک بھی ان کی کوئی وقعت نہیں اقسام کی تصویریں اپنی اور اپنی اہل بیت کی اور خاص جماعت کی اتحدوا کر بیچتے ہیں جس سے لاکھوں روپے کی آمدنی متصور ہے۔ (ف ۳۸)

منارۃ المسیح جس میں گھڑی اور لالٹین لگائی گئی اس کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپے کا چندہ کیا گیا (ف ۳۷)

مسجد اور مدرسے کے لئے چندہ جیسا کہ اخبار الحکم سے ظاہر ہے کتابوں کی پیشگی قیمت وصول کر لی جاتی ہے اور کتاب ندارد۔ (ف ۳۸)

ایک کتاب کے دو نام رکھ کر دونوں کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ (ف ۴۱)

پریس کا غذات اور کاپی نویس کے واسطے ڈھائی سو روپے ماہانہ کا چندہ۔ (ف ۴۲)

کتاب کی قیمت لاگت سے تگنی چوگنی رکھی جاتی ہے۔ (ف ۴۳)

دعاء کی اجرت پیشگی لی جاتی ہے اور اثر ندارد۔ (ف ۴۳)

اموال واملاک وزیورات وغیرہ کی زکوٰۃ دینے کی ترغیب وترہیب اس غرض سے کی جاتی ہے کہ اپنی تصنیفات اس سے خریدی جائیں۔ (ف ۴۲)

تمام چندہ مع زکوٰۃ بلاحساب مرزا صاحب ہی کے پیٹ میں ہضم ہورہا ہے۔ (س ۱۵)

پھر جب اہالیان سیالکوٹ نے آمد وخرچ کے انتظام کے لئے کمیٹی کی درخواست کی تو طیش میں آکر جواب دیا کہ کیا میں کسی کا خزانچی ہوں پھر جب مہمانوں کو تکلیف ہونے کی شکایت ہوئی تو جواب دیا کیا بھٹیارا ہوں۔ (س ۱۵)

مرزا صاحب کا حکم ہے کہ جو لنگر میں چندہ نہ دے وہ اسلام سے خارج ہے۔ (ک ۴۷)

قیمت کتب وغیرہ وصول کر کے اشتہار دلوا دیا کہ امام وقت وخلیفۃ اللہ کو نبیوں بقالوں تنگ دلوں زر پرستوں کے حساب سے کیا کام گو وہ مال غنیمت تھا۔ (ف ۴۳)

فرماتے ہیں ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اس کے معنی یہ ہیں خدا جس کو چاہتا ہے حکومت عنایت کرتا ہے اور جس کو حکمت دی جاتی ہے اس کو بہت سا مال دیا گیا۔ (ی ۴۱۷)

اور فرماتے ہیں کہ دوسرا حصہ انبیاء واولیاء کی عمر کا فتح میں اقبال میں دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے (ی ۴۵۴)

یہ تدبیر قابل ملاحظہ ہے کیونکہ کوئی مرید اور امتی مرزا صاحب کا ایسا نہیں جس کو مرزا صاحب کی حکمت اور ولایت بلکہ نبوت کا اقرار نہیں۔ اس لئے ان پر فرض ہوگا کہ جس طرح انہوں نے دمشق کا مینار قادیان میں بنوا کر اپنے نبی کی عیسویت کی تکمیل کی اسی طرح اپنے نبی کے آخری حصہ عمر میں بہت سا مال دے کر دولت کے درجہ کمال تک ان کو پہنچا دیں گے تاکہ اپنے نبی کی حکمت اور ولایت کی تکمیل ہو جائے مگر یاد رہے کہ یہ منارۃ المسیح نہیں کہ دس بارہ ہزار روپے سے کام چل جائے اگر دس بیس لاکھ روپیہ بھی مرزا صاحب کی نذر کریں تو بھی اس زمانے کے لحاظ سے وہ بہت سا مال اور دولت بمرتبہ کمال نہیں ہوسکتی اس زمانے میں ادنیٰ مہاجن کروڑ ہا روپے کا مالک ہے۔ اس موقع میں ہم بھی پیشگوئی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مال ودولت میں ہرگز اس یہودی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے جو اس زمانے میں دولتمندی میں کامل سمجھا گیا جس کا حال اخباروں میں

درج ہے۔ایک مقبرے کی بنیاد ڈالی جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اور اس میں دفن ہونے کی یہ شرط لگائی کہ دفن ہونے والا اپنی جائیداد کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔(ک ۵۲)

اب ایسا کوئی شقی ہوگا کہ اس حقیر بضاعت کو دینے میں دریغ کر کے ہمیشہ کے لئے بہشت کا حصہ خرید نہ کرے۔اس کے بعد صرف ایک الہام کی ضرورت ہے کہ جو اس بہشتی مقبرے میں دفن نہ ہو وہ دوزخی ہے اور وہ غالباً اس عرصہ میں ہو گیا ہوگا یا آئندہ موقع پر ہو جائے گا۔

مرزا صاحب کی استفادات:

یوں تو مرزا صاحب کی طبیعت خود جدت پسند اور اختراعات پر قادر ہے مگر اس سے انکار ہو نہیں سکتا کہ ہر فن میں ابتداء اساتذہ سے استفادے کی ضرورت ہے۔البتہ کثرت ممارست و مزاولت سے جب ملکہ پیدا ہوتا ہے تو پھر کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں رہتی اسی وجہ سے براہین احمدیہ اور ازالۃ الاوہام کی تصنیف کے زمانے کی نسبت ان دنوں کی کارروائیاں مرزا صاحب کی روز افزوں ترقی کر رہی ہے جیسا کہ الحکم وغیرہ سے ظاہر ہے۔اب ہم ان کے ابتدائی زمانے کی چند تقلیدیں بیان کرتے ہیں۔

حیلے:

ابن تومرت نے ونشریسی کی جو ایک فاضل جید تھا ایک مدت تک دیوانہ بنا رکھا پھر موقع پر اس کو عالم بنا کر ہزاروں مسلمانوں کو تباہ کیا۔(ص ۳۳۴)

اسحٰق کئی سال گونگا رہ کر ایک دوا کے استعمال سے نبی بن بیٹھا۔(ص ۳۲۱)

رسالہ ”الہامات مرزا“ میں مرزا صاحب کی کارروائیاں قابل دید ہیں جن کی نظیریں متقدمین میں بھی نہیں مل سکتیں ان کی پیشگوئیاں ملاحظہ ہوں۔

واقعات میں تصرّف:

یوزاسف مدعی نے ابراہیم علیہ السلام کے واقعات مندرجہ قرآن میں تصرف اور الٹ پھیر کر کے ان کو مجوسی قرار دیا اسی طرح مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں تصرف کر کے ان کو ساحر قرار دیتے ہیں۔(ص ۱۲۶)

عزلت ریاضت اظہار تقدس:

پولس مقدس عیسائیوں کے دین کو خراب کرنے کی غرض سے سلطنت چھوڑ کر فقیر بن گیا (ص ۳۲۲)
خورستانی اپنے قرابت دار کو امام زماں بنانے کے لئے زہد و تقویٰ میں اپنے کو بے نظیر ثابت کیا (ص ۳۲۵)
اسحٰق نبوت حاصل کرنے کی غرض سے دس برس گونگا اور کسمپرسی کی حالت میں مشقتیں گوارا کرتا رہا (ص ۳۲۴)
فاضل ونشریسی ابن تومرت کو امام زماں ثابت کرنے کے لئے ایک مدت دراز پاگل اور دیوانہ بنا رہا (ص ۳۴۴)

چنانچہ یہ سب اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب بھی ہوئے مرزا صاحب نے بھی ایک مدت دراز عزلت اختیار کی۔ جس میں براہین احمدیہ کی تصنیف اور مذاہب باطلہ کی کتابیں اور ان کی کامیابیوں کے طریقے دیکھتے اور تدبیریں سوچتے رہے اور وہ تقدس ظاہر کیا کہ غیر مقلد علماء کو بھی اپنے الہام منوا کر چھوڑا گو وہ لوگ ایک مدت کے بعد ان کی غرض پر مطلع ہو کر علیحدہ ہو گئے۔

امور غیبیہ مثل کشف و الہام وغیرہ:

ہر زمانے میں جھوٹے دغاباز ہوا کرتے ہیں جن کا کام اظہار امور غیبیہ مثل کشف الہام وغیرہ کے چل نہیں سکتا جو صرف حسن ظن سے مان لئے جاتے ہیں اگر حسن ظن کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ ان کا کشف والہام تو نہ محسوس ہے نہ عقل سے اس کا ثبوت ہوسکتا ہے تو ان سے سوائے اس کے کچھ جواب نہ ہوسکے گا کہ ایسے مقدس شخص کیوں جھوٹ کہیں گے۔

اسی وجہ سے پہلے ان لوگوں کو اپنا تقدس ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب جو تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ الہام الٰہی کی رو سے پیدا ہوا۔ (ص ۱۲۶)
سو یہ کوئی نئی بات نہیں پولس نے سلطنت چھوڑنے کا سبب اسی کشف کو بتایا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے تشریف لا کر مجھ پر لعنت کی اور میری بصارت چھین لی جس سے میں ان کی حقانیت کا قائل ہو کر فقیر ہو گیا۔ (ص ۳۱۷)

اسحٰق اخرس نے اپنی نبوت ایک بڑی قوم میں قائم کر لی اسی کشف کی بدولت تھا کہ کشفی

حالت میں فرشتوں نے نبی بنا دیا۔(ص ۳۲۲)

ونشریسی نے اسی کشف کے ذریعے سے تقریباً لاکھ مسلمانوں کو قتل کر ڈالا۔(ص ۳۳۵)

فرقہ بزیغیہ کے سب لوگ قائل تھے کہ ہم اپنے اپنے اموات کو ہر صبح و شام دیکھ لیا کرتے ہیں۔(ص ۳۵۰)

مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کے بھی دعوے ہیں کہ خواب میں ان کی حقانیت کی تصدیق ہو جاتی ہے اور بعض مریدوں کے خواب میں آنحضرت ﷺ خود فرمایا کرتے ہیں کہ مرزا مسیح موعود اور خلیفۃ اللہ ہیں ان کی تصدیق فرض ہے۔(ص ۳۵۱)

تعلیم من اللہ:

مرزا صاحب متعدد مقاموں میں الہام وغیرہ کی رو سے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خود ان کو قرآن کی تعلیم کرتا ہے۔(ص ۳۲۳)

مرزا صاحب تو ذی علم شخص ہیں اخرس اور ونشریسی نے تو اس دعوے کو اعجاز کے طور پر ثابت کر دکھایا تھا۔(ص ۳۲۳، ۳۲۴)

عقلی معجزے:

ابن تومرت نے فریب اور دغا بازی کا نام معجزہ رکھا۔(ص ۲۳۱)

بہافرید نے ایک قمیص چین سے لاکر اس کو معجزہ قرار دیا۔(ص ۳۲۹)

اسحٰق اخرس نے نئی قسم کا روغن منہ پر لگا کر اس کو معجزہ قرار دیا۔(ص ۳۲۲)

سلیمان مغربی کبوتروں کے ذریعے سے پوشیدہ خط بھیج کر ہر شخص کا فرمائشی کھانا اپنے گھر سے منگواتا اسی عقلی معجزے سے لوگ اس کے معتقد تھے۔(ص ۱۳۷)

مرزا صاحب ایسی ہی بدنما تدابیر کا نام عقلی معجزے رکھ کر ان کو اپنی نبوت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔(ص ۷۰)

اسود عنسی مدعی نبوت نے گدھے کے اتفاقی طور پر گرنے کو اپنا معجزہ قرار دیا تھا اسی طرح مرزا صاحب بھی اتفاقی امور مثل طاعون وغیرہ کو معجزہ قرار دیتے ہیں۔(ص ۱۳۲)

جو کلیس امریکہ یورپ وغیرہ میں ایجاد ہوتی ہیں وہ بھی انہی کا معجزہ ہے۔(ص ۱۳۴)
فرماتے ہیں کہ حجاز ریلوے اپنی عیسویت کی علامت ہے۔(ص ۱۳۴)

پیشگوئی:

ابن تومرت نے پیشگوئی کے وقوع کو اپنے امام الزماں ہونے کی دلیل قرار دیا تھا۔(ص ۲۳۲)
مرزا صاحب کی پیشگوئیاں باوجود یہ کہ سچی ثابت نہیں ہوتیں مگر ان کو اپنی نبوت کا معجزہ قرار دیتے ہیں (ص ۲۲۳)

مامور من اللہ ہونا:

اخرس نے اپنا مامور من اللہ ہونا فرشتوں کے قول سے ثابت کیا تھا۔(ص ۳۲۳)
مرزا صاحب ترقی کر کے فرماتے ہیں کہ خود خدا نے بالمشافہ ان کو یہ حکم دیدیا ہے۔(ص ۲۸۹)

امام الزماں:

مغیرہ نے پہلے امام الزماں ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن بالآخر اس کی نبوت تسلیم کر لی گئی۔(ص ۳۴۰)
اسی بناء پر مرزا صاحب ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں کہ امام الزماں کے لفظ میں نبی رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں یعنی یہ سب مدارج خود بدولت میں موجود ہیں۔ اسی وسعت کے لحاظ سے مرزا صاحب اب اسی لقب سے ذکر کئے جاتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ مرزا صاحب انہیں چند معنوں پر کیوں قناعت فرماتے ہیں ابوالخطاب اسدی نے تو اس لفظ کے معنی میں الوہیت کو بھی داخل کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کا قول ہے کہ امام الزماں پہلے انبیاء ہوتے ہیں پھر اللہ ہو جاتے ہیں۔(ص ۳۴۰)

مرزا صاحب بھی نبوت سے ایک درجہ اور ترقی کر گئے ہیں۔ چنانچہ خدا کی اولاد کا ہم رتبہ اپنے کو بتلاتے ہیں اب صرف ایک ہی زینے کی کسر رہ گئی ہے مقنع کے گروہ کا عقیدہ ہے کہ دین فقط امام الزماں کی معرفت کا نام ہے۔(ص ۳۴۸)
مرزا صاحب کا گروہ اس سے بھی ترقی کر گیا ہے اس لئے کہ ان میں کے بعض حضرات

نے علی روس الاشہاد کہہ دیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو تو وہ شرک ہے۔(ک ۲۵)

احمد کیال نے اپنی قوت علمی کے لحاظ سے امام الزماں ہونے کی یہ شرط لگائی کہ وہ عالم آفاق و انفس کو بیان کرے اور آفاق کو اپنے نفس پر منطبق کر دکھائے مگر مرزا صاحب ضرورۃ الامام میں اس کی چھ شرطیں بیان فرما کر لکھتے ہیں کہ وہ سب شرطیں مجھ میں موجود ہیں اس لئے میں امام الزماں ہوں شرطیں یہ ہیں:

1......قوت اخلاق: ناظرین سے توقع کی جاتی ہے کہ تھوڑی محنت گوارا کر کے اسی فہرست میں مرزا صاحب کی خوش اخلاقی کا حال ملاحظہ فرمالیں جس سے اذا فات الشرط فات المشروط خود پیش نظر ہو جائے گا۔

2......امامت یعنی پیش روی کی قوت، مگر یہ ایک عام قوت ہے جو کافروں کے اماموں میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ اس باب میں وہ پیش رو رہا کرتے ہیں کہ نہ خدا کی بات مانی جائے نہ رسول کی بلکہ دین میں طعن و تشنیع ہوا کرے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انهم لاایمان لهم یعنی اگر وہ عہد شکنی کریں اور تمہارے دین میں طعن کریں ان کے اماموں کو قتل کر ڈالو۔

اب غور کیجئے کہ مرزا صاحب ہمارے دین میں کس قدر طعن کرتے ہیں کہ خود ہمارے نبی ﷺ کی غلطیاں پکڑتے ہیں اور تمام محدثین و صحابہ و تابعین وغیرہم کو مشرک قرار دیتے ہیں وغیرہ ذالک اب وہ مسلمانوں کے امام کیونکر ہو سکتے ہیں قیامت کے روز ہر گروہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا خواہ مسلمان ہو یا کافر چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یوم ندعوا کل اناس بامامهم اور نیز حق تعالیٰ فرماتا و ما امر فرعون برشید یقدم قومه یوم القیمة فاوردهم النار یعنی فرعون اپنی قوم کے آگے آگے رہ کر ان کو دوزخ میں پہنچا دے گا الحاصل پیش روی کی قوت مرزا صاحب کے مفید مدعا نہیں۔

3......بسطة فی العلم مرزا صاحب کی علمی غلطیوں کی فہرست لکھی گئی جن کا اب تک جواب نہ ہوا ان کے سوا متفرق غلطیاں اور بھی ہیں یہ شرط بھی فوت ہو گئی۔(ص ۲۱۴،۳۱۹)

4......کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ ناامید ہونا اور نہ سست ہونا جتنے جھوٹے امامت و نبوت وغیرہ کا دعویٰ کرنے والے گزرے سب کی یہی حالت تھی۔ چنانچہ اسی کتاب کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ بعضوں نے جان تک دے دی مگر اپنے دعووں سے نہ ہٹے۔

5......قوت اقبال علی اللہ یعنی مصیبتوں کے وقت خدا کی طرف جھکتے ہیں جن کی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں شور اور ملائکہ میں اضطراب پڑ جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی دعاؤں کا حال بھی ملاحظہ فرمالیا جائے کہ کیسی کیسی مصیبتوں اور ضرورتوں کے وقت ان کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی اور ان کے مخالفوں کی ہر دعا قبول ہوگئی۔

6......"کشوف والہام کا سلسلہ" الہاموں کا بھی حال ملاحظہ فرمالیا جائے کہ کس قدر غلط اور خلاف واقع ہوا کرتے ہیں۔

رسالت منقطع نہیں:

ابو منصور نے یہ بات نکالی کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہوسکتی۔ (ص ۳۴۱)

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہے۔ (ی ۲۹۴)

وحی:

آیت شریفہ واوحی ربك الی النحل کو صحابہ و تابعین وغیرہم ہمیشہ پڑھا کرتے تھے مگر کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم پر وحی اترتی ہے سب سے پہلے مسیلمہ کذاب نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے۔ (ص ۱۲۷)

اس کے بعد بحسب ضرورت جھوٹے نبیوں میں یہ سنت جاری ہوگئی مسیلمہ کذاب نے پورا مصحف اپنے وحیوں کا لکھا تھا جو مسجع تھا مرزا صاحب نے بھی ایک کتاب مسجع لکھ کر جس طرح قرآن معجزہ ہے اس کو اپنا معجزہ کہتے ہیں جس کا نام ہی اعجاز المسیح رکھا ہے۔ (ص ۱۲۸)

نبوت:

مسیلمہ کذاب نبی ﷺ کی نبوت کو مان کو اپنی نبوت کا بھی دعویٰ کرتا تھا۔ (ص ۱۲۸)

الحق اخرس کا قول ہے کہ فرشتوں نے اس کو خبر دی کہ نبی ﷺ پچھلے انبیاء کے خاتم تھے

اور تم اس ملت کے نبی ہو جس کا مطلب یہ ہوا کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں ہو سکتا اس لئے ظلی نبی ہو۔ مرزا صاحب بھی اسی طرح نبی ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کر کے نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

صلوات:

سجاع مدعیہ نبوت نے جب مسیلمہ کذاب کے ساتھ نکاح کیا تو کمال مسرت کی حالت میں اس کو صلی اللہ علیک کہا (ص ۳۲۳) یہی کلمہ مرزا صاحب کی امت بھی ان کے نام کے ساتھ استعمال کرتی ہے۔

معارف قرآنی:

مغیرہ نے قرآن کے معارف جو لکھے ہیں قابل دید ہیں مثلاً آیہ شریفہ انا عرضنا الامانة میں جو امانت مذکور ہے وہ یہ تھی کہ علی کرم اللہ وجہہ کو امام ہونے نہ دینا۔ اس کو انسان یعنی ابو بکر اور عمر نے اٹھالیا کیونکہ وہ ظلوم وجہول تھے۔ (ص ۲۴۰)

سید احمد خان صاحب نے بھی قرآن کے معارف دل کھول کر بیان کئے کہ جبرئیل اور ابلیس صرف انسانی قوتوں کے نام ہیں اور نبی ایک قسم کے دیوانے کو کہتے ہیں وغیرہ ذلک۔ (ص ۳۴۳)

احمد کیال کی معارف دانی سب سے بڑی ہوئی تھی کیونکہ علم میں بھی وہ ید طولیٰ رکھتا تھا۔ (ص ۳۵۲)

مرزا صاحب نے بھی اس قسم کے معارف بہت سارے لکھے ہیں چنانچہ سورہ انا انزلنا کے معارف سے ثابت کر دیا کہ امریکہ اور یورپ میں جتنی کلیں ایجاد ہوئیں وہ سب اپنی نشانیاں ہیں اور آیت شریفہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مراد میں ہوں وغیرہ ذلک اگر انصاف سے دیکھا جائے تو مرزا صاحب کا دعویٰ درست ہے آدمی دماغ پریشانی کر کے محنت اٹھائے اور اس سے کوئی نفع حاصل نہ کرے تو وہ بھی ایک قسم کی یاوہ گوئی ہے۔

عقلی استدلال:

پولس مقدس نے عقلی دلیل پیش کی کہ خدا نے تمام جانور آدمیوں کو ہدیہ بھیجا ہے سب کو قبول کرنا اور کھانا چاہیے سب نے اس دلیل کو قبول کر لیا اسی طرح اور بھی عقلی دلیلیں پیش کر کے دین عیسائی کو

بدل دیا (ص۸۲)

مرزا صاحب بھی ایسی ہی عقلی دلیلیں پیش کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کُرّہ زمہریر سے بچ کر آسمانوں پر کیونکر گئے اور اگر وہاں وہ زندہ ہیں تو ان کے کھانے پینے اور پاخانے کا کیا انتظام ہے۔

آیتوں کا مصداق بدل دینا:

خوارج آیتوں کی شان نزول اور مصداق بدل دیا کرتے تھے چنانچہ ان کا قول ہے کہ آیۃ شریفہ ومن یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللّٰہ ابن ملجم قاتل علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی۔(ص۳۵۹)

اسی طرح مرزا صاحب آیۃ برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد وغیرہ کو اپنی شان میں قرار دیتے ہیں۔

آیتوں سے جھوٹا استدلال:

ابو منصور نے قولہ تعالیٰ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ماانتقوا سے استدلال کیا کہ ہر چیز حلال ہے اس لئے کہ اس سے نفس کی تقویت ہے۔(ص۳۴۱)

اسی طرح مرزا صاحب سورہ انا انزلنا سے اپنے مامور من اللہ ہونے کا استدلال کرتے ہیں اسی قسم کے استدلالوں میں مرزا صاحب کو ملکہ حاصل ہے۔

اپنی تعلّی:

ابن تومرت فخر کرتا تھا کہ میری جماعت میں ایک ذلیل شخص یعنی ونشریسی کا سینہ مثل نبی ﷺ کے فرشتوں نے شق کر کے قرآن وحدیث وعلوم لدنیہ سے بھر دیا۔(ص۳۴۳)

ابو الخطاب اسدی کا قول تھا کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں جو جبرائیل اور میکائیل سے افضل ہیں۔(ص۳۴۹)

مرزا صاحب نے اس قسم کی سخاوت تو نہیں کی مگر اپنی ذاتی تعلّی کی غرض سے یہ تو لکھ دیا کہ نبی ﷺ نے کشف میں غلطیاں کھائیں اور صدہا انبیاء کے کشف غلط ثابت ہوئے بخلاف اپنے کشف کے کہ غلطی کا احتمال ہی نہیں اس لئے کہ خدائے تعالیٰ منہ سے پردہ ہٹا کر صاف طور پر باتیں کا کرتا ہے

اسی وجہ سے ان کے الہام دوسروں پر حجت ہیں۔ (ص ۱۶۳)

احمد کیال جو امام الزماں کہلاتا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ میں عالم کی تکمیل کے واسطے آیا ہوں اور میرا نام قائم رکھا گیا اب تک جو متضاد کیفیتیں عالم میں تھیں اب وہ سب باطل ہو جائیں گی اور روحانی جسمانی پر غالب ہو جائے گا یعنی قیامت قائم ہوگی۔ (ص ۳۵۲)

مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ اگر میں نہ ہوتا تو آسمان ہی پیدا نہ ہوتا اور خدا نے ان سے فرمایا کہ تیرا نام تمام ہوگا اور میرا نام تمام نہ ہوگا اور فرماتے ہیں کہ قرآن اٹھ گیا تھا ثریا سے میں اسے لایا ہوں۔ (ص ۲۹۷)

احمد کیال کا قول تھا کہ انبیاء اہل تقلید کے پیشواء تھے اور قائم یعنی خود اہل بصیرت کا پیشوا ہے (ص ۳۵۲) اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں تمام عوالم کا جامع ہوں۔ (ص ۳۵۳)

مرزا صاحب نے دیکھا کہ درخت پہاڑ اور جانور وغیرہ کے جامع ہونے سے کیا فائدہ اس لئے ان میں سے وہ چند امور کے لئے جو مفید اور بکار آمد ہوں مثلاً عیسویت موسویت نبوت رسالت مجددیت امامت وغیرہ اور پیشوا ایسی امت کا ایسا ہے جو قطعی جنتی ہے۔ (ص ۲۱)

قدرت:

عمیر تبان مدعی نبوت کمال افتخار سے کہتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو اس گھاس کو ابھی سونا بنادوں۔ (ص ۵۷)

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کے معجزے عمل مسمریزم سے تھے اگر یہ عمل قابل نفرت نہ ہوتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ان سے کم نہ رہتا۔ (ص ۵۷)

مغیرہ کا دعویٰ تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اس سے مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔ (ص ۳۴۰)

بنان ابن سمعان تمیمی کا دعویٰ تھا کہ میں اسم اعظم کے ذریعے سے زہرہ کو بلا لیتا ہوں۔ (ص ۳۴۷)

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ مجھے تو کن فیکون دیا گیا ہے۔ (ف ۵۳)

یعنی جس معدوم کو چاہوں کن کہہ کر موجود کر سکتا ہوں اور اجابت دعا دی گئی جو کچھ خدا سے مانگتا

ہوں فوراً مل جاتا ہے۔(ص ۳۴۵)

خدا کی صاحبزادگی:

بیانؔ غورث کا دعویٰ تھا کہ میں اپنے خدا کا بیٹا ہوں۔ مرزا صاحب نے مقصود پر نظر کر کے فرمایا کہ میں خدا کی اولاد کا ہم رتبہ ہوں کیونکہ پرستش رتبے ہی کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے۔(ص ۳۰۵) چنانچہ یہاں تک تو نوبت پہنچ گئی کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے۔

خدا کو دیکھنا:

مغیرہ مدعی نبوت کا کنایۃً دعویٰ تھا کہ میں نے خدا کو دیکھا ہے۔(ص ۳۴۰)

مرزا صاحب کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ خدا سے باتیں کرتے وقت وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں اور اس وقت خدا کسی قدر پردہ اپنے روشن چہرے سے اتار دیتا ہے۔(ص ۲۹۸)

مرزا صاحب نے یہ تو نہیں لکھا کہ اس وقت میری آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں اس سے کنایۃً دعویٰ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ اس روشن چہرے کو وہ دیکھ ہی لیتے ہیں۔

تکفیر:

اخرس کا قول ہے کہ جو شخص بعد نبی ﷺ کے مجھ پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔(ص ۳۲۴)

مرزا صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ میرا منکر خدا کا منکر ہے۔ خوارج کبار صحابہ کی تکفیر کرتے تھے مرزا صاحب بھی صحابہ کے اعتقادات مردیہ کو شرک بتاتے ہیں۔

اعدادِ حروف:

مرزا صاحب کو ناز ہے کہ وہ اعداد حروف سے اپنے مطالب ثابت کرتے ہیں حالانکہ اس کا موجد فرقہ باطنیہ ہے جو اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

ناموں میں تصرف:

ذکرویہ ابن یحیٰی اپنا نام محمد ابن عبداللہ ظاہر کر کے مہدی موعود بنا اس لئے کہ احادیث میں امام مہدی کا یہی نام وارد ہے۔(ص ۳۲۵)

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرا نام بھی اللہ کے نزدیک مہدی بھی ہے اور عیسیٰ بھی ہے

اس لئے میں مہدی بھی ہوں اور عیسیٰ بھی ہوں ابو منصور کا قول تھا کہ میتہ اور لحم خنزیر وغیرہ چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت حرام تھی اسی طرح صلوٰۃ، صوم، زکوٰۃ، اور حج چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت واجب تھی اس لئے نہ کوئی چیز حرام نہ کوئی عبادت فرض۔ (ص ۳۴۱)

سید احمد خان صاحب بھی جبرائیل اور ابلیس و شیاطین آدمی کے قویٰ کا نام رکھ کر فرشتوں اور شیاطین کے وجود سے منکر ہو گئے۔ (ص ۳۴۳)

مرزا صاحب نے اسلام کو یتیم کا لقب دے کر زکوٰۃ لینے کا استحقاق ثابت کیا کیونکہ وہ اسلام کو پرورش کر رہے ہیں اور نیز قادیان کا نام دمشق رکھ کر عیسیٰ کا اس میں اترنا ثابت کر دیا اور گورنمنٹ اور پادریوں کا نام دجال رکھ کر بڑے دجال کی نشاندہی سے سبکدوش ہو گئے۔

تحریک قوائے انسانی:

باطنیہ قائل ہیں کہ ہر زمانے میں نبی اور وصی کی تحریک سے نفوس اور اشخاص شرائع کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں۔ (ص ۳۵۶)

مرزا صاحب اسی بناء پر اپنے زمانہ ولادت سے یہ تحریکیں ثابت کرتے ہیں۔

بروز:

مرزا صاحب جو مسئلہ بروز کے قائل ہیں سو انہوں نے اس مسئلہ میں فیثا غورس کی پیروی کی ہے۔ (ص ۳۰۴)

یہ چند تقلیدیں بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھی گئیں اگر مرزا صاحب کی تصانیف بغور دیکھی جائیں اور مدعیان نبوت و امامت والوہیت وغیرہ کے احوال اقوال پیش نظر ہوں تو اس کی نظیریں بکثرت مل سکتی ہیں۔ عقلمند طالب حق کے لئے جس قدر لکھی گئیں وہ بھی کم نہیں حق تعالیٰ بصیرت عطا فرمائے۔

تعارض:

لکھتے ہیں کہ قرآن کا مبدل ہونا محال ہے کیونکہ ہزار ہا تفسیریں اس کی موجود ہیں ص ۱۱ اور ظاہر ہے کہ تفسیریں معنوی تحریف سے روکتی ہیں ورنہ یوں فرماتے کہ لاکھوں قرآن موجود ہیں

پھر انہیں تفاسیر کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ فطرتی سعادت اور نیک روشی کے مزاحم ہیں انہوں نے مولویوں کو خراب کیا۔(ف ۴۲)

لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا شرک اختیار کرنا خدا کی پیشگوئی کی رو سے محال ہے اور ان کا تزلزل ممکن نہیں (ص ۴۳، ی ۱۱۰)

پھر لکھتے ہیں کہ میرا منکر کافر اور مردہ اور اسلام سے خارج ہے یعنی اب کل مسلمان کافر ہو گئے (ف ۵۴، ی ۵)

لکھتے ہیں مسیح علیہ السلام دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست ونابود کر دیں گے۔(ص ۱۵)

پھر لکھتے ہیں کہ مسیح فوت ہوگیا اور یہ دونوں الہام ہیں یعنی خدا نے ان سے کہا۔(ص ۲۶)

لکھتے ہیں میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں سمجھتا۔(ص ۲۳۸)

پھر لکھتے ہیں وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔

لکھتے ہیں کہ میں تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں۔(ص ۲۸۷)

پھر لکھتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں نیا دین لایا ہوں صدیق اکبر ﷜ سے بلکہ بعض انبیاء سے افضل ہوں (ع ۱۴۷)

فرماتے ہیں کہ مجھے اخلاقی قوت اعلیٰ درجے کی دی گئی۔(س ۴۰)

مگر علماء کو گالیاں اتنی دیتے ہیں کہ ان کی ایک فہرست مرتب ہوگئی۔(ع ۱۴۴)

لکھتے ہیں کہ بغیر قرآن کے عقل سے واقعات نہیں معلوم ہوسکتے۔(ص ۱۰۴/۷۷)

اور مخالف قرآن وانا جیل عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے اور بھاگ جانے کا واقعہ دل سے گھڑ لیا۔(ل)

لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا۔ اور اس کے بھی قائل ہیں کہ معجزہ شق القمر دکھایا گیا (ص ۱۲۳)

لکھتے ہیں کہ ہر پیشگوئی آنحضرت ﷺ پر کھولی گئی تھی پھر لکھتے ہیں کہ حضرت پر ابن مریم اور دجال وغیرہ کی حقیقت نہیں کھولی گئی۔(ص ۲۶۷)

لکھتے ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث بخاری میں نہ ہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں اور ایک مجہول فارسی قصیدہ قابل وثوق ہے۔ (ص ۲۷۲)

لکھتے ہیں کہ انجیلوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں پھر لکھتے ہیں کہ یہ انجیلیں مسیح کی انجیلیں نہیں اور ایک ذرہ ہم ان کو شہادت کے طور پر نہیں لے سکتے۔ (ص ۲۷۷)

لکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر صحابہ کا اجماع نہیں اگر ہو تو تین چار سو صحابہ کا نام لیا جائے۔ مگر چودھویں صدی کے شروع مسیح آنے پر اجماع ہے کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خان صاحب کی رائے ہے کہ شاید چودھویں صدی کے شروع میں مسیح اتر آئیں۔ (ص ۲۸۲،۲۸۱) یعنی ان دو راویوں سے اجماع منعقد ہو گیا۔

لکھتے ہیں کہ احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں والظن لا یغنی من الحق شیاً یعنی ان سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ (ف ۹)

پھر لکھتے ہیں کہ ایک حصہ کثیرہ دین کا احادیث ثابت ہے۔ (ف ۱۱)

لکھتے ہیں کہ جو حدیث بخاری میں نہ ہو تو قابل اعتبار نہیں۔ (ف ۱۴)

اور خود مسند امام احمد ابو داؤد ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان کی حتیٰ کہ فردوس دیلمی وغیرہ کی حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں۔ (ف ۲۶، ف ۶۸)

بخاری شریف وغیرہ کے راویوں میں یہ احتمال نکالتے ہیں کہ ممکن ہے کہ انہوں نے قصداً یا سہواً جھوٹ کہہ دیا ہو اور اپنی حدیث کا ایک ہی راوی ہے اور اس کی تعدیل کنہیا لال، مراری لال، اور بوٹا وغیرہ سے کراتے ہیں۔ (ف ۱۷)

بڑے دجال کے باب میں احادیث صحیحہ وارد ہیں کہ وہ پانی برسائے گا اور خوارق عادات اس سے ظہور میں آئیں گے اس پر لکھتے ہیں کہ یہ اعتقاد شرک ہے کیونکہ اس سے انما امرہ ان یقول لہ کن فیکون اس پر صادق آ جائے گا اور اپنی نسبت کہتے ہیں کہ مجھے بھی کن فیکون دیا گیا ہے۔ (ف ۵۸)

اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم انت قلت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قال ماضی کا صیغہ ہے اور اس

کے اوّل میں اذ موجود ہے جو خاص ماضی کے واسطے آیا ہے اور جب انہوں نے لکھا کہ مجھے وحی ہوئی عفت الدیار محلها و مقامها اور اس کے معنی یہ ہیں کہ عمارتیں نابود ہو جائیں گی تو اس پر اعتراض ہوا کہ عفت ماضی کا صیغہ ہے تو جواب میں لکھتے ہیں کہ ماضی بمعنی مستقبل آتی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

انبیاء علیھم السلام وغیر ھم پر ان کے حملے:

سوائے اپنی تالیفات کے امام غزالی وغیرہ کی تالیفات قابل التفات نہیں۔ (ع ۱۹)

مسلمان مشرکانہ خیال کے عادی ہیں۔ (ص ۲۶۷)

حقیقت انسانیہ پر فنا طاری ہوگئی۔ (ف ۷۲)

تمام مسلمان اسلام سے خارج ہیں۔ (ص ۱۲۹)

ابن مسعودؓ ایک معمولی انسان تھا جوش میں آکر غلطی کھائی۔ (ع ۱۳۸)

ابن عباس وغیرہ مفسرین نے حق تعالیٰ کی استاذی کا منصب اپنے لئے قرار دیا۔ (ص ۳۴۶)

نواس پر اور ان کی روایت پر جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں مسلم شریف میں مروی ہے اقسام کے حملے۔ (ف ۱۳۷)

جائز ہے کہ حدیثوں کے راویوں نے عمداً یا سہواً خطا کی ہو۔ (ص ۲۷۰)

بخاری اور مسلم میں بھی حدیثیں موضوع ہیں۔ (ف ۱۴۹)

احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن نہیں جس سے کوئی بات ثابت نہیں ہوسکتی۔ (ص ۲۷)

تفسیریں بیہودہ خیالات ہیں۔ (ف ۲۲)

انبیاء کے معجزے مکروں کے مشابہ محجوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)

انبیاء سے سہو و خطا ہوتی ہے۔ (۲۶۷)

انبیاء پیشین گوئی میں غلطی کھاتے ہیں۔ (ص ۱۱۳)

عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم سے مردے کو حرکت دیتے تھے جس کا ذکر قرآن میں ہے یعنی ساحر تھے (ص ۵۴)

ابراہیم علیہ السلام نے مسمریزم سے چار پرندوں کو بلا لیا تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے۔(ص ۶۱)

عیسیٰ علیہ السلام کو مسمریزم میں کچھ مشق تھی عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم سے قریب الموت مردوں کو حرکت دیتے تھے۔(ص ۵۰)

مسمریزم قابل نفرت ہے ورنہ اس میں بھی میں مسیح سے کم نہ رہتا۔(ص ۲۹۹، ص ۵۷)

عیسیٰ علیہ السلام بائیس برس اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ نجاری کا کام کرتے رہے اس لئے کھلونے کی چڑیاں بناتے تھے۔(ص ۳۰۰)

عیسیٰ علیہ السلام کے دادا سلیمان علیہ السلام تھے۔(ص ۴۷، ص ۳۰۰)

اگر مسیح اس زمانے میں ہوتا تو جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور اللہ کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا(ص ۳۰۰)

چار سو انبیاء کا کشف جھوٹا ثابت ہوا۔(ص ۱۵۵)

وہ چار سو شخص بت پرست تھے جن کا کشف غلط تھا ان کو انبیاء میں داخل کیا۔(ع ۲۴۱)

آنحضرت ﷺ پر حقیقت عیسیٰ اور دجّال اور یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض کی منکشف نہ ہوئی۔(ص ۱۱۵)

حضرت ﷺ کا کلام لغو اور بے معنی۔(۲۸۲)

حضرت ﷺ کی غلط بیانی۔(ص ۱۴۶)

حضرت ﷺ نے جو قسم کھا کر فرمایا اس کا بھی اعتبار نہ کرنا۔(ف ۱۱۸)

حضرت ﷺ کے کشف میں غلطی۔(ف ۲۲۷)

حضرت ﷺ کا جسم کثیف تھا۔(ف ۱۹۴)

قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے بنا کر زندہ کرتے تھے وہ مشرکانہ خیال ہے۔(ص ۴۶)

قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے وہ مشرکانہ خیال ہے۔(ف ۶۰)

زمین پر قیامت ہونا جو قرآن میں مذکور ہے وہ یہودانہ خیال ہے۔(ف ۲۵۳)

اناجیل محرفہ سے قرآن کی تکذیب۔(ف ۹۴)

طب کی کتاب سے قرآن کا رد۔(ص ۲۷۶)

خدائے تعالیٰ کی تکذیب۔(ص ۱۰۲، ۱۱۸، ۷۴۳)

خدائے تعالیٰ پر غلط الفاظ کہنے کا الزام۔(ص ۱۹۳)

قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دیا۔(ک ۶)

نشانیوں میں جھگڑنا:

حق تعالیٰ فرماتا ہے وما یجادل فی آیات اللہ الا الذین کفروا یعنی سوائے کافروں کے خدا کی نشانیوں میں کوئی جھگڑا نہیں کرتا۔اب دیکھئے کہ مرزا صاحب نے خدا کی نشانیوں میں کیسے کیسے جھگڑے ڈال دیئے اب ان کو کیا کہنا چاہیے۔فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جو نشانیاں دی گئیں تھی اوہام باطلہ تھے۔(ص ۴۲)

کافروں وغیرہ سے بڑھ کر ان میں معجزے کی کوئی طاقت نہ تھی۔(ص ۴۴)

اولوالعزم انبیاء کے معجزے ایک قسم کے سحر یعنی مسمریزم تھے۔(ص ۴۸، ص ۵۳، ص ۵۴، ص ۶۷، ص ۶۱)

انبیاء پیشگوئی کی تعبیر میں غلطی کھاتے تھے۔(ف ۱۱۵)

خدائے تعالیٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا۔(ص ۸۰)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنی کھلی کھلی نشانیاں قرآن میں مذکور اور حق تعالیٰ آیات بینات فرماتا ہے وہ سب (نعوذ باللہ) خلاف واقع ہیں فرماتے ہیں کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک جو قرآن میں ہے وہ میری نسبت ہے۔(ل ۱۹۲)

انبیاء کے معجزات مکروں کے مشابہ محجوب الحقیقت ہیں۔(ص ۷۰)

پرانے معجزے مثل کتھا کے ہیں جس کا ایمان عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح قصوں اور کہانی کے سہارے ہو یعنی معجزوں پر اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔(ص ۲۶۷)

افتراء علی اللہ: حق تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا یعنی جو

اللہ کی افتراء کرے اس سے بڑھ کر کون ظالم جس کا مطلب یہ ہوا کہ کافر سے بھی زیادہ تر وہ شقی ہے (ص ۱۶۲)

مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ پر ہمیشہ افتراء کیا کرتے ہیں چنانچہ چند یہاں لکھے جاتے ہیں لکھا ہے کہ قرآن میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں کلام اللہ آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔ آتھم کے باب میں خدا نے کہا ہے کہ وہ پندرہ مہینے میں مرے گا حالانکہ نہ مرا۔ (ص ۱۸۱، ف ۷۲، ص ۱۵۸، ص ۱۸۷)

لیکھرام کے باب میں خدا نے خبر دی کہ وہ خارق العادت موت مرے گا حالانکہ ایسا نہ ہوا اور عبارت الہام غلط ہونے سے تو یقیناً افتراء ثابت ہو گیا۔ (ص ۱۹۲)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کو خدا نے کہا بلکہ انا زوجنکھا کہ اگر نکاح بھی کر دیا جو نشانی مقرر کی تھی وہ غلط نکلی اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا خدا نے قرآن میں فرمایا کہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سو وہ رسول میں ہوں۔ خدا نے بارہا مجھے فرمایا کہ جو دعا تو کرے میں قبول کروں گا حالانکہ اشد ضرورت کے وقت ہمیشہ ان کی دعائیں رد ہوتی ہیں کن فیکون خدا نے مجھ کو دیا۔ (ف ۵۳)

پھر اس کن سے کون سے خرق عادت دکھلائے د میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں خدا نے مجھ کو دین حق دے کر بھیجا ہے۔ (ف ۵۳)

اور خدا منہ سے پردہ ہٹا کر باتیں اور ٹھٹھے کرتا ہے خدا نے کہا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا۔

مخالفت رسول اللہ ﷺ و اہل اسلام:

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولّٰی ونصلہ جھنم یعنی جو مخالفت کرے رسول کی جب کھل گئی اس پر راہِ ہدایت اور مسلمانوں کے رستے کے سوا دوسرا رستہ چلے تو جو رستہ اس نے اختیار کر لیا ہے ہم اس کو وہ ہی رستہ چلائے جائیں گے اور آخر کار اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ (ص ۵۲)

مرزا صاحب نے تو نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی مخالفت کا ایک عام طریقہ اور قاعدہ ہی ایجاد کر دیا ہے کہ حدیث اگر صحیح بھی ہو تو مفید ظن ہے والظن لا یغنی من الحق شیئاً جس کی شرح فرماتے ہیں کہ ظن سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہوتی جس سے لازم آ گیا کہ کوئی حدیث

قابلِ اعتماد و عمل نہیں۔ بلا تردد اس کی مخالفت کی جائے اور مسلمانوں کی مخالفت کا طریقہ ایجاد کیا کہ اور تو اور خود تمام مسلمانوں کا اجماع بھی کسی مسئلہ پر ہو جائے تو وہ بھی خطا سے معصوم نہیں اور ظاہر ہے کہ جس بات میں خطا کا احتمال ہو اس پر عمل پیرا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ایسی بات قابل اعتماد و اعتقاد ہو سکتی ہے۔ پھر جو احادیث و اقوال صحابہ و تابعین و علماء ان کی غرض کو پوری نہیں ہونے دیتے ان کو اپنے مصنوعی الہاموں سے باطل ٹھہرا کر ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا جو غیر سبیل المومنین ہے اور اس کی کچھ پروانہ کی کہ ان احادیث و اقوال کو تمام امت مرحومہ نے قبول کر لیا ہے۔ اس کا ثبوت اسی فہرست کے مضامین میں فضائل ادعائے مرزا صاحب وغیرہ مقامات سے بخوبی مل سکتا ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ الغرض رسول اللہ ﷺ اور مومنین کی مخالفت کو انہوں نے اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیا اس پر بھی اگر وہ مقتدا ہی مانے جائیں تو قسمت کی بات ہے۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزوں سے دوستی

ازقلم: حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

انگریز دوستی کی کہانی۔۔۔انگریز دوستوں کی زبانی

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی

دورِ حاضر کا مسیلمہ، امت کے تیس (۳۰) دجالوں میں سے ایک دجال، مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ موصوف نے مجدد اور مصلح کے دعاوی سے سلسلہ شروع کیا۔ دعوی ءِ نبوت کرنا تو عام مشہور ہے لیکن اس خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا کو فراموش کر دینے والے اس شخص نے اپنے متعلق خدا ہونے تک کے متعدد دعاوی کیے ہوئے ہیں۔

موت سے پیشتر اپنے کئی مخالفوں کو چیلنج کیا تھا کہ فریقین سے جو جھوٹا اور کذاب ہے اسے خدائے بزرگ و برتر دوسرے کی زندگی میں ہیضہ و طاعون وغیرہ متعددی مرض کے ساتھ ذلیل کر کے مارے۔ مخالفین تو سارے ہی زندہ رہے لیکن اُن کی زندگی میں مرزا صاحب ہی بعارضۂ ہیضہ ۱۹۰۸ء بروز منگل ساڑھے دس بجے دن کے راہی ملکِ عدم ہو گئے اور اپنے جھوٹا ہونے کا سب کے سامنے بیّن ثبوت پیش کر گئے۔ برٹش گورنمنٹ کے آلۂ کاروں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مدِّ مقابل سرزمینِ پاک و ہند میں تو کوئی نہیں ہوا۔ مرزا غلام احمد کو یہ صفت ورثے میں ملی تھی۔ چنانچہ اپنے والد کے بارے میں خود یوں تصریح کی ہے:

"میرے والد مرحوم کی سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ نہیں ہو سکتیں جو وہ خلوصِ دل سے اس گورنمنٹ کی خیرخواہی میں بجا لائے۔ انہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گزاری میں اُس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جب تک انسان سچے دل اور تہِ دل سے کسی کا خیرخواہ نہ ہو ہرگز دکھلا نہیں

سکتا"۔(شہادت القرآن،ص ۸۴)

اپنے والد کے بارے میں دوسری کتاب کے اندر یوں لکھا ہے:

"والد صاحب مرحوم اس ملک کے ممیز زمینداروں میں شمار کیے جاتے تھے۔گورنری دربار میں اُن کو کرسی ملتی تھی اور گورنمنٹ برطانیہ کے سچے شکر گزار اور خیر خواہ تھے"۔(غلام احمد قادیانی،مرزا :ازالۂ اوہام،ص ۵۰)

ان کے کارناموں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فخریہ انداز میں ایک جگہ یوں بھی رقمطراز ہیں:

"سن ستاون (یعنی ۱۸۵۷ء) کے مفسدہ میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا،تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیے اور پھر ایک دفعہ سو سوار سے خدمت گزاری کی اور انہی مخلصانہ خدمات کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔چنانچہ جناب گورنر جنرل کے دربار میں عزت کے ساتھ ان کو کرسی ملتی تھی اور ہر ایک درجہ کے حکام انگریزی بڑی عزت اور دلجوئی سے پیش آتے تھے"۔(غلام احمد قادیانی،مرزا:شہادت القرآن،ص ۸۴)

اپنے بڑے بھائی،مرزا غلام قادر کی انگریز دوستی کے بارے میں موصوف نے یوں تصریح کی ہے:

"اس عاجز کا بڑا بھائی،مرزا غلام قادر،جس قدر مدت تک زندہ رہا،اس نے بھی اپنے والد مرحوم کے قدم پر قدم مارا اور گورنمنٹ کی مخلصانہ خدمت میں بہ دل و جان مصروف رہا"۔(ایضاً:ص ۸۴)

خود مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جہاد کے سخت مخالف اور برٹش گورنمنٹ کے نمبر ایک آلۂ کار تھے اس امر کا اعتراف موصوف نے اپنے لفظوں میں یوں کیا ہے:

"میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں،اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دِلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال،جہاد وغیرہ کے دور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں"۔(غلام احمد قادیانی مرزا:تبلیغ

رسالت، جلد ۷، ص ۱۰)

دوسری جگہ انگریزوں کی حمایت میں جہاد کی مخالفت کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

"میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت (برٹش گورنمنٹ) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی (امام مہدی علیہ السلام) اور مسیح خونی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی بے اصل روایتیں (جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں) اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل (جو حکم خدا اور عمل وارشادِ مصطفیٰ ہے) جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں"۔ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۵)

موصوف نے انگریزی حکومت کے استحکام کی خاطر اس کی حمایت میں جہاد کے خلاف بے شمار کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کروائے اور اپنے اس اسلام دشمنی کے کارنامے پر آپ یوں فخر کیا کرتے تھے:

"میں ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں"۔ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۵)

شاید پنجاب کے مشہور شاعر ظفر علی خاں نے یہ شعر اسی لئے کہا تھا:

طوقِ استعمارِ مغرب خود کیا زیب گلو
اور گواہ اس پر ہیں مرزا کی پچاس الماریاں

انگریزی حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری کی ترغیب دینے اور مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو برٹش گورنمنٹ کے مفاد کی خاطر ٹھنڈا کرنے کی غرض سے مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریری طور پر جو کچھ کیا اس کی تفصیل یوں بیان کی:

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلادِ اسلام میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے، لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض

ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں اور یہاں تک کہ اسلام کے دو (۲) مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلادِ شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکتا"۔ (غلام احمد قادیانی، مرزا: ستارۂ قیصرہ، ص ۷)

جس طرح اپنے دور میں جعفر بنگال اور صادق دکن ممتاز تھے اور اپنے سیاہ کارناموں کو سرمایۂ افتخار سمجھا کرتے تھے اس طرح اپنے پیش رو حضرات سے مرزا صاحب ملت فروشی یا دین فروشی میں کم تھوڑے ہی رہ گئے تھے جو یہ فخر نہ کرتے بلکہ معلوم تو یوں ہوتا ہے کہ موصوف اپنے میدان کے سارے کھلاڑیوں کو مات دے کر سب سے ممتاز ہو گئے تھے۔ اسی اسلام دشمنی اور ملت فروشی کے باعث انہیں خود احساس تھا کہ کسی بھی اسلامی ملک میں کوئی مسلمان حکمران ان کے وجود کو برداشت نہ کر سکے گا اور برٹش گورنمنٹ کے ماتحت اور اس کی سرپرستی میں جو یہ عظیم فتنہ پرورش پر رہا ہے اسلامی حکومت اسے جڑ سے اکھاڑے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس حقیقت کا سرسید احمد خان علی گڑھی اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح خود مرزا صاحب نے علی الاعلان اور بغیر کسی ہیر پھیر کے یوں اعتراف کیا ہے:

"خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت (برٹش گورنمنٹ) کو بنا دیا ہے یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطانِ روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ میں"۔ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۶)

دوسری جگہ موصوف نے اور وضاحت سے اسی امر کا انکشاف اعتراف یوں کیا ہے:

مگر پھر اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں، ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے، اگرچہ وہ اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی"۔(غلام احمد قادیانی، مرزا: تحفہ قیصریہ، ص ۲۷)

مرزا صاحب اس امر کے بھی معترف ہیں کہ انہیں ملکہ وکٹوریہ کے حکم سے نبی بنایا گیا تھا۔ نبی بنانے والے گورنر جنرل یا وائسرائے کا نام چونکہ انہوں نے تحریر نہیں کیا لہٰذا اس کے ذکر کو چھوڑ کر ملکہ برطانیہ کے متعلق بیان ملاحظہ ہو:

"اے بابرکت قیصرۂ ہند! تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ خدا کی رحمت کا سایہ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے"۔(غلام احمد قادیانی، مرزا: ستارۂ قیصرہ، ص ۱۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کو ملکہ وکٹوریہ کے جس ماتحت حاکم نے نبی بنایا تھا اس سے اس کا مقصود کیا تھا اور مرزا صاحب کو کس ڈیوٹی پر مامور کیا گیا تھا؟ موصوف نے اس سوال کا جواب خود یوں دیا ہے:

"اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا، آسمان سے مجھے بھیجا، تاکہ میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں پرورش پائی حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول رہوں"۔(ایضاً ص ۱۰)

موصوف کو اعتراف تھا کہ وہ انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا ہیں اسی لئے اپنی نبی بنانے والوں کی خدمت میں اپنی خدمات یاد دلا کر یوں دست بستہ عرض پرداز ہوئے تھے:

"التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کا خیر خواہ اور خدمت گزار ہے اس خود کاشتہ پودے کے نسبت نہایت حزم و احتیاط سے اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص

کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت و مہربانی کی نظر سے دیکھیں"۔(غلام احمد قادیانی، مرزا: تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۱۹)

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

محترم قارئین:

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریات آپ نے پڑھے۔ ہر باشعور آدمی یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ گستاخان نبوت کو عبرتناک انجام میں مبتلا فرمایا۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس گستاخ نبی کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح عبرتناک انجام میں مبتلا فرمایا۔ ہم اس سلسلے میں قادیانیوں کی ویب سائٹ کے چند صفحات پیش کر رہے ہیں جو اس کی عبرتناک موت کا بین ثبوت ہیں۔ کاش اس خبیث، بدکردار اور جہنمی شخص کی موت سے قادیانی سبق حاصل کر لیتے اور مباہلے کے چیلنج کی ڈینگیں مارنا چھوڑ دیتے۔

محترم قارئین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ہمیشہ مناظرہ ومباہلہ کی دعوت دیتے رہے اور دعوت دے کر میدان سے بھاگتے رہے ان بزدلوں کو بھی مسلمانوں کا سامنا کرنے کی ہمت اپنے اندر نہ پائی اب اس مباہلے کے چیلنج کے جواب میں بھی ان سے ایسے ہی رویہ کی امید ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور حیلے بہانے سے اس کو ملتوی یا رد کر کے اپنی جھوٹی فتح کے جشن منائیں گے لیکن وہ یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے حیلے بہانے دنیا میں بھی انہیں خجالت سے نہ بچا سکیں گے اور آخرت میں تو کوئی حیلہ بہانہ کام آ ہی نہیں سکتا لہٰذا ان مرزائیوں کو چاہیے کہ اپنے جھوٹے نبی کی عبرتناک نجاست آلودہ موت سے سبق حاصل کریں ورنہ مباہلے کی صورت میں ان کو بھی اپنے جھوٹے نبی کی گندی موت کی طرح اپنے ہی گو میں لپٹی ہوئی بدبودار موت کا سامنا ہوگا اور اگر ان کے نزدیک گو میں لتھڑی ہوئی بدبودار موت بھی عبرتناک نہیں تو پھر وہ کون سی موت ہے جو ان کے لئے عبرتناک ثابت ہو۔

تمام قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ گو میں لتھڑے ہوئے جھوٹے نبی کو چھوڑ کر مہکتے مہکتے، معطر معطر کی

مدنی آقا ﷺ کے خوشبودار دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور خوشبودار ہو جائیں۔

اللہ عزوجل ہم کو حق قبول کرنے والا اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنے والا بنا دے۔

آمین بجاہ النبی خاتم المرسلین ﷺ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرت ناک موت کا ثبوت انکی اپنی ویب سائیڈ پر

Death of Hadrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani?

The Holy Quran Says:{Alas for my servants!there comes not a Messenger to them but they mock at him}(36:31)

وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔(سورۂ یٰسین)

It is surprising to note that this absurd allegation has no basis what-so-ever from the history. The Promised Messiah (peace be on him) had written 6 years before his death, in Tadhikiratush Shahadatain that he had complaints of diarrhea, No where in the Holy Quran or Hadith it is written that if someone dies due to weakness of diarrhea in his old age, he died a cursed death. May Allah open your eyes and you be able to recognize the Imam of the Age, Ameen. Here wo copy a page from the book seertul Mahdi written by Hadrat Musleh Mauood which describes tha last few days and death of His Holiness Mirza Ghulam Ahmad,The Promised Messiah (peace be on him).It is clear from the record of all eye-witnesses that Hadrat Mirza Ghulam Ahmad (peace be on him) died on his bed with his last words: Allah.

یہ حیرانی کی بات ہے کہ تاریخ سے اسے بیہودی الزام کا کوئی بھی جواز موجود نہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے وصال سے چھ سال پہلے اپنی کتاب تذکرہ الشہادتین میں لکھا تھا کہ آپ کو

پرانی دستوں کی بیماری ہے۔اب کیا کسی قرآنی آیت یا حدیث میں یہ لکھا ہے کہ کوئی عمر رسیدہ شخص دستوں کی کمزوری سے وفات پا جائے تو وہ لعنتی موت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے اور وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ذیل میں ہم حضرت مصلح موعود کی کتاب سیرۃ المہدی کے ایک صفحہ کا عکس پیش کر رہے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے آخری دنوں کے واقعات اور وفات کا واقعہ درج ہے۔

تمام افراد جو وہاں پر موجود تھے ان سب کی ایک ہی گواہی ہے کہ آپ نے بستر پر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی اور آپ کی زبان پر آخری لفظ "اللہ" تھا۔

The death of his Holiness, on whom be peace

He always had complaints of diarrhea.This disease worsened on his arrival in Lahore,and since there were hordes of people who were ever present to meet with him, he did not have a chance to rest and recuperate. He was in this state when he received this revelation{Arabic: arraheelo summa arraheelo} that is the time for departure has arrived'. This revelation worried many who were present there,but right then they received news from Qadian of the demise of an affectionatte friend, and people thought that this revelation was with regards to this person and thus felt relieved, but when he (The Promised Messiah a.s) was asked, he said that this revelation concerned someone very important to the community, and was not regarding the person who had died. The revelation caused anxity to mother, who one day suggested that wo go back to Qadian, but he replied `going back to Qadian is not within our means anymore. Only if God takes us could we go, 'But despite this revelation and his ailment, he continued to work, and even in this state of bad health he propsed to deliver a lecture to promote peace and harmony between the Hindus and the

Muslims, and had even started writing the lecture,and gave it the name"Paigham e Sulah"(The Message of Peace). This worsened his condition and made him eeaker and his diarrhea became even worse. One the night preceding the day this lecture was completed he received another revelation.

persian

that is do not trust the mortal age'. He told everyone in the house about this revelation right then and said that it was regarding his own self. The lecture finished that day and it was handed out to be printed. At night he passed loose excerments and was gripped with extremely weak. Mother was woken up. By the time she got up, his condition was extremely weak. Mother worrisomely asked what had happened to him? He repleed "same thing that I used to tell you" (that is the ailment of death). He passed another loose exceements and the weakness worsened. He asked for Maulvi Nooruddin sahib (Maulvi Mooruddin, as has been said above, was a reputable physician). Then he asked for Mahmood (the writer of these lines) and Mir sahib (His father in law) to be woken up. My bed was only a little distance from his,and when I woke up I saw him to be in a state of immense ailment. The doctors came and started medication but that didn't improve his state. At last some medication was given via injection after which he went into sleep.When it was morning, he woke up to say his prayers, His throat was so weak that when he tried to speak no words came out. At this he asked for pen but couldn't write either and the pen fell from his hand. After this he lied down and in a little while he was overcome by unconsciousness and around 10:30 in the morning his soul appeared before that True Emperor for the sake of serving Whose religion he had spent his entier life. Innalillah e wa inna ilayhe rajiooon(indeed we are from Allah and to Him is our return). All through his ailment, there

was one word constantly on his lips, and that word was "Allah".

The news of his demise spread throughout Lahore at lightening speed. Members of the community living at different places were telegraphed with this news, and on the same evening or the next morning the newspaper delivered the news of the death of this great person allo over India. Whereas the grace with which he had dealt happiness cannot be forgotten which his blessed body was present, and showed its narrow-mindedness by singing songs of jubilation.

Some had donned weird costumes to show off their wickedness.

حضور علیہ السلام کا وصال

آپ کو ہمیشہ دستوں کی شکایت رہتی تھی لاہور تشریف لانے پر یہ شکایت زیادہ ہوگئی اور چونکہ ملنے والوں کا ایک تانتا لگا رہتا تھا اس لئے طبیعت کو آرام بھی نہ ملا آپ اسی حالت میں تھے کہ الہام ہوا "اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ" یعنی کوچ کرنے کا وقت آ گیا پھر کوچ کرنے کا وقت آ گیا اس الہام پر لوگوں کو تشویش ہوئی لیکن فوراً قادیان سے ایک مخلص دوست کی وفات کی خبر پہنچی اور لوگوں نے یہ الہام اس کے متعلق سمجھا اور تسلی ہوگئی لیکن آپؑ سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ سلسلہ کے ایک بہت بڑے شخص کی نسبت ہے وہ شخص اس سے مراد نہیں اس الہام سے والدہ صاحبہ نے گھبرا کر ایک دن فرمایا کہ چلو واپس قادیان چلیں آپؑ نے جواب دیا کہ اب واپس جانا ہمارے اختیار میں نہیں اب اگر خدا ہی لے جائے گا جا سکیں گے۔ مگر باوجود ان الہامات اور بیماری کے آپ اپنے کام میں لگے رہے اور بیماری میں ہی ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح و آشتی پیدا کرنے کے لئے آپ نے ایک لیکچر دینے کی تجویز فرمائی اور لیکچر لکھنا شروع کر دیا اور اس کا نام "پیغامِ صلح" رکھا۔ اس سے آپ کی طبیعت اور بھی کمزور ہوگئی اور دستوں کی بیماری بڑھ گئی جس دن یہ لیکچر ختم ہونا تھا اس رات الہام ہوا "مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار" یعنی نہ رہنے والی عمر پر

بھروسہ نہ کرنا آپ نے اسی وقت یہ الہام گھر میں سنا دیا اور فرمایا کہ ہمارے متعلق کہتا ہے دن کو لیکچر ختم ہوا اور چھپنے کے لئے دے دیا گیا۔ رات کے وقت آپ کو دست آیا اور سخت ضعف ہو گیا والدہ صاحبہ کو جگایا وہ اٹھیں تو آپ کی حالت بہت کمزور تھی انہوں نے گھبرا کر پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا وہی جو میں کہا کرتا تھا (یعنی بیماریٔ موت) اس کے بعد پھر ایک اور دست آیا اس سے بہت ہی ضعف ہو گیا فرمایا مولوی نور الدین صاحب کو بلواؤ (مولوی صاحب جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے بہت بڑے طبیب تھے) پھر فرمایا کہ محمود (مصنف رسالہ ہذا) اور میر صاحب (آپ کے خسر) کو جگاؤ میری چارپائی آپ کی چارپائی سے تھوڑی ہی دور تھی مجھے جگایا گیا اٹھ کر دیکھا تو آپ کو بہت کرب تھا ڈاکٹر بھی آ گئے تھے انہوں نے علاج شروع کیا لیکن آرام نہ ہوا آخر انجکشن کے ذریعے بعض ادویات دی گئیں اس کے بعد آپ سو گئے جب صبح کا وقت ہوا اٹھے اور نماز پڑھی گلا بالکل بیٹھ گیا تھا کچھ فرمانا چاہا لیکن بول نہ سکے اس پر قلم دوات طلب فرمائی لیکن لکھ بھی نہ سکے قلم ہاتھ سے چھٹ گئی اس کے بعد لیٹ گئے اور تھوڑی دیر غنودگی سی طاری ہو گئی اور قریباً ساڑھے دس بجے دن کے آپ کی روح مبارک اس شہنشاہِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی جس کے دین کی خدمت میں آپ نے اپنی ساری عمر صرف کر دی تھی "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" بیماری کے وقت صرف ایک ہی لفظ آپ کی زبان مبارک پر تھا اور وہ لفظ "اللہ" تھا۔

آپ کی وفات کی خبر بجلی کی طرح تمام لاہور میں پھیل گئی مختلف مقامات کی جماعتوں کو تاریں دے دی گئیں اور اسی روز شام یا دوسرے دن صبح کے اخبارات کے ذریعے کل ہندوستان کو اس عظیم الشان انسان کی وفات کی خبر مل گئی جہاں وہ شرافت جس کے ساتھ آپ اپنے مخالفوں کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے ہمیشہ یاد رہے گی وہاں وہ خوشی بھی کبھی نہیں بھلائی جا سکتی جس

Now a question from those who believe in such absurdity: What were you doing in the toilet? if you were not present there, then who told you about it? if your mullah was present there, was he working there to clean the toilet? Please provide record of his employment there. If you can not do that, then fear Allah.

اب ایک سوال ان لوگوں سے جو اس ملائیت کی اندھی تقلید میں جس سے آنحضرت ا نے امت مسلمہ کو خبردار کیا تھا اس قسم کے لچر اعتراضات کو ہی اسلام مانتے ہیں۔ جناب آپ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت وہاں کیا کر رہے تھے؟ اگر آپ وہاں موجود نہیں تھے تو کیا آپ کے مولوی صاحب وہاں صفائی ستھرائی کا کام سرانجام دے رہے تھے؟ اگر ایسا نہیں تو کچھ خدا کا خوف کھایئے اور جھوٹے مولویوں سے بچ کر رہیے ورنہ اپنا دین برباد کردیں گے۔

A similarity with Jesus son of Mary a.s

Since Hadrat Mirza Ghulam Ahmad peace be upon him was appointed Promised Messiah by Allah (swt) in Muslim Ummah similar to Jesus son of Mary a.s. was appointed to Ummah of Hadrat Moses a.s. This very objection by the oppnents of The Promised Messiah on the death of Hadrat Mirza Ghulam Ahmad peace be upon him is similar to the objection on Jesus son of Mary. The jews also claim they killed Jesus son of Mary a.s on the cross and he died a cursed death (Nauzobillah)

This is another sign for the believers!

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے مماثلت:

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ میں مسیحا کے طور پر مبعوث فرمایا جیسا حضرت عیسیٰ بن مریم کو موسوی امت میں مسیحا کے طور پر مبعوث فرمایا تھا اور بہت سی مماثلتوں کے علاوہ (جن کی وجہ سے ہی مسیح موعود کو عیسیٰ بن مریم کہا گیا) یہ وفات پر اعتراض بھی مماثلت ہے۔ یہودی بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو صلیب دے کر لعنتی موت کے گھاٹ اتارا (نعوذ باللہ)۔ اسی طرح ملاؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق بھی جھوٹا قصہ گھڑ کر مذاق اڑایا۔ یہ مماثلت بھی مومنین کے لئے ایک اور نشان ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی گندی موت کی کہانی اس کی بیوی کی زبانی

مرزا صاحب کے فرزند بشیر احمد ایم اے کی لکھی ہوئی کتاب جس کا نام سیرت مہدی جلد نمبرا اس کے صفحہ نمبر ۱۱ اور ۱۲ پہ انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ یعنی نصرت بیگم جہاں سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ والدہ صاحبہ یعنی نصرت بیگم نے فرمایا کہ مرزا صاحب کو پہلا دس کھانا کھانے کے وقت آیا مگر اس کے تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاوں دباتے رہے اور آپ آرام سے سو گئے میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپکو حاجت محسوس ہوئی اور پھر آپ غالباً ایک یا دو دفعہ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اسکے بعد اپ نے زیادہ زور محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا زیادہ زور تھا کہ آپ میری چارپائی پر لیٹ گئے اور وہیں آپ کا پاخانہ نکل گیا اور میں آپ کے پاوں دبانے کے لئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد مرزا صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں اب ٹھیک ہوں میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دس آیا مگر اس قدر زور تھا کہ آپ پاخانہ تک نہ جا سکے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہو گئے اور پھر اٹھ کر میری چارپائی پر لیٹ گئے مگر زور بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دس آیا اور پھر آپ کو ایک کہہ آئی اور جب آپ کہہ سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو آپ کو سن آف محسوس ہو رہا تھا کہ لیٹے لیٹے پشت کے بل جا گرے جب آپ گرے تو آپ کا سر چارپائی کے پائے سے ٹکرایا اور آپ کی حالت غیر ہو گئی پھر مرزا کی اجازت سے میں نے مولوی صاحب اور دیگر لوگوں کو بلایا اور سب کی موجودگی میں مرزا نے لکھنے کے لئے قلم مانگا لیکن آپ سن آف کی وجہ سے کچھ لکھ نا سکے آپ کا قلم سیدھا چلتا رہا پھر آپ کی وفات ہو گئی جن آپ کی وفات ہوئی تو مرزا کی حاجت کی جگہ سے پاخانہ جاری تھا پیشاب کی جگہ سے پیشاب جاری تھا اور منہ سے کچھ اس طرح نکل رہا تھا کہ گویا پاخانہ ہی ہو اور اس طرح آپکی ناک اور کانوں سے بھی پیپ بہ رہی تھی پھر ہم نے مرزا صاحب کو اٹھا کر ایک الگ جگہ لے گئے پھر مرزا صاحب کو غسل کرایا گیا لیکن مرزا صاحب کو غسل کرانے کے باوجود مرزا صاحب کی ایسی حالت تھی کہ اپ میں سے گوکی بدبو آ رہی تھی اور پھر مرزا صاحب کو ہم نے ایک مال گاڑی میں سوار کر کے یعنی مرزا صاحب کی لاش کو ایک مال گاڑی میں سوار کر کے لاہور سے چونکہ مرزا صاحب جس وقت مرے اس وقت اپ لاہور میں مقیم تھے اور آپکو مال گاڑی کے زریعے قادیان بھیجا گیا۔ یہاں پر میں مرزا صاحب کا ایک قول بیان کرتا چلو آپ

مرزا صاحب نے حقیقت الوحید صفحہ نمبر ۲۰۶ روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ میں صفحہ منبر ۲۱۵ پہ لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوکھانا برابر ہے اب اس سے اگلا ریفرنس میں اور پیش کرتا ہوں کہ زمیما ابراہیم احمد حصہ نمبر ۵ صفحہ نمبر ۵۷ اور یہ ہی چیز دوسری جگہ فرمائی روحانی خزائن جلد نمبر ۲۱ صفحہ نمبر ۲۵۸ چونکہ مرزا صاحب کا خدا ابلیس تھا اس ہی کے حساب سے میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں میرے خدا ابلیس نے مجھے صحیح یعنی واضع الفاظ میں اطلاع دی ہے کہ تیری عمر ۸۰ برس ہوگئی ہے ۵ یا ۶ سال کم یا زیادہ لیکن ناظرین اکرام مرزا صاحب کی اگر ہم دیکھیں کہ جھوٹ بولا یا سچ تو اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۴۰ء اور آپ کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں یعنی کہ اگر ہم انکی عمر دیکھیں تو ۶۸ سال بنتی ہے اب مرزا صاحب نے سچ بولا یا جھوٹ یہ آپ لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں میں کسی قسم کا فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہوں مگر مرزا صاحب نے ایک جگہ اور فرمایا کہ کتاب کا نام ہے مجموعہ تذکرہ اشتہارات صفحہ نمبر ۵۹۱ میں دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم بھٹریالوی جو کہتا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں ان سب کو جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تاکہ معلوم ہو میں شیطان ہوں اور ہر عمل میرے اختیار میں ہے اب یہاں سے ہم دیکھیں کہ جیسا کہ مرزا صاحب کو انکے خدا ابلیس نے بتایا تھا کہ تبصرہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ خدائے مرزا نے اپنے وعدے کے مطابق ڈاکٹر عبدالحکیم بھتریالوی کو جھوٹا کیا جی نہیں، مرزا قادیانی کی عمر لمبی کی جی نہیں، بلکہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں بالمرض حیضہ لاہور میں چل بسا اور ڈاکٹر عبدالحکیم ۱۹۲۲ء کو فوت ہوئے اب سچ اور جھوٹ آپ کے سامنے ہے اور مرزا جس حالت میں مرے وہ بھی آپ کے سامنے ہے امید کرتا ہوں کہ میرا پیغام آپ سب کو سمجھ میں آگیا ہوگا۔

تحریک فدائیان ختم نبوت

تمام عاشقانِ رسول وفدائیان ختم نبوت سے

قادیانیت کے خلاف کام کرنے لئے

ہر قسم کا تعاون درکار ہے۔

القرآن

[illegible]



قادیانی دجّال کے خلاف نبرد آزما صفِ اوّل کے مجاہد

اعلیٰ حضرت محدّث بریلوی کے تین معرکۃ الآرا رسائل کی تسہیل۔

قادیانیوں کو مباہلے کا کھلا کھلا چیلنج

مؤلف: علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر عطاری